محبت دل کا سجدہ ہے

ازقلم نازیہ راجپوت

مکمل ناول

فجر کی آذان کی آواز چار سو گونج رہی تھی ہر مخلوق اللہ پاک کی حمد و ثنا اور عبادت کرنے میں مصروف تھی -----

اس نے ابھی کروٹ بدلی تھی کہ کھڑکی کھلی ہوئی تھی
اور ایک چڑیا کی چوں چوں کی آواز آرہی تھی
وہ اسے جگانے آئی تھی ---

اس نے مسکرا کے آنکھیں کھولی تھیں
" ارے بھئی اٹھ گئی ہوں "
اس نے اٹھ کے ایک انگڑائی لی

اور مسکرا کے اس چڑیا کے سر پیار سے ہاتھ پھیرا-------

اور اٹھ کے فریش ہونے چل دی

دس منٹ کے بعد وہ وضو کرکے آئی تھی اور نماز کی نیت باندھی تھی -------

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا میں ہاتھ اٹھائے آنکھوں سے آنسو بے اختیار بہہ نکلے

' اے اللہ پاک اسے میرا کردے جسکو میں نے تب سے چاہا ہے جب میں خود محبت''''
عشق کے نام سے ناواقف تھی

میری منزلیں آسان کردیں میرے مالک مجھے اس سے نواز دے جسکی مجھے چاہا ہے

بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے

آمین ثم آمین

وہ دعا مانگ کے اٹھی تھی

اور پھر دانہ اور پانی لے کے پچھلے لان کی جانب آئی

اور اپنے پسندیدہ

جانوروں

کبوتر 'چڑیا

کو دانہ ڈالا

اسکے بعد

وہ وہی نیچے بیٹھ گئی اور مسکراتے ہوئے

وہی بیٹھ کے تسبح پڑھنے لگی تھی

یہ اسکا روز کا معمول تھا

صبح اٹھ کے عبادت کرنا

اور اپنے پسندیدہ پٹس

pets

کو دانہ ڈالنا

انکا خیال رکھنا ۔۔۔۔

اسکے مطابق

وہ اسکے

دوست تھے

جو اسکی تمام باتوں کو سمجھتے تھے

جب جب بھی وہ اداس ہوتی تھی

وہ انکے پاس آکر بیٹھتی تھی

تو اسکا موڈ ٹھیک ہوجاتا تھا---------

زی بیٹا اٹھو یونی نہیں جانا کیا ؟؟

مممم ----

موم

بس پانچ منٹ سونے دیں پھر اٹھتی ہوں -----

اور تمہارے پانچ منٹ کبھی ختم نہیں ہوگے

لہذا اٹھو اور جلدی سے ریڈی ہوکے نیچے آؤ

تمہارے ڈیڈ آج ڈرائیور

کے ساتھ ہی اپنی ڈیوٹی پہ جائیں گے

تو چھوڑ دے گے تمھیں بھی

افففف ہو

کیا مسلہ ہے

یہ یونی والے اگر ویک میں دو آف ڈے کردیں تو ---

کیا جاتا ہے انکا

اگر میرے ہاتھ میں ملک کی بھاگ ڈور ہوتی نا

تو میں تو لازمی ایسا کرتی

ایٹ لیسٹ

بچے انجوائے تو کر سکیں نا

وہ جنجھلاتی ہوئی

اپنا ڈریس اٹھائے واشروم کی جانب چل دی تھی

جبکہ اسکی موم

ہاجرہ بیگم اپنا سر نفی میں ہلاتیں

نیچے کی جانب چل دی تھیں ----

ارے نمل میری جان بیٹا تم اکیلے کیوں لگی ہوئی ہو

ملازمہ کہاں ہے

اٹس اوکے موم میں کونسا یونی جانا ہے

پیپرز تو ہو چکے ہیں میرے

اور نجمہ آنٹی)ملازمہ (کو میں نے خود نیچے لاؤنج کی صفائی کرنے بھیجا ہے

اور آپ تو جانتی ہیں نا مجھے کوکنگ کرنا پسند ہے ----

اچھا میری جان اب چلو تم فریش ہوجاؤ

میں نجمہ سے کہہ کے ناشتہ ٹیبل پہ لگاواتی ہوں

نمل سر کو اثبات میں ہلاتی ہوئی اوپر اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی

وہ فریش ہوکے آئی تو سب ٹیبل پہ بیٹھے

ناشتہ کررہے تھے

ویسے آج ناشتہ کس نے بنایا ہے

راحیل صاحب جوکے نمل کے ڈیڈ تھے

بولے ---

ڈیڈ آج آپکی لاڈلی نے ناشتہ بنایا ہے

زی بولی ---

او ماشا اللہ

تب ہی تو میں کہوں کے ناشتہ اتنا لذیذ کیسے ؟؟

جبکے سب انکی بات پہ مسکرا پڑے

میرے بچے نے جو بنایا ہے لذیذ کیسے نا ہوگا----

انکی بات پہ نمل کھل کے مسکرا دی تھی

ناشتے سے

فری ہوتے ہی

زی نے شور ڈالا کے اسے

یونی کے لیے لیٹ ہورہا ہے

جبکے راحیل اسے ڈراپ کرنے کے بعد

اپنی ڈیوٹی کے لیے ہیڈکواٹر کے لیے روانہ ہوگئے -----

اسلام و علیکم سر

وہاں موجود ایک سپاہی نے کہا

ڈی :آئی :جی راحیل قریشی کو سلوٹ کیا تھا

وعلیکم اسلام ----

ہاں

بھئی کیا رپورٹ ہے ؟؟

جی سر فلحال

تو الحمد اللہ تمام حالات کنڑول میں ہیں ---

لیکن ؛؛

لیکن ؟؟

سر آپ جانتے ہیں کہ پچھلے

دو سالوں سے

معروف ترین سیاست دان

یزدان لاشاری

کا کیس چل رہا ہے

ہمممم جانتا ہوں

آگے بولو

وہ کلوز ہوگیا تھا

لیکن پھر سے ری اوپن کرنے کا کہہ رہے ہیں ----

ہممممم ----

تو پہلے ایس ایس پی صاحب اس کیس کو سولو کررہے تھے

لیکن اس بار

آئی جی پی

چاہتے ہیں کہ

اس بار آپ اس کیس کو سولو کریں

ہمم ٹھیک ہیں تم مجھے تمام فائلز

لا کے دو ----

میں دیکھتا ہوں ---

اور اے سی پی

دانیال کو

میرے کیبن میں بھیجو،،،،،

اوکے سر۔۔۔۔

شام ہوتے نیلے آسمان پہ سیاہ بادلوں نے بسیرا کرلیا

تھا۔۔۔

نمل عصر کی نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تھی

یہ موسم اسکا فیورٹ تھا

اسے بارش میں بھیگنا بہت پسند تھا

لہذا وہ اپنے کمرے سے باہر بنے ہوئے ٹیرس پہ آگئی تھی -----

ایک بار پھر سے وہ ظالم اسکی یادوں پہ حاوی ہونے لگا تھا

وہ آج بھی اس کا انتظار کررہی تھی

اس انسان کا جو اسکی محبت سے ناواقف تھا

وہ پچھلے پندرہ سال سے اس

کا انتظار ہی تو کررہی تھی

پچھلے پندرہ سال سے اس آگ میں اکیلی جھلس رہی تھی

وہ اس بارش میں مکمل بھیگ چکی تھی

دیکھ آج بھی انتظار تیرا ہے

دیکھ آج بھی وہیں کھڑی ہوں

کئی آنسو نکل کے بہہ چکے تھے

وہ اپنی بے بسی پہ مسکرا دی تھی

یوں پلکیں بچھا کر تیرا

انتظار کرتے ہیں

یہ وہ گناہ ہے جو ہم بار بار کرتے ہیں

جلا کر حسرت کی رہ پر چراغ

ہم صبح شام تیرے ملنے کا انتظار کرتے ہیں ----

صبح کے پانچ بجے

جب کسی ذی و روح

کا نام و نشان بھی نا تھا

ایک کسرتی وجود پش اپس لگانے میں مصروف تھا

چھ فٹ سے نکلتا قد

چوڑا سینہ

ڈارک براؤن آنکھیں سرخ و سفید رنگت ماتھے پہ بکھرے بھورے بال

اور عنابی ہونٹ وہ کسی لڑکی کا بھی آئیڈیل ہوسکتا تھا

اسکی سحرزدہ شخصیت کی تمام لڑکیاں ہی دیوانی تھیں

لیکن یزدان لاشاری نے آج تک کسی کو دیکھنا تک ناگوارا کیا تھا

وہ مختلف تھا بہت مختلف ؛؛؛؛

وہ پسینے میں نہایا ہوا تھا

ہاتھ بڑھا کے پاس کھڑے ملازم سے اسنے ٹاول لیا تھا

اور پسنیہ صاف کرتے ہوئے

باہر نکل آیا تھا ---

اسکی ڈراک براؤن آنکھوں میں

کشش تھی وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کم ہی بات کرتا تھا کیونکہ اگر وہ آنکھیں اٹھا لے

تو پھر سامنے والے سے اس پر

سے نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا

میں شاور لے کے آرہا ہوں

میرے روم میں ایک کپ بلیک کافی بھجوا دینا

،، وہ ملازم کو حکم دیتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا

ٹھیک بیس منٹ بعد وہ اپنے مخصوص حلیے میں باہر آیا تھا

کالے رنگ کے شلوار قمیض پہ اسکی سفید رنگت مزید دمک رہی تھی

شانوں پہ براؤن کلر کی چادر ڈالے

وہ اپنی پروقار اور مخصوص چال چلتے ہوا باہر ٹیریس پہ کھڑا ہو کے

کافی کا گھونٹ گھونٹ اپنے اندر انڈیلنے لگا

کل شام بارش ہونت کی وجہ سے ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی آگئی تھی

وہ ابھی صبح کی تازا ہوا کو اپنے اندر اتارنے میں مگن تھا کہ

اسکا سیل رنگ ہوا ۔۔۔

دیکھا تو رحمن کی کال تھی جو اسکا باڈی گاڈر ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا پرسنل سیکٹری بھی تھا

ہاں بولو ۔۔۔

سر وہ ایکچولی

وہ آپکا کیس پھر سے ری اوپن ہوگیا ہے

اور اس بار اسے ایس ایس سی نہیں بلکہ ڈی آئی جی خود ہینڈل کررہا ہے

اب یہ خبر سوشل میڈیا ٹیوٹر ، ٹی وی

غرض ہر جگہ صبح بریکنگ نیوز بنی ہوگی ----

ہممممم

ہاہاہا ----

سر آپ ہنس کیوں رہے ہیں

اچانک ہی اسکے کانوں میں اسکی سرد آواز گونجی

کل میری جتنی بھی میٹنگز ہیں تمام کینسل کردو ----

ڈی آئی جی سے اب خود ہی رابطہ کرنا پڑے گا ----

کہتے ہوئے اسکے عنابی لبوں پہ جو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے

ایک پراسرار مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا -----

****

حسب معمول راحیل صاحب اپنے کیبین میں ایک اہم فائل کا مطالعہ کررہے تھے

اسلام و علیکم سر

کہہ کے سب انسپکٹر نے سلوٹ مارا تھا

وعلیکم اسلام

سر آپسے ملنے کوئی آیا ہے

کون آیا ہے ؟؟

یزدان لاشاری صاحب آئے ہیں

کیوں ؟؟

سر وہ دراصل انکا کیس ری اوپن ہوا ہے

سو اسی معاملے کے بارے میں ڈسکس کرنے آئے ہیں

ٹھیک ہے بھیج دو---

اوکے سر

اسلام و علیکم ڈی آئی جی صاحب

ارے نہیں نہیں پلیز آپ اٹھنے کی زحمت نا کریں

راحیل کو اٹھتا ہوا دیکھ کے یزدان بولا

وعلیکم اسلام

جی کیسے ہیں آپ اور کیسے آنا ہوا ؟؟

دراصل اپنے کیس کے سلسلے میں بات کرنے آیا ہوں

جو پھر سے ری اوپن ہوا ہے

دیکھیں راحیل صاحب

آپ مجھ سے بڑے ہیں میں بہت عزت کرتا ہوں آپکی

میرے خلاف جو ثبوت ہیں وہ تمام جھوٹے ہیں

آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟

راحیل نے سوال داغا

دیکھیے ڈی آئی جی صاحب یہ کیس دو سال پہلے ہی کلوز ہوگیا تھا

یزدان نے کہا

لیکن اس کیس میں آپ بری نہیں ہوئے اس کیس کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا تھا

راحیل صاحب

میں وعدہ کرتا ہوں

کہ آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی آپکو زندگی میں کہیں کسی جگہ بھی ضرورت پڑی میں حاضر ہوں گا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی

یزدان لاشاری اتنی گھٹیا بات کرنے کی

تم مجھے رشوت دینے کی بات کررہے ہو

جبکہ پل میں اسکی بھوری آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھیں

اس سے پہلے کہ یزدان کچھ بولتا

یاسر جو کے

یزدان کا باڈی گاڈر ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا پرسنل سیکڑی بھی تھا

فورا سے راحیل پہ بندوق تان لی

جبکے ہاتھ سے یزدان نے اسے روکنے کا اشارہ کیا تھا

جبکے راحیل یہ منظر دیکھ کے آگ بگولہ ہوئے تھے

ایک بات بتادوں تمھیں میں یزدان لاشاری کے اب یہ کیس آگے بڑھے گا

اور یاد رکھنا اس کیس کو اب میں خود ہینڈل کروں گا

اور جو ثبوت تمھارے خلاف جھوٹے ثابت ہوئے تھے نا اب انکو میں سچ ثابت کر کے

تمھیں خود سزا دلواؤں گا۔۔۔

اسکی جانب دیکھ کے کہا

جبکے یزدان قدم با قدم چل کے آنکے قریب آکھڑا ہوا تھا

اور اپنی گہری بھوری آنکھیں اٹھا کے

راحیل کی آنکھوں میں دیکھا

اسکی لال انگارہ ہوتی آنکھیں کوئی بہت برا طوفان آنے کی پیشن گوئی کر رہی تھیں

" میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا آپکی عزت کرتا ہوں لہذا مجھے میری حد میں ہی رہنے دیجیے ورنہ بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی آپکو "

کہہ کے وہ باہر نکلتا چلا گیا تھا

جبکے اسکی پشت دیکھ کے راحیل نے نخوت سے سر جھٹکا تھا-----

صبح کے دس جب الارم بجا

تو اسکی آنکھ جاکے کھلی

" او شیٹ میں آج لیٹ کیسے ہوگیا "

اسنے آنکھیں کھول کے دیکھا

مبین

مبین

وہ دھاڑا تھا

جی جی سر

مجھے اٹھایا کیوں نہیں لیٹ ہوگیا ہوں میں

وہ اپنی کالی آنکھیں جو اس وقت

سرد تاثر لیے ہوئے تھیں

اسکی آنکھوں میں گاڑھیں

تو مارے ڈر کے ملازم اپنی نگاہیں جھکا گیا تھا

جج ج جی سر وہ میں نے آپکو اٹھایا تھا لیکن آپ

نے کہا مجھے اور سونا ہے

اچھا اچھا بس

تم ملازمہ کو بول کے میرا بریک فاسٹ ریڈی کراؤ

میں پانچ منٹ میں آتا ہوں

جی سر---

اسنے بھاگنے میں ہی عافیت جانی تھی

تقریبا پندرہ منٹ کے بعد وہ شاور لے کے باہر آیا

وائیٹ پینٹ پہننے شرٹ لیس اسکے سکس پیک

نمایاں ہورہے تھے

اسنے لاپرواہی سے اپنے گیلے جھٹکے تھے

ٹاول کو اسنے گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا

اسکی بلیو شرٹ وہی موجود تھی

جو کے ہینگ ہوئی تھی

پانچ منٹ کے بعد وہ فریش سا تیار ہو کے نیچے آیا

ناشتہ میں ایک جوس کا گلاس پینے کے بعد

وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا کیوں کے وہ آل ریڈی لیٹ ہو چکا تھا

سر ؟؟

ہمم بولو رحمن

ایکچولی سر آج آپ کی میٹنگ ہے

ہمم تو

لیکن سر آج آپکا شیڈول بہت بزی ہے کیوں کے یونیورسٹی آف کراچی کا ووزٹ

کرنا ہے

ہمم

تم ایک کام کرو

میٹنگ کینسل کردو

اور یونی کی طرف چلو کیوں میں نے پرنسپل سے وعدہ کیا ہوا ہے

کہ ووزٹ کے لیے آج میں آؤں گا

جی سر جیسا آپکو بہتر لگے

موم موم

جی بیٹا

ہاجرہ بیگم زی سے بولیں

موم مان بھائی کب آئیں گے ؟

بیٹا اسکی بات ہوئی تھی مجھ سے رات اب تمھیں پتہ ہے اپنے ضدی بھائی کا

کہہ رہا تھا کشمیر میں ایک اہم میشن ہے جسے پورا کر کے ہی واپس آئے گا

اہوو ۔۔ ایک یہ بھائی بھی پتہ نہیں

ہر وقت کام کام ہمارے لیے تو انکے پاس ٹائم ہی نہیں ہوتا

اور ڈیڈ بھی میں نے کہا بھی تھا کہ اس بار مجھے یونی سے چھٹیاں ہونے والی ہیں تو ناردن ایریا میں کسی جگہ گھومنے چلیں گے

وہ پاؤں پٹختی اپنے روم کی جانب چلی گئی

جبکے ہاجرہ اپنا سر نفی میں ہلا کے رہ گئیں تھیں ------

نمل اپنے کمرے میں بیڈ پہ سکڑئی ہوئی بیٹھی تھی

کہ زی اسکے کمرے میں داخل ہوئی

نمل موم ڈیڈ کھانے پہ بلا رہے ہیں تمھیں

نمل ؟

ادھر دیکھو میری طرف

تم رو رہی ہو ؟؟

نن ن نہیں نہیں تو

نمل تمہاری بہن ہوں میں لاکھ چھپالو مجھ سے لیکن نہیں چھپا پاؤں گی

اسنے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑتے کہا کو آنسوؤں سے

کہاں بزی ہوتے ہیں آپ راحیل آجکل نا صبح ناشتہ کیا اور اب اب رات کو بھی لیٹ آئے ہیں

ہاجرہ راحیل کو کھانا سرو کرتے ہوئے بولیں

بھئی آجکل ایک کیس چل رہا ہے جسے میں خود ہینڈل کررہا ہوں بس اسی لیے

زی فرائیڈ چکن کا نوالہ لیتے ہوئے بولی ---

جبکے نمل ان سب سے بے نیاز فورک پلیٹ میں بے ترتیبی سے چلاتے ہوئے اسی ظالم کی سوچوں میں محو تھی ----

ارے میرا بچہ اصل میں وہ یزدان لاشاری کا کیس ہے

جو اب پھر سے ری اوپن ہوگیا ہے

اور اب اسے ایس ایس پی نہیں میں خود ہینڈل کررہا ہوں ---

یشدان کا نام سن کے نمل کا سل الگ ہی لے پہ ڈھڑکنا شروع ہوچکا تھا

جبکے زی نمل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی

"ایکسیوز می"

وہ کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی ----

راحیل بولے

مجھے لگتا ہے میری بچی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

میں اسکو دودھ کے ساتھ ٹیبلٹ دے دونگی آپ کھانا کھائیں

ہاجرہ بولیں

نمل کے دل و دماغ میں اس وقت ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی ----

اسکی آنکھیں شدت اور ضبط سے لال ہوچکی تھیں

وہ روتی روتی بیڈ پہ آڑی ترچھی ہی سوگئی تھی ----

اسے سوئے ابھی آدھا گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ کوئی اسکے کمرے کی کھڑکی سے کودا

اور اسے دیکھنے لگا ایک پل تو وہ تھم سا گیا تھا اسنے

اپنی پینتس سالہ زندگی میں اتنا حسن نہیں دیکھا

تھا وہ ایک مضبوط طاقتور مرد تھا اور سب سے بڑی

بات ایک سیاست دان تھا لڑکیاں اسکے ارگرد منڈلاتی تھیں

لیکن آج تک یزدان لاشاری نے اتنا حسن نہیں دیکھا تھا

اور پھر اسکے چہرے پہ اتنا نور وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا تھا

اسنے پہلی نظر مین اپنے بے پناہ حسن اور معصومیت سے اسکے چاروں خانے چت کردیے تھے

یکایک اسے وہ مقصد یاد آیا جسکی وجہ سے وہ یہاں آیا تھا

وہ آگے بڑھا اور اسکے قریب ہی بیڈ پہ بیٹھ گیا

اسکی پرتپش نگاہیں خود پہ محسوس کرتی وہ نیند میں

کسمسائی اسکے کسمسانے پہ وہ مسکرایا تھا

کہا تھا تمھارے باپ کو کے اس کیس کو کلوز کردے لیکن لگتا ہے انھیں اپنی بیٹی کی "زندگی سے زیادہ اپنا فرض عزیز ہے"

کہہ کے اسنے اپنی انگلیوں کا لمس اسکے چہرے پہ چھوڑا

اور جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا تھا-----

صبح کے وقت جب نمل کی آنکھ کھلی تو اسکو اپنے گال پہ کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تھا--- اسے حیرت ہوئی کے اسکے کمرے میں یوں بھلا کون آسکتا ہے خیر جو بھی ہو

اسکا لمس اسے جانا پہچانا سا محسوس ہوا تھا --- لہذا وہ اٹھی اور اپنی تمام سوچوں کو فلحال جھٹکتی شاور لینے چل دی تھی ----

ناشتے سے فراغت حاصل کرتے ہی راحیل اپنی ڈیوٹی پہ چلے گئے جبکے نمل اپنے کمرے میں ہمیشیہ کی طرح اور ہاجرہ اپنی نگرانی میں ملازمہ سے کام کروانے لگیں جبکے زی اپنا موبائل اٹھائے وہی لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھے کسی کام میں مشغول رہی تھی کہ اچانک اسے سامنے سے ارمغلان آتا ہوا دیکھائی دیا تھا ----

بھائی او مائے گاڈ وہ خوشی سے اچھلتی کودتی بھاگ کے ارمغلان کے پاس جا پہنچی جبکے وہ اسکے اتاولے پن کو دیکھتے ہوئے محض خوبصورتی سے مسکرایا اور آگے بڑھ کر اسے اپنے

سینے سے لگایا ہاجرہ بیگم بھی بھی آنکھوں میں خوشی سے آنسو لیے باہر آئیں اور اسے ملیں جبکہ اسنے انکے ماتھے پہ بوسہ دیا اتنے میں نمل بھی آگئی تھی ----

ارے میری گڑیا آئی ہے نمل کے ماتھے پہ بوسا دیتا بولا

کیسے ہیں آپ بھائی؟؟

نمل ان سب کے پاس ہی لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھتے بولی -----

مان بھائی آپ کیسے ہیں؟؟

الحمد اللہ گڑیا میں ٹھیک ہوں ---

ماشا اللہ میرا بیٹا تو ہیرا ہے ہیرا ---

ہاجرہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا

وہ بلاشبہ ایک خوبصورت مرد تھا ---

گہری کالی آنکھیں سرخ و سفید رنگت مغرور کھڑئی ناک شنگرفی لب آپس میں سختی سے پیوست تھے وہ اپنی مثال آپ تھا ------

گڑیا ---

جی بھائی

اسکے سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا تھا

گڑیا کہاں گم ہو آپ اور آپ نے کیا حالت بنالی ہے اپنی؟

ہاں مان بیٹا یہ کسی کی سنتی ہی نہیں ہے سوکھ سوکھ کے تیلا ہوگئی ہے مگر مجال ہے کہ اپنا خیال رکھے -----

ارے موم آپ فکر کیوں کرتی ہیں میں آگیا ہوں نا جانتی ہیں نا کہ گڑیا اپنے مان بھائی کا کہا نہیں ٹالتی ---

ہے نا گڑیا؟؟

جی بھائی وہ بامشکل مسکرائی تھی ---

اچھا ماں بیٹا تم کافی تھک گئے ہو گے آخر کو سفر جو کیا ہے ---- تم شاور لے کے آرام کرو میں کھانا بناتی ہوں اپنے لاڈلے کی پسند کا ----

جبکے وہ مسکراتا اٹھ کے اوپر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا ----

زی یونی جاچکی تھی کیوں وہ آل ریڈی ایک گھنٹہ لیٹ ہوگئی تھی لیکن اسکا لاسٹ سیمیسٹر تھا اور بس اسکے پیپرز بھی ہونے والے تھے اس لیے اب انکو فری کردیا گیا تھا مطلب کہ اب انکی مرضی تھی کہ وہ یونی آکے تیاری کریں یا پھر گھر پہ رہ کے ہی کرلیں -----

!!! اسلام و علیکم اینڈ گڈ مارننگ بھائی

یزدان جو کے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا اوپر سے نیچے آتی عائشہ کو دیکھ کے مسکرایا ---

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری گڑیا؟

الحمد اللہ بھائی میں ٹھیک ہوں

آپ کیسے ہیں اور اتنے دونوں سے لیٹ کیوں آرہے ہیں گھر؟؟؟

گڑیا ایکچولی ایک تو تمہارا بھائی ٹھہرا سیاست دان دوسری بات کے آجکل ایک کیس کے سلسلے میں الجھا ہوا ہوں بس اس لیے ----

ہممم اچھا گڑیا تم گھر میں بور ہوتی رہتی ہو اب تو کالج سے بھی فری ہوگئی ہو اپنی کسی دوست کو لے کے شاپنگ کیوں نہیں چلی جاتی ---

بھائی آپ جانتے ہیں نا کہ میری ایک ہی دوست ہے اور وہ بھی نجانے کہاں گم رہتی ہے نا کال پک کرتی ہے نا میسج سین کرتی ہے ---

اچھا تم آج کال کرلینا ہوسکتا ہے پک کرہی لے ---

ہممم اوکے بھائی ---

وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے کوفت سے پاؤں جھلاتی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

دیکھنے میں معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا ویٹ کررہی ہے

اوہو تاشی کہاں رہ گئی ہے؟؟؟

وہ بڑبڑاتی ہوئی بولی

کہ سامنے سے اسے تاشی آتی ہوئی دیکھائی دی تھی

کہاں رہ گئی تھی تم؟؟

اوہو یار زی تمھیں نہیں پتہ کہ آج یونی یں کون آنے والا ہے

کون آنے والا ہے؟

عائزہ نے اپنے موبائل میں ٹائپنگ کرتے ہوئے کہا

یار سیر سیلی تمہیں نہیں پتہ؟

ہاں نہیں پتہ

اور کونسا کوئی رومن رئیز آرہا ہے جو تم ایسا بی ہیو کررہی ہو---

زی یار وہ کسی رومن رئیز سے کم نہیں ہے

ارحم خان انصاری نام ہے اسکا

معروف بزنس مین

ہوٹ، ڈیشنگ، سکس پیک ---

تمھیں پتہ ہے لڑکیاں مرتی ہیں اس پہ اسکی ایک جھلک دیکھنے کے لیے کیا کیا جتن کرتی ہیں بس پوچھو ہی مت ----

کرتی ہوں گی یار مجھے فرق نہیں پڑتا ---

وہ سپاٹ لہجے میں بولی ---

تمھیں تو خیر کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا ---

اسکے یوں کہنے پہ عائزہ نے گھور کے اسے دیکھا تھا ----

اوہو یار جسٹ مذاق تھا ---

تم تو انسان کو آنکھوں سے ہی مار ڈالو تمہارا بس چلے تو ---

مرہی نا جائے کوئی ----

عائزہ نے ادھر اُدھر نگاہیں ڈوراتے ہوئے کہا ---

اوکے لیٹس موو ناؤ ---

Okay let's Move Now...

کہتے ہوئے تاشی اسے اس سائیڈ لے گئی جہاں سب اسکے آنے کا ویٹ کررہے تھے ---

وہ ہر چیز سے بے نیاز ببل چباتی کانوں میں ہیڈ فونز لگائے ہاتھ میں

Android

کا موبائل پکڑے چلتی جارہی تھی کہ سامنے کسی سے ٹکرا گئی ---

اسکا مانو دماغ ہی گھوم گیا تھا ---

اسے یوں محسوس ہوا کہ کسی سخت چٹان سے ٹکرا گئی ہو ---

اوفف --- اندھے ہو کیا عقل نہیں ہے کہ سائیڈ سے ہو کے چل لوں ---

اسنے ایک نظر اٹھا کے اسکی جانب دیکھا ---

بلیو شرٹ کے ساتھ وائیٹ پینٹ پہننے ساتھ ہی اوپر بلیو کلر کا کوٹ پہنے آنکھوں پہ سن گلاسسز چڑھائے وہ بلا کا ہینڈسم دیکھائی دے رہا تھا ---

ایکسوزمی ؟؟؟

میں نہیں آپ مجھ سے ٹکرائی ہیں اب مجھے یہ نہیں پتہ کہ جان بوجھ کے ٹکرائی ہیں یا پھر غلطی سے --- وہ لاپرواہ سا بولا ---

اور عائزہ کو تو اسکی بات سن کے آگ ہی لگ گئی تھی ---

ایکسوزمی ---

مجھے شوق نہیں ہے آپ سے ٹکرانے کا گوٹ اٹ

ارحم نے ایک نظر اس کے سراپے پہ ڈالی ---

جو خون خوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

پنک کلر کی قمیض پہ وائیٹ کلر کی کیپری اور ساتھ میں وائیٹ کلر کا ڈوپٹہ جو اسنے ایک طرف شانے پہ ڈالا ہوا تھا اسکی ہیزل کلر کی آنکھوں میں اسے اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا ----

میں جانتی ہوں آپ جیسے دو نمبر لڑکوں کو جہاں لڑکی دیکھی نہیں اور وہی شروع ہوگئے آپ مجھ سے جان بوجھ کے ٹکرائے ہیں اور آپکی نیت سے بھی اچھی طرح واقف ہوں میں ---

وہ دو ٹوک لہجے میں بولتی جانے لگی جبھی ارحم نے اسکی کلائی پکڑ لی تھی ---

ایک نظر اسنے موڑ کے اسے دیکھا تھا ---

یہ ہی لمحہ تھا جب اسکا بے ساختہ ہاتھ ارحم کے گال پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا ----

آئندہ غلطی سے بھی کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش مت کرنا اور اگر پھر بھی پکڑنا چاہا نا تو میرا تھپڑ یاد کرنا" ---

اپنی کلائی چھڑوانے لگی جبھی اسنے اسکی کلائی پہ اپنی گرفت مضبوط کی ----

نیت کی بات کی تھی نا تم نے ----

ارحم اسکے کان کے قریب جھکا

نیت تو خراب ہوگئی ہے میری اب وہ بھی تم پر

اور اس تھپڑ کا بدلہ تو میں ایسا لونگا کہ پناہ مانگوگی
مجھ سے ---

اسنے اپنی لال انگارہ ہوتی آنکھیں اسکی ہیزل آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے کہا ---

اس سے پہلے کہ عائزہ کچھ بولتی تاشی جو یہ ساری کارروائی دیکھ رہی تھی ----

اوکے زی لیو ناؤ جسٹ موو ---

Okay ZI leave Now just Move...

آگے بڑھی اور عائزہ کو گھسیٹ کے اپنے ساتھ لے گئی ----

لیکن جاتے ہوئے بھی عائزہ کہنا نا بھولی ----

شیطانوں سے پناہ ہی مانگی جاتی ہے مسٹر ایکس، وائے، زی --- "

دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ وہ کہتی آگے بڑھ گئی ---

جبکہ ارحم نے غصے پہ قابو پاتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں تھیں ---

زی ---

ارحم کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا ---

سر آپ اتنی جلدی آگئے ----

کیوں تمھیں کوئی تکلیف ہے یا اب میں ہر کام تم سے پوچھ کے کروں ؟؟؟ ---

نن ن نہیں سر میرا مطلب وہ نہیں تھا ---

جو بھی مطلب تھا آئندہ سے کسی قسم کے سوال کیے

تو تم خوشی خوشی جاب چھوڑ کے جاسکتے ہو ----

گوٹ اٹ ---

!!!یس سر

ڈرائیور نے خاموش رہنے میں ہی غنیمت جانی کیوں کے وہ اپنی جاب سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا تھا ---

رحمن ---

یس سر؟؟

رحمن جو ارحم کا باڈی گارڈ تھا اسکے ساتھ ہی ہر پل موجود ہوتا تھا ---

پتہ چلاؤ کہ یہ یونیورسٹی آف کراچی میں جو زی نام کی لڑکی ہے اسکا بیک گراؤنڈ کیا ہے

سر صرف پتہ چلانا ہے یا پھر کڈنیپ بھی ---

نہیں ایسی کوئی حرکت مت کرنا ---

جتنا کہا ہے اتنا کرو ---

بٹ سر اس لڑکی نے آپکو پوری یونیورسٹی کے سامنے

تھپڑ مارا ہے اور آپ ----

دیکھو رحمن کہتے ہیں کہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے تو --- "

اور ویسے بھی اسکا تھپڑ مجھے پڑا تو گال پہ تھا لیکن نشان دل پہ چھوڑ گیا ہے ---

اسنے مسکراتے ہوئے کہا --

جبکے رحمن نے اسے حیرت سے دیکھا --

ویسے بھی یہ محبت کی نہیں نفرت کی جنگ ہے ---

اور کھیل ہمشیہ دماغ سے کھیلا جاتا ہے جذبات میں آکر نہیں ---

جبکے رحمن اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرایا تھا ---

تم بس وہ کام کرو جو کہا ہے رات کو میرے فارم ہاؤس میں تمام ڈیٹلز کے ساتھ پہنچ جانا ----

اوکے سر شیور ---

بس عشق محبت اپنا پن ---

بس عشق محبت اپنا پن ---

ارحم گنگناتے ہوئے ہنس دیا ---

مس زی تمھیں میں ایسی شکست دوں گا کہ راہِ فرار کا کوئی راستہ نہیں بچے گا تمہارے "
پاس
تمھیں ایسا توڑوں گا کہ کبھی پھر جڑ نا پاؤں گی ---

" یہ ارحم خان انصاری کا وعدہ ہے تم سے

کہتے ہوئے ایک پراسرار مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو چھو لیا تھا ---

نمل شاور لے کے نکلی تھی کہ اسکی سیل ٹون بجی ---

اسلام و علیکم نمل

وعلیکم اسلام عائش کیسی ہو؟؟

ارے یہ تو میں تم سے پوچھنے والی تھی کہ کہاں تھی تم اور میری کال کیوں نہیں پک کررہی تھی ----

جانتی ہو نا تمہارے علاوہ کوئی دوست نہیں میرا ---

عائشہ اب منصوعی ناراضگی سے بولی ---

ارے بابا سوری یار بس ویسے ہی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ----

عائشہ کو نہیں پتہ تھا کہ نمل اسی کے بھائی سے پیار کرتی ہے کیوں انھوں نے صرف (کالج میں ہی ایک ساتھ پڑھا ہے اور نمل بھی نہیں جانتی کہ یزدان ہی عائشہ کا بھائی ہے کیوں کے عائشہ نے اسے یزدان کے بارے میں سرسری سا بتایا تھا کہ اسکا ایک بڑا بھائی بھی ہے نمل صرف اتنا جانتی ہے کہ عائشہ کا بھائی بھی سیاست میں ہے نمل یہ بھی جانتی تھی کہ عائشہ بھی لاشاری ہے ایک لمحے کو اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کہیں یزدان کی بہن ہی نا ہو لیکن پھر یہ سوچا کے ایک ہی کاسٹ کے کتنے لوگ ہوتے ہیں نا کبھی یزدان نے عائشہ کا ذکر کیا نا ہی عائشہ نے کبھی نمل کو یزدان کے بارے میں بتایا اور آج سے پہلے نمل اور یزدان کا کبھی سامنا نہیں ہوا لہذا وہ دونوں ہی ان باتوں سے انجان ہیں)

نمل ایک بات بولوں کروگی ؟؟

ہمم بولو

تم آج میرے گھر آجاؤ پلیز تم سے ملنے کو دل کررہا ہے

اور پیپر کی بھی تیاری ہو جائے گی ساتھ مل کے ۔۔۔

ہممم یار میرا موڈ نہیں ہے ذرا بھی ۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے مت آؤ ۔۔۔

عائش غصے میں کہہ کے رکھنے لگی تھی کہ

اوکے اوکے ناراض مت ہو آرہی ہوں ۔۔۔

نمل نے ٹائم دیکھا تو شام کے چھ بج چکے تھے

اسنے رائل بلیو کلر کا ایک فراک نکالا اور ساتھ میں ہی اسکے وائٹ چوری ڈار پاجامہ پہنا بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں ایک کاجل کی لکیر ہونٹوں ہلکا سا پنک لپ گلوس لگائے اپنی بوکس اور موبائل پکڑے ڈوپٹہ سر پہ لیے اور اپنے ارگرد ایک بڑی چادر لپیٹے وہ نیچے آئی تھی ----

ماما ماما

ہاں بیٹا ---

ماما وہ میں اپنی دوست عائشہ کے گھر ایگزمس کے لیے کمبائن سٹڈی کرنے چلی جاؤں؟؟

ہاں بیٹا یہ تمہاری وہی دوست ہے نا کالج کی جسکا ایک بھائی سیاست میں ہے کیا نام ہے اسکا ؟؟

جبکے نمل کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے

وہ یزدان کے علاوہ کسی اور مرد کو اپنے لیے سوچنا ہی گناہ سمجھتی تھی ----

جی ماما

اچھا بیٹا کیا نام ہے اسکے بھائی کا؟؟

پتہ نہیں ماما ---

اوکے ماما اللہ حافظ

انکے گالوں کو چومتی وہ باہر آگئی تھی

دھیان سے جانا بیٹا---

اسے تاکید کرنا نا بھولیں تھیں

ایک گھنٹے میں وہ ڈرائیور کے ساتھ لاشاری مینشن پہنچ چکی تھی----

اسلام و علیکم

و علیکم اسلام

کیسی ہو نمل

عائش نے بھاگ کے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔

الحمد اللہ میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو

نمل نے مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہوں آؤ اوپر چلیں بلکہ رکو

تم آج پہلی بار میرے گھر آئی ہوں نا میں تمھیں گھر دیکھاتی ہوں ۔۔۔

اوکے میڈم ---

نمل مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ ہی چل دی تھی

سارا گھر دیکھ چکی تھی لیکن ایک کارنر روم رہ گیا تھا جو کے یزدان کا تھا ---

عائش یہ کارنر والا روم کس کا ہے؟؟

یہ روم میرے بھائی کا ہے ---

او میں دیکھو لوں کیا؟؟

نمل نے اجازت چاہی

نن ن نہیں نمل ایکچولی بھائی کا مزاج بہت سخت ہے

وہ اپنے روم میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں دیتے

بس اس لیے سو سوری یارا ---

اٹس اوکے نمل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں عائش کے روم میں چل دی تھیں ----

" ڈیم اٹ "

یزدان نے ایک ہی دفعہ میں ٹی وی اسکرین کو توڑ ڈالا تھا ----

سر آپکے غصہ کرنے سے کیا ہوگا میں نے آل ریڈی کہا تھا آپسے کے اب یہ کیس ری اوپن ہوا ہے تو یقیناً سوشل میڈیا پہ ٹرینڈنگ میں ہوگا----

وہ ڈی آئی جی نے مجھے سمجھ کے کیا رکھا ہے لگتا ہے اسے عزت راس نہیں آئی تب " ہی اپنا فرض پورا کرنے کا شوق چڑھا ہے "

اپنے اندر کے ابلتے لاوے کو قابو کرتے ہوئے کہا تھا---

رحمن----

جی سر؟؟

تمھیں کچھ کہا تھا میں نے ----

جی سر ---

فائل کہاں ہے ؟؟

جی سر لاتا ہوں ---

دو منٹ میں فائل اسکے سامنے ٹیبل پہ پڑی تھی ----

مجھے پڑھنا نہیں ہے اتنا فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس کے ان دو کوڑی کے پولیس والوں کی ذاتی زندگیوں کو ٹٹولنے بیٹھ جاؤں حرام خور کہیں کے جسکی تھالی میں کھاتے ہیں اسکی تھالی میں چھید کرتے ہیں سالے رشوت خور ہیں اور اب انکے ایک ہنوہار

ڈی آئی جی صاحب یزدان لاشاری کو ایکسپوز کرنے چلے ہیں ----

یزدان نے نفرت سے کہا ----

تمھیں یہاں میں نے تماشا دیکھنے اور مزے لینے کے لیے

بلایا ہے بتاؤ اس فائل میں کیا ہے ؟؟؟

جج ج جی صاحب ----

جی صاحب راحیل قریشی کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے ----

بڑے بیٹا کا نام جو کے آرمی میں کیپٹن ہے ارمغلان قریشی ہے جبکے اس سے چھوٹی بیٹی یونیورسٹی کے آخری سال میں ہے نام عائزہ قریشی ہے جبکے سب سے چھوٹی اور تیسری بیٹی جو ابھی انٹر کے ایگزمس دے کے فری ہے نمل قریشی نام ہے ----

ہمم-- نمل قریشی ---

اسکے لب اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ----

جبکے رحمن اپنے مالک کو یوں مسکراتا ہوا دیکھ کے حیران تھا کہ کیا کوئی پتھر دل بھی مسکرا سکتا ہے ----

ٹھیک ہے جاؤ تم ---

جی صاحب ----

کہہ کے وہ چلا گیا تھا لیکن یزدان کا دماغ نمل کے نام پہ کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو چکا تھا چنانچہ وہ فل وقت اپنے دماغ سے تمام تر سوچوں کو آزاد کرتا اٹھا اور اپنی گاڑی کی چابی کو اپنی انگلی پہ گھوماتا آفس سے باہر نکلا اور گاڑی کو زن سے بھگا لے گیا تھا ---

رات کے ساڑھے سات بج چکے تھے جبکے عائشہ نے آج اپنے ہاتھوں سے نمل کے لیے چکن پاستا بنایا تھا جو کے نمل کو بے پناہ پسند بھی آیا تھا ---

کھانا کھانے کے بعد نمل نے اپنے اور عائشہ کے لیے کافی بنائی کیوں کے عائشہ کو ہمیشہ سے کریز تھا نمل کے ہاتھ کی کافی پینے کا اور اسے واقعی ہی میں وہ بے حد پسند بھی آئی تھی ----

نمل پتہ ہے میں کیا سوچ رہی ہوں ؟؟

کیا سوچ رہی ہو ---

نمل جو کے نوٹس بنانے میں مصروف تھی بولی ---

کاش تم میری بھابھی بن جاؤ یار تمہارے ساتھ میں بور بھی نہیں ہوتی دیکھو نا اور تو اور روز تمہارے ہاتھ کی کافی پینے کی تو کیا ہی بات ہے ---

کیا؟؟

خبردار جو ایسا سوچا بھی تو ---

نمل چیلا کے بولی

جبکے عائشہ منہ بسور کے رہ گئی تھی

پتہ نہیں یار مجھے بہت دل کرتا ہے کہ تم نا میری بھابھی بن جاؤ

اور میرے کھڑوس بھائی کو بھی سدھار دوگی اتنی تو تم سگھڑ ہو پھر بھائی کو تم سے عشق ہوجائے گا ہائے اللہ بالکل ناولز کی طرح تم لوگوں کی اسٹوری ہوگی نا ---

عائشہ دانت نکالتے ہوئے بولی

جبکے نمل نفی میں سرہلا کے رہ گئی تھی ----

تمہارا بھائی تمھیں ہی مبارک ہو ---

نمل ناک چڑھا کے بولی تھی ---

اچھا جی میرے بھائی کو دیکھو گی نا تو حیران رہ جاؤگی پھر یہ نخرے نہیں کروگی بس ایک دفعہ دیکھ تو لو نمل بی بی ---

عائشہ آنکھ مارتے ہوئے بولی

جو بھی ہوجائے تمہارے بھائی اور میرے شہزادے کا کوئی مقابلہ نہیں اس جتنا حسین نا ہی نمل قریشی کو کوئی لگا ہے نا ہی لگ سکتا ہے ---

نمل کے ہونٹوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا ----

ایسا بھی کیا ہے تمہارے خوابوں کے اس شہزادے میں جو میرے ہیرے بھائی کو ٹھکرا رہی ہو ----

پتہ نہیں عائش یار ایسا کیا ہے اس میں جو میں پچھلے پندرہ سالوں سے اکیلی محبت سے عشق تک کا سفر طے کر آئی ہوں اور ایک وہ بے خبر ہے کہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے ---

نمل سوچ کے اداسی سے مسکرائی ---

تیری تمنا، تیرا انتظار اور تنہا سا میں "

" تھک کر مسکرا دیا جب رو نہیں پایا

اچھا نمل تم بیٹھو میں یہ مگ نیچے رکھ کے آتی ہوں ---

ہممم اوکے ---

عائشہ کو گئے ہوئے مشکل سے دس منٹ گزرے تھے کے اچانک لائیٹ چلی گئی ----

لہذا وہ اٹھ کے نیچے کی جانب چل دی تھی ---

عائش -- عائش یار کہاں ہو ڈر لگ رہا ہے مجھے کوئی بھی نہیں ہے یہاں اور اوپر سے لائیٹ بھی چلی گئی ہے

نمل اوپر سے نیچے جارہی تھی جبکہ یزدان زرینہ چڑھ کے اوپر کی جانب ہی بڑھ رہا تھا

----عائش ؟؟

عائش؟؟

کہاں ہو یار----

نمل جو کے اپنی دوست عائشہ کو ڈھونڈ رہی تھی

اچانک کسی سامنے آنے والے شخص سے ٹکرا گئی ---

اندھیرا ہونے کے باعث وہ اسکا چہرہ تو نا دیکھ سکی

لیکن ایک انجان سے خوف نے اسے آگھیرا تھا ---

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتی مقابل نے اسے

بازوؤں سے پکڑ کے دیوار سے پن کردیا تھا ---

اور اسکے اگرد اپنے دونوں بازو رکھ کے اسکے فرار ہونے کی راہیں مسدود کی تھیں ---

کون ہو تم .؟؟

مقابل کی سرد آواز سنتے نمل کی ریڈھ کی ہڈی میں

سنسناہٹ دور گئی تھی ---

مم مم میں نن ن نمل ہوں عع عا عائش کی دوست ---

پورا نام بتاؤ ---

مم نمل قریشی ---

اسکا پورا نام سن کے یزدان لاشاری کے چہرے پہ ایک

پراسرار مسکراہٹ دور گئی لیکن اسکے دل میں ایک

عجیب سا خوشگوار احساس بھی پیدا ہوا جیسے وہ

اسے کئی برسوں سے جانتا ہو----

جبکے نمل اسکی گرفت میں ہلکی ہلکی کانپنے لگی تھی---

پپ پہ پی پلیز بتادیں کہ عع عائشہ کہاں ہے ؟؟

نمل نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا---

جبکے مقابل اسکے قریب سے اٹھتی خوشبو سے مدہوش ہورہا تھا---

اسکے کہنے پہ ہوش میں آیا---

نمل کو اسکی پرتپش سانسیں اپنے کان کی لو اور شہ رگ پہ باآسانی محسوس ہورہی تھیں

اور اسکے کان کے قریب جھک کے کہنے لگا ---

تمہاری خوشبو مجھے دیوانہ بنارہی ہے اور میں"

تمہاری اس خوشبو کا ایڈکیٹ ہوتا جارہا ہوں ویسے تو

مجھے عورت ذات سے نفرت ہے لیکن تم میں ایسی

"کوئی بات تو ہے کہ میرا دل بغاوت کرنے پہ اتر آیا ہے

"Your scent is driving me crazy and I am

becoming addicted to this scent of

yours. By the way, I hate women, but

there is something about you that makes my heart

revolt."

اسکی باتوں پہ نمل کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو تھا ---

یزدان کی گرفت ہلکی ہوتے دیکھ نمل الٹے قدموں بھاگی تھی ---

جبکہ یزدان کے چہرے پہ ایک انتہائی خطرناک

مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا ---

رات کو رحمن ارحم کے فارم ہاؤس پہنچ چکا تھا ---

سر یہ لیں ڈیٹیلز جسکا آپ نے مجھے صبح کہا تھا ۔

ہمم ٹھیک ہے جاؤ تم ----

اسنے ٹیبل سے وہ فائل اٹھائی تھی ---

ہمم تو میڈم کا نام عائزہ قریشی ہے اور ڈی آئی جی کی بیٹی ہے جبھی تو میری شیرنی اتنی بہادر ہے ---

" لیکن میری جان تمھاری یہ ہی بہادری تمھیں بہت مہنگی پڑنے والی ہے "

اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے اسنے ایک پراسرار سا قہقہہ لگایا تھا ----

****

نمل جب سے گھر واپس آئی تھی تب سے اسے ایک انجان سے خوف نے آگھیرا تھا نجانے وہ شخص کون تھا جو اتنے ڈھرلے سے یہ سب کہہ گیا تھا جبکے نمل یزدان کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گناہ سمجھتی تھی تو پھر یہ کون تھا---

کہیں وہ عائشہ کا بھائی تو نہیں تھا؟؟

نمل نے خود سے سوال کیا جسکا جواب اسکو صرف عائشہ ہی دے سکتی تھی ---

لہذا اسنے فوراً سے پہلے اپنا موبائل اٹھایا اور عائشہ کی چیٹ اوپن کی واٹس ایپ پہ ---

عائش ؟؟

اسنے میسج کیا

ہمم نمل کیا ہوا ٹھیک ہو نا تم یہاں سے بھی ایک دم سے ہی چلی گئی تھی؟؟

اوو ہاں ایکچولی یار وہ ڈرائیور آگیا تھا نا اسی لیے بس ---

اچھا اٹس اوکے ---

عائشہ نے ٹیسکٹ کیا

اچھا عائش تم سے ایک بات پوچھوں ؟

ہمم پوچھو ---

.تمہارے بھائی کا نام کیا ہے ؟؟

کیوں تمھیں کیسے آج میرے بھائی کا خیال آگیا؟؟

عائشہ نے میسج ٹائپ کرکے بھیجا تھا

ویسے ہی اب بتاؤ بھی ---

نمل نے بے چینی سے کہا تھا

اچھا تو سنو میرے بھائی کا نام یزدان لاشاری ہے جو جانے مانے سیاست دان ہیں مجھ سے پیار بہت کرتے ہیں لیکن غصے کے تیز ہیں کافی ---

اور نمل کا اوپر کا سانس اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا تھا اسکے کانوں میں بس ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا کہ

میرے بھائی کا نام یزدان لاشاری ہے "---"

ہیلو نمل ہیلو ؟

عائشہ نے اسکو پکارا مگر وہ کال کاٹ چکی تھی ---

عجیب لڑکی ہے یہ بھی ---

عائشہ نے خود سے کہتے ہوئے کندھے اچکا دیئے تھے ---

اا اسس اس کا مطلب آج وہ یزدان ہی تھے جو مجھ سے ٹکرائے تھے اور وہ سب ---

نمل کا دل الگ ہی لے پہ دھڑکنا شروع ہوچکا تھا جبکے جسم کا خون سمٹ کے چہرے پہ آگیا تھا ---

لیکن آج سے پہلے مجھے یہ بات پتہ ہی نا چل سکی کہ عائشہ کا بھائی یزدان بھی تو ہوسکتا ہے اور نا ہی کبھی ذکر ہوا اس بارے میں ---

نمل اب خود سے اندازے لگانے لگی تھی ---

اس کا مطلب کہ یزدان بھی مجھ سے ایک خوبصورت اور شرمیلی مسکراہٹ نے اسکے " ہونٹوں کا احاطہ کرلیا تھا اسکا مطلب نمل قریشی جسکو تم نے برسوں سے چاہا وہ آج سامنے آیا بھی تو تمھیں علم ہی نا ہوسکا اس بات کا اففف کتنی بیوقوف ہوں میں ---

وہ اپنی بات پہ سر جھٹک کے مسکرادی تھی ---

اسنے ٹائم دیکھا تو اس وقت بارہ بج چکے تھے اس لیے وہ عشا کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھی اور دس منٹ میں وضو کرتی باہر آئی حجاب کے سٹائل میں ڈوپٹہ لیتے ہوئے اسنے نیت باندھی تھی ---

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تھی جبھی بے ساختہ اسکے آنسو اسکے چہرے کو بھگو رہے تھے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اس پاک ذات کا شکر ادا کرے جس نے اسے اس چیز سے نوازا جسکی چاہ میں اپنے رب کے اتنے قریب ہوگئی تھی ----

" اے میرے رب اے نیتوں کا حال جاننے والے میں کبھی بھی تجھ سے یا تیری رحمت سے ناامید نہیں ہوئی اور اسی کامل یقین کا آج صلہ تو نے مجھے اتنے خوبصورت طریقے سے عطا کیا ہے میرے اس بے جان وجود میں تو نے آج جان ڈالی ہے جو برسوں پہلے مردہ ہوچکا تھا کیسے تیرا شکر ادا کروں میرے رب ---

وہ یہ سب روتے ہوئے بول رہی تھی ---

" مجھے سجدوں پہ یقین ہے میری دعائیں اسکے سامنے ہیں وہ نیتوں سے واقف ہے وہ پہلے مجھے آزمائے گا پھر نواز دے گا "

رات کے کسی پہر اسکو اپنی گردن پہ اور کان کی لو پہ کسی کی پرتپش سانسوں کا احساس ہوا تھا ---

جھٹ سے اسنے اپنی کھولیں تھیں اس سے قبل کے وہ چیختی مقابل نے اپنا بھاری مردانہ ہاتھ رکھ کے اسکی بے ساختہ اُمڈنے والی چیخ کو روکا تھا ---

اتنی سخت سردی ہونے کے باوجود وہ پسینے میں نہا گئی تھی خوف اسکی رگ رگ میں سرائیت کرچکا تھا ---

ککلک للل لل کک ک کک کون ہو تت تم؟؟

اسنے ہکلاتے ہوئے کہا

ہا؟ واٹ؟ اتنی جلدی بھول گئی مجھے مس زی ---

ابھی کل ہی تو ہماری ملاقات ہوئی تھی اور تم پوچھ

رہی ہو کہ کون ہوں میں؟؟

اندھیرا ہونے کے باعث وہ اسکا چہرہ تو نا دیکھ سکی

لیکن اسے یہ بھی یاد نہیں آیا کہ وہ کب کی ملاقات

کی بات کررہا ہے ---

دد دی دیکھو جو کوئی بھی میں تمھیں بتادوں عع عائزہ قریشی نام ہے میرا کک کسی سے نہیں ڈرتی میں

تت تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ہی کمرے میں آکے مجھے ہی ڈرانے کی ---

لائک سیریسلی مس زی تمھیں مجھ سے ڈر لگ ہے یا پھر میری جان لیوا قربت سے --

اسکا معنی خیز لہجہ اس کے دل کی ڈھڑکنوں کو منتشر کرگیا تھا ----

اس سے پہلے کہ وہ مزید اس پہ جھکتا عائزہ نہایت تیزی سے اسکی گرفت سے نکلتی دروازے تک پہنچتی کہ اسنے سرعت سے آگے بڑھ کے اسکوپیٹ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی جانب کھینچا تھا ----

اب کی باری عائزہ کی پشت اسکے چوڑے سینے سے جالگی تھی ---
جبکہ عائزہ کی جان نکلنے کے درپے تھی ---

آہاں اے ۔کے سے ہوشیاری بہت مہنگی پڑسکتی ہے تمھیں وائفی ٹو بی ---

واٹ؟؟ واٹ دا ہیل از دِس؟؟

What?? What the Hell is this??

خبردار جو یہ واہیات الفاظ میرے لیے استعمال کیے تو منہ نوچ لوں گی تمہارا میں ---

جبکہ وہ اسکی سخت گرفت سے خود کو آزاد کرواتی ہلکان ہوتی زخمی شیرنی کی مانند غرائی تھی

جبکے اسکے یوں سلگنے پہ وہ زور سے ہنسا تھا---

چھوڑ مجھے کمینے تیری تو---گالی----

جبکے اسکے منہ سے گالی سننے کے بعد بجائے وہ غصہ ہونے کے اپنے لب دانتوں میں دبائے اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش میں تھا.--

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان تم میرے ڈیڈ کو نہیں جانتے اور میرے بھائی کو انکو اگر پتہ چلا نا کہ تم یہاں آئے تھے تو تمہاری ہڈیاں بھی نہیں ملنی---

عائزہ کے یوں کہنے پہ اشتعال عود کر آیا تھا---

جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب موڑتے اسکی دونوں کلائیوں کو اسکی پشت سے گاتے وہ غرایا ---

اور تم ابھی تک اے ۔کے کو نہیں جانتی مس زی اس لیے جو کہہ رہا ہوں چپ چاپ کرتی جاؤ ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہوگی کل تمہارے گھر میں شادی کا ایک پرپوزل آئے گا چپ چاپ اسے قبول کرلینا ورنہ تمہارے مطابق تو میں گھٹیا ہوں کچھ بھی کرسکتا ہوں ہے نا وائفی ٹو بی ---

وہ مزید اسپر جھکا اتنا کہ اگر عائزہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی تو یقیناً اسکے ہونٹ اسکے ہونٹوں سے ٹچ ہوجاتے جو کے عائزہ کو ہرگز گوارا نا تھا

جب کچھ دیر عائزہ نے کچھ نا کہا تو اسکو اپنی گرفت سے آزاد کرتا وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ ----

تم جو کوئی بھی ہو اتنا یاد رکھنا کہ میرا نام عائزہ قریشی ہے ابھی اتنے برے دن بھی " نہیں آئے میرے کہ میں تم جیسے گرے ہوئے نیچ اور گھٹیا انسان سے شادی کروں تم سے شادی کرنے کے بجائے موت کو گلے لگانا پسند کروں گی میں ---

وہ نفرت سے کہتی وہ وہاں سے جانے لگی کہ ایک دفعہ پھر سے اسنے اسکو سخت گرفت میں لے کے اسے دیوار سے پن کردیا ---

چھوڑو مجھے گھن آتی ہے مجھے تم سے تمہارے لمس سے ---

عائزہ اب کی انتہائی غصے سے بولی تھی جبکے آواز اسکی آہستہ ہی تھی ---

" ایک بات یاد رکھنا عائزہ قریشی مجھے نا سننا سخت نا پسند ہے اور یقین جانو اگر تم اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کے اے۔کے کو تم سے عشق ہے یا طوفانی محبت ہے تو سنو لو تم میرا جنون بنتی جارہی ہو جسے مجھے حاصل کرنا ہے اور جب تمھیں حاصل نا کرلوں گا تب سکون نہیں ملے گا مجھے اور کیا کہا تھا تم نے کہ مجھ سے گھن آتی ہے تمھیں میرے لمس سے تو میری جان اسی گھٹیا لمس کو اب تمام عمر تمھیں یوں ہی برداشت کرنا پڑے گا میری بات ذہن نشین کرلو میری شدت پسندی کا اندازہ تمھیں تب ہوگا جب تمہارے اس نازک سے وجود پہ میں اپنی ذات کی مہر لگاؤں گا "

اسکے ہولے ہولے لرزتے وجود کی صبیح پیشانی پہ اپنا دہکتا لمس چھوڑتے بھاری گھمبیر لہجے میں اسے باور کروایا تھا تو اسکے اعصاب جھنجھنا اٹھے تھے اسکا پور پور سلگنے لگا تھا اسکی شرٹ کو شدت سے اپنی دونوں مٹھیوں میں بھینچ گئی تھی ---

"گیٹ ریڈی ٹو بی مائن فار ایور"

Get Ready To be mine forever!!!

کہہ کے اسنے جھک اسکی سانسوں میں سانس لی اور اسکو آزاد کرتے پلٹ گیا تھا جب کے عائزہ ابھی تک اسکے الفاظ کے سحر میں کھوئی وہی کھڑئی اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی

جیسے ہی نو بجے وہ عجلت میں سیڑھیاں اترتی کم پھلانگتی زیادہ وہ ٹی وی لاؤنج

میں

داخل ہوئی تھی

او نو آج میں لیٹ ہو گئ

اب پتہ نہیں پھر کب دیدار یار نصیب ہو گا

وہ تاسف سے سر ہلاتی

صوفے پہ بیٹھ گئی

وہ انھی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک اس ساحر کا مسکراتا ہوا چہرہ جلوا گرا ہوا تھا ----

اور اسے لگا کہ جیسے وقت تھم سا گیا ہو

وہ بنا پلکیں جھپکائے

یکاٹک اسکی جانب دیکھے گئی

وہ اسے دیکھنے میں اتنی محو تھی کہ اسے زی)عائزہ (کے آنے کا بھی احساس نا ہوا تھا

زی نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا پھر ایک نظر ٹی وی کی جانب

کیوں خود کے ساتھ ظلم کررہی ہو نمل ؟؟؟

کیسا ظلم ؟

تم جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کررہی ہوں

ہمم جانتی ہوں لیکن محبت ہوجانا وہ بھی عشق کی حد تک

اس میں کیسا ظلم ؟؟

نمل وہ تم سے پینتیس سال بڑا ہے

اور تم ابھی محض بیس سال کی ہو

زی آپی اگر محبت

چھوٹے بڑے شکل صورت دیکھ

کے ہو تو وہ محبت تو نہ ہوئی نا

لیکن زی سوچا ہے تم نے کہ اگر

ڈیڈ کو پتہ چلا تو وہ کبھی اس

کو ایکسپٹ نہیں کریں گے

نمل نے اپنے لال انگارہ ہوتی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑھیں

تو پھر ڈیڈ کو ایک فیصلہ لینا پڑا گا کہ انہیں "

اپنی بیٹی کی زندگی زیادہ عزیز ہے یا پھر

انکی انا اور مرضی ----

جبکے زی تو اسکی شدت پسندی دیکھ کے حیران تھی

اپنی بات ختم کرتے ہوئے وہ اوپر کی جانب چل دی

اوپر جا کے وہ اس روم میں آئی جہاں

وہ اکثر پینٹنگز بناتی تھی

یک دم ہی اسنے برش اٹھایا

اور

plaette

(پینٹنگ بوڈر)

پہ تیزی سے

اپنی انگلیاں چلاتی گئی

کچھ ہی دیر میں وہ اس ساحر کی تصویر بنا چکی تھی

آخر کیوں تم اب تک میری محبت سے انجان ہو وہ محبت جو مجھے پندرہ سال کی عمر میں "
ہی تم سے ہوگئی تھی

تمھیں کیوں علم نہیں یزدان لاشاری کہ محبت دل کا سجدہ ہے اور

نمل قریشی کا دل تمہاری محبت کے آگے کب کا

سجدہ کرچکا ہے -----

وہ پاگلوں کی طرح روتی ہوئی اسکی تصویر سے باتیں کررہی تھی

کہ جیسے کہ وہ اسکے سامنے ہی موجود ہو

یک دم ہی وہ آگے بڑھی اور اسکی تصویر کو الٹا کر کے رکھ دیا اور اپنے آنسو صاف کر کے آگے بڑھی ہی تھی

کہ یک دم ہی اسے ایک زوردار چکر آیا

اور وہ لڑکھڑا کے زمین بوس ہوئی تھی --------

ہاجرہ بیگم نمل کو دیکھنے اوپر آئی تھیں کہ کیا ہوا

وہ نیچے کیوں نہیں آرہی کھانے پہ لیکن انھوں نے اسکے روم میں بھی چیک کرلیا واشروم میں بھی کہیں بھی نہیں تھی اب جب کے انکو تشویش نے آگھیرا تھا لہذا انھوں نے اسکے پینٹنگ روم کا ڈور اوپن کیا تو انکی بے ساختہ چیخ نکل گئی تھی ---

فرش پہ نمل بے ہوش پڑی تھی جبکے سر سے خون بہہ رہا تھا ---

عائزہ جو ابھی یونی سے واپس آئی تھی ہاجرہ کی آواز سن کے بھاگ کے اوپر آئی تھی اور نمل کو یوں کے اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے جبکے ہاجرہ بیگم اسکے پاس ہی نیچے بیٹھی رونے میں مصروف تھیں عائزہ نے فوراً سے پہلے ارمغلان کو کال کرکے ساری بات بتائی تھی اور وہ پانچ منٹ میں آنے کا کہتا فون کاٹ چکا تھا عائزہ نے اور وہاں موجود ملازمہ نے نمل کو سہارہ دے کے بیڈ پہ بیٹھایا تھا ارمغلان ڈاکٹر کو ساتھ لیتے ہی آیا تھا جو اب نمل کو چیک کررہا تھا ----

کچھ دیر بعد ڈاکٹر انکے پاس آیا ---

ڈاکٹر پلیز بتائیں کہ میری بہن کیسی ہے اب
کوئی پریشانی بات تو نہیں ہے ---

نہیں ابھی میں نے بینڈیج کردی ہے فلحال کے لیے ایکچولی امغلان بیٹا دیکھو مجھے لگتا ہے کہ نمل بیٹی کو کوئی بات اندر ہی اندر کھائے جارہی ہے وہ پہلے کی بانسبت بہت کمزور ہوچکی ہے ورنہ وہ ایسی نہیں ہے بہت نازک دل ہے وہ اور تم جانتے ہو نا کہ اسے ہارٹ کا پرابلم ہے مطلب کے وہ کوئی بھی سٹریس لے یا کوئی بات بھی برداشت نہیں کرسکتی اس بات کا تمھیں پتہ ہے صرف اور تمہارے ہی کہنے پہ میں نے راحیل بھائی کو نہیں بتایا تھا عموماً ایسی کنڈیشن میں پیشنٹ کے سروایو کرنے کے چانسز بہت کم ہوتے ہیں ---

ان کی بات پہ گویا ارمغلان تڑپ ہی گیا تھا ---

لیکن تم نا امید نا ہو نمل انشا اللہ ٹھیک ہوجائے گی اس لیے تمھیں اسکا بہت خیال رکھنا ہوگا اور سب سے بڑی بات کہ اسے خوش رکھنا ہوگا ---

کوئی بھی ایسی چیز جو اسے ناپسند ہو یا پھر کوئی ایسی بات جسکی وجہ سے نمل اتنی ویک ہوگئی ہے کوشش کرو کہ کوئی سٹریس نا لے آئندہ ابھی میں نے نیند کا انجکشن دے دیا ہے کچھ ہی گھنٹوں میں ہوش آجائے گا نمل کو خیال رکھنا بیٹا چلتا ہوں ---

ڈاکٹر جبران جو کے راحیل کے بہت اچھے دوست تھے اور انکے فیملی ڈاکٹر تھے بولے ---

تھینک یو سو مچ انکل جبران آپ بیٹھیں نا چائے پی کے جائیے گا ---

نہیں بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے ہاسپٹل میں بھی ایک اوپن ہارٹ سرجری کرنی ہے اس لیے ---

جی ٹھیک ہے آئیے آپکو چھوڑ دوں ----

جب ڈاکٹر چلے گئے تو ارمغلان نے ساری بات ہاجرہ اور عائزہ کو بتائی کہ کسی پریشانی کی وجہ سے بیہوش ہوگئی ہے جبکے عائزہ ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ گئی تھی جانتی تھی کہ ایسا کیوں ہوا ہے

ہاجرہ کا رو رو کے برا حال تھا وہ ان کی لاڈلی چھوٹی بیٹی تھی ماں تھیں وہ کیسے اسکو تکلیف میں دیکھ سکتی تھیں ---

شام میں جاکے نمل کو ہوش آیا تھا وہ مندی مندی آنکھیں کھول کے اگرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی ---

ہونٹوں پہ بے ساختہ ایک اذیت بھری مسکراہٹ ابھری تھی وہ جہاں خوش تھی کہ یزدان اس سے مل چکا ہے لیکن ابھی تک غافل تھا اسکے جذبات سے مل کے بھی اسنے اسپر اپنا روعب ہی ڈالا تھا اسکو نجانے کیوں نا اسکی آنکھوں میں اپنے لیے بےپناہ

عشق نظر آیا تھا اور پھر راحیل صاحب نے بھی تو یزدان کے کیس کے بارے میں بتایا اس لیے اسکو یزدان سے اس قسم کی امید نا تھی ---

وہ اٹھ کے بیٹھی تھی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے جبھی اچانک زی اچانک روم میں آئی اسکے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے موجود تھی لائیٹ آف ہی تھی لہذا اسنے بھی آن کرنے کی کوشش نا کی تھی نمل آنکھوں بازو رکھے لیٹی تھی ---

ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے وہ اسکے قریب آئی تھی ----

نمل؟؟

نمل؟؟

وہ اسکے قریب ہی جاکے بیٹھی تھی

اسکی آنکھوں سے بازو ہٹائے تو اسکا چہرہ لال ہوا تھا آنسو رواں دواں تھے ---

نمل میری جان کیا ہوا ؟؟

جبکے اسکے کہنے کی دیر تھی کہ نمل عائزہ سے جالپٹی تھی ---

زی وہ کیوں کررہا ہے میرے ساتھ ایسا آخر کیوں اب تک وہ میری محبت سے انجان ہے میں کب سے تڑپ رہی ہوں کیا اسے مجھ پہ ترس نہیں آتا کیوں کررہا ہے وہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے تنت تم بتاؤ کیا محبت کرنا اتنا بڑا گناہ ہے ؟؟ اگر گناہ ہے تو اب تو میں یہ گناہ کرچکی ہوں مجھے معاف کیوں نہیں کردیتا وہ

وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی جبکے عائزہ اسکی بات پہ تڑپ کے رہ گئی تھی وہ اسکی لاڈلی بہن تھی کیسے وہ اسکی تکلیف برداشت کرتی وہ ---

نمل میری جان کیوں رو رو کے خود کو ہلکان کررہی ہو جبکے تمھیں پتہ ہے رونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا الٹا اپنی ہی طبیعت خراب کروگی تم ---

کیسے نا روؤں زی میں کیسے زی میں ضبط کی انتہا پہ ہوں اور جانتی ہو جس راستے پہ میں چل پڑی ہوں اب وہاں سے واپسی ناممکن ہے میرا دل درد سے پھٹ جائے گا وہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے درد برداشت کرتے بولی مجھ میں مزید برداشت کرنے کی سکت موجود نہیں ہے میں ٹوٹ گئی ہوں بکھر گئی ہوں میں چاہتی ہوں وہ آکے سمیٹ لے مجھے میں اسکے سینے پہ سر رکھ کے رونا چاہتی ہوں وہ غبار نکالنا چاہتی ہوں جو مجھ میں پچھلے پندرہ سالوں سے اپنے اندر پال رہی ہوں ---

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی ---

اچھا تم رونا تو بند کرو نمل یار

پہلے تم کھانا کھاؤ پھر مل کے کوئی حل نکالتے ہیں اس بات کا اوکے ---

عائزہ اس کی جانب پرامید نگاہوں سے دیکھتے ہوئی بولی جبکے نمل اسکی بات پہ سر کو اثبات میں ہلاتی کھانے کی ٹرے کو پکڑتی کھانا کھانے لگی تھی

جبکے عائزہ نے اسکے سوگوار حسن کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اسکے لیے بے پناہ دعائیں مانگ ڈالی تھیں لیکن کیا ان کیا واقعی ہی وہ جلد بدیر قبول ہونے والی تھیں یا پھر قسمت نمل کے لیے کچھ اور سوچے ہوئے تھی ---

****

صبح کے چھے بجے بھی وہ پش اپس لگاتے یہی سوچ رہا تھا کہ کیسے راحیل سے انکی کئی گئی بے عزتی کا بدلہ لے وہ ابھی انھی سوچوں میں محو تھا کہ اچانک اسکا سیل رنگ ہوا ٹاول سے اپنے کسرتی وجود پر سے پسینہ خشک کرتے ہوئے وہ ٹریننگ روم سے باہر آیا تھا

(ٹریننگ روم = جم جہاں وہ روز صبح ایکسرسائز کیا کرتا تھا) ---

اسلام و علیکم

وعلیکم اسلام

کیسا ہے ارحم؟

یزدان نے مسکراتے ہوئے کہا

وعلیکم اسلام

جی جی سر ہم ٹھیک آپ بتائیں آپ کیسے ہیں

ارحم نے شوخ سے انداز میں کہا تھا

اسکی بات پہ یزدان ہلکا سا مسکرایا تھا

ہاں ٹھیک ہوں میں بھی ---

ویسے آجکل تو تیرے بڑے چرچے ہیں یزدان آپ ہمارے ہونے والے نئے وزیراعظم جو ہیں ---

ارحم نے کہا تھا ---

جبکے یزدان نے صرف ہوں میں جواب دیا ---

کیا ہوا یزدان مجھے کیوں تو پریشان لگ رہا ہے ؟

نہیں ایسی کوئی بات نہیں بس یار تجھے پتہ ہے نا الیکشن سر پہ ہیں اور اوپر سے یہ میڈیا والے جان ہی نہیں چھوڑتے بس اسی لیے تھوڑا ڈسٹرب ہوں ---

اچھا چل چھوڑ اللہ سب بہتر کرے گا ---

ہمم !!!!

چل تجھے کچھ بتانا تھا

ہمم بول ---

تیرے لیے بھابھی ڈھونڈ لی ہے میں نے

اچھا واقعی ہی میں ---

اس بار یزدان کافی حیران ہوا تھا ---

ہمم --

کون ہے وہ؟؟

یزدان نے پوچھا تھا

یہ نہیں بتاؤں گا تو خود دیکھ لینا نکاح پہ ---

ہمم ٹھیک ہے

آج میں جاؤں گا اسکا ہاتھ مانگنے ---

جبکے ان یزدان اسکی بات پہ قہقہہ لگا کے ہنسا تھا

ہنس کیوں رہا ہے ؟؟

یار انکل کے بنا ہی جائے گا کیا؟

تھوڑا ویٹ کرلے انکو امریکا سے واپس آجانے دے ---

او یار تیری بھابھی جو ہے نا بہت پہنچی ہوئی چیز ہے

اسکو جتنی جلدی لگامیں ڈالوں گا وہی بہتر ہے لہذا ڈیڈ سے میں بات کرلوں گا ڈونٹ وری ---

!!!اچھا چل پھر ایڈوانس میں مبارک میرے بھائی تو ہمشیہ خوش رہے دعا ہے میری

آمین ثم آمین شکریہ وزیراعظم صاحب ---

ارحم نے شرارت سے کہا جس پہ یزدان کا قہقہہ بے ساختہ تھا ---

??یار عائشہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے کہ یزدان ہی بھائی ہیں تمہارے

کیوں تمھیں نہیں پتہ تھا کیا؟؟

عائشہ نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

نہیں مجھے تو لگا تھا کہ کوئی اور ہوں گے تمہارے بھائی میرا مطلب کے وہ پولیٹیکس میں ہیں نا اس لیے ---

نمل نے خود پہ قابو پاتے ہوئے کہا تھا ---

ہاہا ہاں بھائی سیاست میں ہیں بس کبھی نا تم نے ذکر کیا نا ہی میں نے کوئی بات چھیڑی

ویسے کہیں میرے بھائی پسند تو نہیں آگئے تمھیں؟

عائشہ نے شرارت سے کہا جس پہ ایمان نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا۔۔۔

اچھا کیا تم بھائی سے ملی ہو؟؟

عائشہ نے پوچھا۔۔۔

آہاں نن ن نہیں نہیں تو میں نہیں ملی۔۔۔

جبکے اسکی اور یزدان کی پہلی ملاقات یاد کرتے ہوئے اسکے رونگٹے کھڑے ہوئے گئے تھے ---

چلو نمل یار آف ٹائمنگ ہوگئی ہے میں جارہی ہوں کل ملتے ہیں ڈرائیور آنے والا ہوگا ---

اوکے ٹیک کیئر اللہ حافظ

اسنے نمل کے گلے لگتے ہوئے کہا اور مین گیٹ سے باہر نکلتی چلی گئی تھی ---

عائشہ اپنے دھیان میں نکلتی باہر جارہی تھی کہ اچانک ہی سامنے آتے ارمغلان سے ٹکرا گئی تھی ---

افففف اللہ میرا ناک توڑ دیا کون ہے ---

عائشہ نے اپنی سرخ ناک سہلائی ان دونوں کا تصادم اتنا زبردست ہوا تھا کہ عائشہ نے اپنی ناک پکڑ لی تھی اور ارمغلان نے اپنا سر ---

جیسے ہی ارمغلان نے اپنی نظریں اٹھا کے دیکھا تو وہ مبہوت رہ گیا تھا ---

عائشہ کی ناک جو ٹکڑ ہوجانے کی وجہ سے سرخ ہوگئی تھی اور اسی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے اسکی ہرنی جیسی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آٹھہرے تھے اور اسکے گلابی کپکپاتے لب اتنا مکمل حسن ارمغلان قریشی نے نا دیکھا تھا ---

اوپس سوری آئیم رئیلی ویری سوری ایکچولی میں جلدی میں تھا میں نے دیکھا نہیں ---

پہلے جانوروں کی طرح ٹکریں مارتے ہیں اور پھر سوری بولتے ہیں کاجل اور آنسوؤں سے لبریز آنکھیں جب عائشہ نے ارمغلان کی آنکھوں میں گاڑھیں تو گویا اسکی ہرنی جیسی آنکھیں ارمغلان قریشی کے دل کی دنیا اتھل پتھل کر گئیں تھیں ---

اس سے پہلے وہ اس سے کچھ بولتا وہ وہاں سے نکل گئی تھی لیکن جاتے جاتے ارمغلان کا دل بھی اپنے ساتھ لے گئی تھی ---

ارمغلان جیسے سنجیدہ بندے کے لب اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ---

وہ ابھی اسی جانب دیکھ رہا تھا جبکے نمل نے پیچھے سے آواز دی تھی ---

بھائی آپ کب آئے ؟؟

ہاں گڑیا وہ ڈرائیور زی کو پک کرنے گیا تھا میں فری ہوں سو اس لیے آج میں آگیا تمھیں لینے ---

ارمغلان نے اپنی بات مکمل کرتے کہا تھا جبکے نمل اسکی بات پہ سر کو اثبات میں ہلاتی جاکے گاڑی میں بیٹھی تھی ---

عائزہ کو آئے ابھی ایک دو گھنٹے ہوئے تھے لہذا وہ آتے ہی سوگئ تھی کیوں کے آج ہی اسکا لاسٹ پیپر تھا اس لیے وہ ہر فکر سے آزاد آتے ہی سوگئ تھی ---

دوگھنٹے کے بعد جب اسکی آنکھ کھلی تو نیچے ڈرائنگ روم سے قہقھوں اور باتوں کی آوازیں آرہی تھیں --

لہذا وہ جلدی سے فریش ہوتے نیچے آئی تھی جیسے ہی اسنے ڈرائنگ روم میں اپنا قدم رکھا تو سامنے بیٹھی ہستی کو دیکھ اسکے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی ---

تت تت ت تم یی یہاں کیسے ؟؟

عائزہ نے ارحم کو دیکھ کے کہا جو اسکا گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا جو ڈارک بلیو کلر کا فراک پہنے ہیزل آنکھیں جو نیند سے جاگنے کی وجہ سے لال تھیں گھور رہی تھی ---

کیا مطلب بیٹا آپ ایک دوسرے کو جانتے ہو کیا؟

ہاجرہ بیگم نے سوال کیا تو راحیل بھی ارحم کی جانب متوجہ ہوئے تھے ---

اس سے پہلے کے عائزہ بولتی ارحم خود بول پڑا

جی جی آنٹی دراصل میں نے آپکو بتایا ہے ناکہ میں نے عائزہ کی یونی کا وزٹ کیا تو وہی میری فرسٹ ٹائم ملاقات ہوئی عائزہ سے ---

او اچھا ---

ہاجرہ نے سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تھا

ارے زی بیٹا کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاؤ نا

عائزہ جو کب سے ارحم کو خونخوار نگاہوں سے تکنے میں مصروف تھی راحیل کی آواز پہ خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی تھی ---

دراصل انکل میں عائزہ کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں آپ دونوں سے آپ اسکے پیرنٹس ہیں اس لیے میں خود آپکے پاس آیا ہوں ---

اسکی یہ بات سن کے وہ اچھلی تھی اپنی جگہ سے

کک کیا کیا بات کررہے ہو ڈیڈ موم پی یہ نن نہیں ہوسکتا مم میں کبھی اس گھٹیا نیچ انسان سے شادی کا سوچ بھی نہیں سکتی ---

عائزہ ---

راحیل دھاڑے تھے

خاموش تمیز کے دائرے میں رہ کے بات کرو وہ ہمارے مہمان ہیں

ڈیڈ پی پلی پلیز نہیں نا آپ میرے بات کو سمجھیں آپ اسکو نہیں جانتے یہ ایک نمبر کا دغاباز انسان ہے یہ ٹھیک نہیں ہے ---

بس خاموش عائزہ جاؤ یہاں سے آپ اسی وقت

راحیل کی آنکھیں اس وقت اشتعال میں آکے لال ہو چکی تھیں جبکے ہاجرہ گھبرا گئی تھیں

عائزہ کی آنکھیں پل بھر میں نم ہوئیں تھیں

جبکے ارحم اس ساری سیچوشن کو انجوائے کررہا تھا

میں خود کو ختم کرلوں گی لیکن تم جیسے چھوٹی سوچ کے مالک انسان سے قطعی شادی "
" نہیں کروں گی

وہ اپنی لال انگارہ آنکھیں اسکی آنکھیں میں ڈال کے کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی

آئیم سوری بیٹا دراصل عائزہ تھوڑی ضدی ہے اسکی جانب سے میں معافی مانگتا ہوں آپ سے

ہاجرہ بیگم نے بھی سر کو اثبات میں ہلایا

ارے نہیں انکل کیسی باتیں کررہے ہیں آپ دونوں میرے موم ڈیڈ جیسے ہیں لیکن آپ دونوں کو یقین دلاتا ہوں عائزہ کو میں خوش رکھوں گا ہمشیہ کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا پلیز آپ میری بات پہ غور کریئے گا اور آپ کو جب بھی مناسب لگے مجھے جواب دیجیئے گا ---

ارحم نے ان دونوں کی جانب دیکھ کے کہا تھا ---

ایک بات اور انکل آنٹی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں میری موم میرے بچپن میں ہی گزر گئی تھیں میرے صرف ڈیڈ ہی ہیں اور انکو پتہ ہے کہ میں آپ کے پاس پرپوزل لے کے آیا ہوں بہت معذرت کے ساتھ لیکن ڈیڈ کچھ بزنس کی وجہ سے امریکا میں بزی ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی آنے کی کوشش کریں گے اور آپ عائزہ کی ایجوکیشن کی فکر مت کریں وہ جو پڑھنا چاہے پڑھ سکتی ہے ان فیکٹ وہ اگر کوئی بزنس یا جاب جو اسے پسند ہو کرنا چاہے میری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے ---

ارحم نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا

اور ایک مکمل تابعدار داماد بننے کی کوشش میں کافی حد تک کامیاب ہوا تھا ---

ٹھیک ہے بیٹا آپ سے مل کے اچھا لگا ماشاءاللہ آپکو دیکھ کے لگ رہا ہے کہ آپ ایک سلجھے ہوئے ماں باپ کے بچے ہیں لیکن ہم آپکو کچھ ٹائم تک اپنی رائے سے آگاہ کردیں گے ---

جی انکل ٹھیک ہے پھر چلتا ہوں امید ہے فیصلہ میرے حق میں ہوگا ---

اللہ حافظ ----

وہ مسکراتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا ---

عائزہ اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی آنکھیں اسکی ضبط سے لال تھیں اشتعال کسی صورت کم نا ہورہا تھا ----

!!!نجمہ نجمہ

وہ غصے سے ڈھاری تھی ---

کلک کیا ہوا بی بی جی؟

سب خیریت ہے نا

نجمہ (ملازمہ) نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

نیچے جو مہمان آئے تھے چلے گئے ہیں

جی بی بی جی وہ تھوڑی دیر پہلے چلے گئے ہیں

اچھا موم ڈیڈ کہاں ہیں

جی وہ اپنے کمرے میں ہیں

ٹھیک ہے ---

جاؤ تم

جی بہتر

ملازمہ بیچاری اپنی جان بچا کے بھاگی تھی ---

پہلے تو کبھی بی بی جی تو اتنے غصے میں نہیں دیکھا

یا اللہ خیر کرنا ---

وہ خود سے دعا کرتی نیچے کی جانب چل دی تھی ---

عائزہ تیز تیز قدم لیتی ان دونوں کے روم میں پہنچی تھی ناک کر کے وہ اندر آئی تھی ----

ڈیڈ موم اس دو ٹکے کے بندے نے کیا کہا ہے آپ سے

عائزہ بیٹا بی ہیو ---

ہاجرہ بولیں

جبکے راحیل نے عائزہ کو گھورا تھا ---

مجھے بتائیں کیا کہہ کے گیا ہے وہ آپ سے

کچھ نہیں کہا اسنے پسند کرتا ہے وہ تمہیں اور بس شادی کرنا چاہتا ہے تم سے ---

ہاجرہ بیگم بولیں ---

واٹ اس خبیث کے بچے کی ہمت کیسے ہوئی کتا ذلیل انسان .--

عائزہ !!!

راحیل ڈھارے تھے

ہمت کیسے ہوئی تمہاری بکواس کرنے کی تمھیں تمیز نہیں ہے اپنے ماں باپ کے سامنے کھڑئی ہو تم ---

جبکے عائزہ انکا غصہ دیکھ کے سہم گئی تھی ---

موم پلیز آپ ڈیڈ کو سمجھائیں نا میں جھوٹ نہیں بول رہی وہ اچھا لڑکا نہیں ہے آپ لوگ کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے ہیں ---

عائزہ بیٹا کیا برائی ہے اس میں وہ مجھے اور تمہارے ڈیڈ کو بہت اچھا لگا ہے پڑھا لکھا ہے ویل سٹلڈ ہے اسے تمہاری پڑھائی سے تمہاری جاب سے کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے اور سب سے بڑھ کے میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے عزت اور محبت دیکھی ہے بیٹا ایسا نہیں کرتے اور وہ کونسا ابھی ہی شادی کی بات کررہا ہے اسنے جسٹ پوچھا ہی ہے نا ---

ہاجرہ بیگم اب قدرے نرمی سے بولیں ---

موم آپکو جو اسکی آنکھوں میں محبت عزت نظر آرہی ہے نا وہ ہوس ہے اور کچھ نہیں

عائزہ بولی تھی

بس عائزہ بہت سن لیا ہے میں نے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی جانتی ہو تمہارے اس تلخ لہجے کی وجہ سے آج میں اسکے سامنے کتنا شرمندہ ہوا ہوں یہ ہی تربیت کی ہے میں نے تمہاری ---

راحیل صاحب افسوس بھرے لہجے میں بولے

ڈیڈ میری بات سنیں وہ انکے قدموں میں بیڈ کے قریب ہی جاکے بیٹھی تھی ---

ڈیڈ اسنے آپ دونوں سے جھوٹ بولا ہے وہ بدلہ لینا چاہتا ہے مجھ سے برباد کرنا چاہتا ہے آپ لوگوں کی سپورٹ سے مجھے میری انا کو پاش پاش کرنا چاہتا ہے مجھے کوئی محبت نہیں ہے اسکو مجھ سے آپ کو کیوں سمجھ نہیں آرہی ہے وہ مجھے توڑنا چاہتا ہے میری روح کو زخمی کرنا چاہتا ہے پلیز ڈیڈ میں یہ شادی نہیں کرسکتی آئیم سوری "

اب تمہاری شادی ہوگی اور صرف اس ارحم سے ہی ہوگی تم نے اسکے سامنے کتنا برا بھلا کہا اسے مگر مجال ہے کہ اس بچے نے پلٹ کے جواب دیا ہو تمھیں خود کو تیار کرلو اب جلد ہی شادی ہوگی تمہاری اور تمھیں ماننا ہوگا کیوں کے باپ ہوں میں تمہارا دشمن نہیں ہوں

جبکے عائزہ انکی بات سن کے بپھری گئی تھی ---

ٹھیک ہے آپ لوگ بھی سن لیں پھر اس سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ میں موت کو گلے لگا لاؤں ---

آپ لوگ سوچ لیں اب بیٹی عزیز ہے آپ کو اپنی یا پھر وہ دو ٹکے کا انسان جس نے آپ پہ کیا جادو کردیا ہے کچھ ہی گھنٹوں میں ----

کہہ کے وہ نکل گئی تھی اس سے پہلے کے وہ اوپر جاتی اندر سے آتی ان دونوں کی آوازوں نے اسکے قدم جکڑ لیے تھے ---

راحیل ایسا نا ہو کہ وہ خود کو کوئی نقصان پہنچا لے ہمیں اسکی بات سننی چاہیے میرا مطلب کے اسکی رائے کو مدنظر رکھنا چاہیے ---

ہاجرہ میں نے کہہ دیا نا کہ اسکی شادی ارحم سے ہی ہوگی یہی میرا آخری فیصلہ ہے تم مزید اس بات پہ اب مجھ سے بحث مت کرنا ---

ان کی باتیں سن کے اسکی بچی کچی امید بھی ٹوٹ گئی تھی وہ بھاگتی ہوئی اوپر گئی تھی اور اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی نمل جو کے نیچے ہی آرہی تھی عائزہ کو یوں بھاگتا ہوا دیکھ فکرمند ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ پوچھتی وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی ---

موم ڈیڈ نمل انکے روم میں داخل ہوتی بولی تھی

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نا اور یہ زی آپی اوپر روتی ہوئی کیوں گئی ہے -؟؟

کچھ نہیں گڑیا تمہاری بہن کا دماغ خراب ہوگیا ہے بس اس لیے ---

نمل کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا ---

عائزہ اوپر کمرے میں آئی تھی اور بیڈ پہ آڑی ترچھی لیٹ کے زاروقطار رونا شروع کردیا تھا ---

نن ن نہیں وہ میرا استعمال کرے گ اسی لیے مجھ سے شادی کررہا ہے میں ایسا نہیں ہونے دونگی لیکن ڈیڈ بھی میری بات نہیں سن رہے کیا کروں ---

ایسی زندگی سے موت بہتر ہے ---

یہ لفظ خود بخود ادا ہوئے تھے ---

ٹھیک ہے ڈیڈ اگر آپ میرے باپ ہیں تو میں بھی آپکی بیٹی ہوں اور آپ سے زیادہ ضدی ہوں مجھے مر کے بھی ارحم خان انصاری کا ساتھ قبول نہیں ہے ---

وہ خاموشی سے اٹھی اور ڈرا سے ایک چھری نکالی جو وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتی تھی ---

چھری نکال کے اسنے اپنے کلائی پہ رکھی تھی

آنسو بھل بھل کے چہرے کو بھگو رہے تھے ---

آئیم سوری موم ڈیڈ ---

آئی لو یو

مجھے نہیں پتہ میں زندہ بچوں گی کے نہیں لیکن میں بہت مجبور ہوں اپنی زی کو معاف کردیجیے گا ---

کہہ کے اسنے اپنی دونوں کلائیاں کاٹ لی تھیں ---

نمل کو جب ہاجرہ بیگم نے بتایا تو وہ بھاگتی ہوئی اوپر آئی تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کے اسکے منہ سے ایک چیخ نکلی تھی ----

عائزہ بیڈ پہ اوندھے منہ گری پڑی تھی جبکے اسکی دونوں کلائیوں سے خون بہہ کے بیڈ پہ پھیل چکا تھا -----

موم ڈیڈ

نمل نے چیختے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عائزہ کو کسی صورت ارحم سے کوئی رشتہ رکھنا گوارا نا تھا کجا کے شادی کرنا اس لیے اسنے ایک ہی نہیں اپنے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو کاٹنے پہ اکتفا کیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے وہ اب ؟؟

ارحم بے چینی سے آگے بڑھا تھا

اسکے پیچھے ہی ہاجرہ اور راحیل بھی موجود تھے

ارمغلان ابھی نمل کو گھر چھوڑنے گیا تھا کیوں کے اسکا رو رو کے برا حال تھا عائزہ کی وجہ سے لہذا ہاجرہ بیگم نے اسے زبردستی ارمغلان کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ آرام کرسکے لیکن

جب عائزہ کو ہوش آیا تب وہ اس سے ملی تھی اور عائزہ نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ ٹھیک ہے اسی لیے وہ گھر جانے پہ راضی ہوئی تھی ---

وہ ہنوز چھت کو گھورنے میں مصروف تھی کہ اچانک کوئی زور سے دروازہ کھول کے داخل ہوا تھا اور اندر سے دروازہ لاک کیا تھا ---

وہ جانتی تھی کون ہے لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ بنی لیٹی رہی تھی ---

وہ اسکی جانب آیا اسنے ایک نظر اسپر ڈالی تو اسکی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں وہ مزید اسکی جانب نا دیکھ سکی تو فورا نظریں جھکا گئی اور اسکی یہی ادا اسکو گھائل کرنے کے لیے کافی تھی ---

اچانک ہی وہ بیڈ پہ دونوں اطراف پہ ہاتھ رکھے اسپر جھکا تھا ---

اسکی اس حرکت پہ وہ بوکھلا اٹھی تھی ----

تمہاری ہمت کیسے ہوئی خود کو نقصان پہنچانے کی ہاں کیوں کی ایسی حماقت کیا تم جانتی " نہیں کہ خودکشی حرام ہے اسلام میں اور تم حرام موت مرنے چلی تھی

بولو جواب دو ڈی گریٹ عائزہ قریشی چپ کیوں ہو ویسے تو پٹر پٹر زبان چلتی ہے تمہاری

ارحم نے کہا تھا ---

تو اور کیا کرتی میں ارحم خان انصاری میرے ماں باپ کو تو تم نے ایسے شیشے میں اتارا " ہے کہ وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں یوں لگتا ہے میں انکی بیٹی نہیں تم بیٹے ہو انکے ---

عائزہ نے ایک ایک لفظ چبا کرکہا ---

جبکے ارحم اسکی بات پہ ہنسا تھا ---

بھئی جان داماد بھی تو بیٹے جیسے ہی ہوتا ہے نا

ارحم نے اسکی جانب آنکھ مارتے ہوئے کہا جبکے عائزہ اسکی بات پہ سلگ ہی اٹھی تھی ---

ڈونٹ یو ڈیئر خبردار اگر تم نے اپنے منہ سے یہ بکواس بات آئندہ کی تو تم مجھے ابھی پوری طرح جانتے نہیں تمھیں کیا لگتا ہے تمہاری ان گھٹیا حرکتوں سے میں مان جاؤں گی تم مجھے میرے ماما پاپا کے جیسے اپنی چکنی چپڑی باتوں میں نہیں پھنسا سکتے اچھی طرح جانتی

ہوں تمہارا مقصد تم جیسے لڑکوں کو بس اپنے نفس سے مطلب ہوتا ہے ایک دفعہ لڑکی کو استعمال کرلو اسکے بعد چھوڑ---

!بس----

ارحم کی لال انگارہ ہوتی نگاہیں سے عائزہ کو خوف محسوس ہوا تھا---

ارحم نے آگے بڑھ کے عائزہ کا منہ دبوچا تھا

خبردار اگر اب تم نے اپنی اس زبان سے اب اگر ایک لفظ مزید نکالا---

!کیا لگا تھا تمھیں کہ اس وجہ سے تم سے شادی کررہا ہوں ہمم چچ افسوس

تم کیا لگتا ہے کہ عائزہ قریشی کے تمہاری قربت کے لیے ارحم خان انصاری مرراہا ہے ہمممم؟؟

تم اپنی اس خوبصورتی سے پوری دنیا کو دیوانہ بناسکتی ہو لیکن ارحم خان انصاری کو نہیں اور ٹھیک کہا تم نے کے ایک مقصد کے تحت تم سے شادی کررہا ہوں لیکن وہ مقصد تمھیں اپنی سہاگ رات والے دن ہی بتاؤں گا---

چچ چھوڑو مم مجھے ---

عائزہ درد سے کراہتی ہوئی بولی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے ---

صرف دو دن دو دن کے بعد تم میری دسترس میں ہوگی میری ملکیت ہوگی روک سکتی ہو تو روک کے دکھاؤ مجھے اب ---

اور اسکا منہ ایک ہی جھٹکے سے چھوڑا تھا ---

ارحم خان انصاری تم ایک گھٹیا نیچ اور بے غیرت مرد ہو گھن آتی ہے تم سے میں کسی " صورت تم سے شادی نہیں کروگی سنا تم نے "

عائزہ اس بار آہستہ آواز میں چبا چبا کے بولی تھی ---

فکر مت کرو جان سہاگ رات والے دن تمھیں تمہارے میعار کا ہی بن کردکھاؤں گا الٹی "

گنتی گننا شروع کردو عائزہ قریشی اوپس !سوری ہونے والی مسسز ارحم خان انصاری ----

!!!خیال رکھو میری جان اپنا

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسپر اچھالتا وہ روم سے باہر نکل گیا تھا ---

****

راحیل صاحب نے جب عائزہ کو دیکھا تو اپنی جگہ

لڑکھڑا کے رہ گئے تھے جبکے ہاجرہ بیگم کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے ارمغلان جو کے

ابھی گھر آیا تھا شور کی آواز سن کے اوپر گیا تو ساکت رہ گیا تھا لہذا انھوں نے ایک منٹ

اور ضائع کیے بنا عائزہ کو گاڑی میں ڈالا تھا اور گاڑی فراٹے بھرتے ہوئے نکلی تھی ---

ہاسپٹل پہنچ کے فوری طور پہ عائزہ کو انڈر آبزرویشن رکھا گیا تھا کیوں کے اسکا خون کافی مقدار میں ضائع ہوچکا تھا اور ڈاکٹرز کے مطابق او۔ نیگیٹو بلڈ کا ارینج کرنا ضروری تھا ورنہ عائزہ کی جان کو خطرہ تھا راحیل صاحب اور ارمغلان انتہائی پریشان تھے جب سے ارمغلان گھر آیا تھا کوئی نا کوئی بات ہوہی رہی تھی نمل اور ہاجرہ کا رو رو کے برا حال تھا راحیل صاحب کو یکایک اچانک ارحم کا خیال آیا وہ اپنا نمبر انکو نوٹ کروا گیا تھا اور انکی فیملی میں سے کسی کا او۔ نیگیٹو بلڈ نہیں تھا لہذا راحیل نے بنا وقت ضائع کیے ارحم کو کال کی ---

اسلام و علیکم انکل

وعلیکم اسلام

راحیل صاحب کی رندھی ہوئی آواز سن کے ارحم بے چین اور پریشان ہوگیا تھا

انکل کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نا؟؟

اور کوئی پریشانی کی کوئی بات تو نہیں ہے؟

بیٹا عائزہ نے سوسائڈ کرنے کی کوشش کی ہے اور ابھی آنڈر آبزرویشن میں ہے او نیگیٹو بلڈ کی ضرورت ہے --

ورنہ ---

ورنہ کیا انکل

ارحم کی آنکھیں پل بھر میں لال انگارہ ہوئیں تھیں

ورنہ عائزہ کی جان کو خطرہ ہے ---

یہ بات سن کے نجانے کیوں اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ---

آرہا ہوں میں انکل ڈونٹ وری آپ ایڈریس مجھے ٹیکسٹ کردیں ---

کہہ کے اسنے فون کاٹا اور پورچ کی جانب دوڑ لگائی تھی ----

کچھ ہی دیر میں ارحم پہنچ چکا تھا اور وہاں موجود سبھی افراد کو اسنے حوصلہ دیا تھا انکی ہمت بڑھائی تھی ---

ایکسوزمی آپ لوگوں سے ہم نے کچھ ہی وقت پہلے او نیگیٹو بلڈ ارینج کرنے کا کہا تھا آپ نے کیا کیا؟؟

ارحم قدم با قدم ڈاکٹر کے قریب جاکھڑا ہوا تھا اسکی لال انگارہ آنکھیں جس میں کسی کو کھو دینے کا ڈر واضح طور پہ دیکھا جاسکتا تھا

ایک پل تو ڈاکٹر کو اسکی وحشت زدہ آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا ---

ڈاکٹر میرا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے جتنا چاہیں لے لیں لیکن یاد رہے عائزہ کو کسی صورت کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے ورنہ میں اگلے منٹ میں کیا کر جاؤں مجھے خود نہیں پتا اسکی اس قدر جنونیت پہ سبھی حیران تھے ارحم خود نہیں جانتا تھا کہ عائزہ کے معاملے میں اسکا لہجہ کیوں شدت اختیار کرجاتا تھا لیکن وہ ہر بار اس بات کو جھٹلا دیتا تھا کہ وہ اس سے محبت

کرنے لگا ہے شاید وہ خود اس بات کو ماننے سے انکاری تھا یا پھر اس تھپڑ کا اثر اب بھی باقی تھا جو ان دونوں کے درمیان نفرت کا سبب تھا۔۔۔

اور ایک بات کہ اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ میں نے اسے بلڈ دیا ہے از ڈیٹ کلئیر؟

Is that clear?

یس سر

ڈاکٹر نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا جیسے وہ اسے ابھی نگل جائے گا۔۔۔۔

ارحم نے اپنا ایک ہاتھ راحیل کے کندھے پہ رکھا تھا تسلی دیتا ہوا روم کی جانب بڑھ گیا تھا

۔۔۔

ارحم نے خون دے دیا تھا اور صد شکر کے عائزہ کی جان بچ گئی تھی ورنہ مزید دیر پہ عائزہ کی جان بھی جاسکتی تھی۔۔

عائزہ کو کسی صورت ارحم سے کوئی رشتہ رکھنا گوارا نا تھا کجا کے شادی کرنا اس لیے اسنے ایک ہی نہیں اپنے دونوں ہاتھوں کی کلائیوں کو کاٹنے پہ اکتفا کیا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے وہ اب ؟؟

ارحم بے چینی سے آگے بڑھا تھا

اسکے پیچھے ہی ہاجرہ اور راحیل بھی موجود تھے

ارمغلان ابھی نمل کو گھر چھوڑنے گیا تھا کیوں کے اسکا رو رو کے برا حال تھا عائزہ کی وجہ سے لہذا ہاجرہ بیگم نے اسے زبردستی ارمغلان کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ آرام کرسکے لیکن جب عائزہ کو ہوش آیا تب وہ اس سے ملی تھی اور عائزہ نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ ٹھیک ہے اسی لیے وہ گھر جانے پہ راضی ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہنوز چھت کو گھورنے میں مصروف تھی کہ اچانک کوئی زور سے دروازہ کھول کے داخل ہوا تھا اور اندر سے دروازہ لاک کیا تھا ---

وہ جانتی تھی کون ہے لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ بنی لیٹی رہی تھی ---

وہ اسکی جانب آیا اسنے ایک نظر اسپر ڈالی تو اسکی آنکھیں لال انگارہ ہورہی تھیں وہ مزید اسکی جانب نا دیکھ سکی تو فورا نظریں جھکا گئی اور اسکی یہی ادا اسکو گھائل کرنے کے لیے کافی تھی ---

اچانک ہی وہ بیڈ پہ دونوں اطراف پہ ہاتھ رکھے اسپر جھکا تھا ---

اسکی اس حرکت پہ وہ بوکھلا اٹھی تھی ----

تمہاری ہمت کیسے ہوئی خود کو نقصان پہنچانے کی ہاں کیوں کی ایسی حماقت کیا تم جانتی " نہیں کہ خودکشی حرام ہے اسلام میں اور تم حرام موت مرنے چلی تھی "

بولو جواب دو ڈی گریٹ عائزہ قریشی چپ کیوں ہو ویسے تو پٹر پٹر زبان چلتی ہے تمہاری

ارحم نے کہا تھا ---

تو اور کیا کرتی میں ارحم خان انصاری میرے ماں باپ کو تو تم نے ایسے شیشے میں اتارا " ہے کہ وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں یوں لگتا ہے میں انکی بیٹی نہیں تم بیٹے ہو انکے ---

عائزہ نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا ---

جبکے ارحم اسکی بات پہ ہنسا تھا ---

بھئی جان داماد بھی تو بیٹے جیسے ہی ہوتا ہے نا

ارحم نے اسکی جانب آنکھ مارتے ہوئے کہا جبکے عائزہ اسکی بات پہ سلگ ہی اٹھی تھی ---

ڈونٹ یو ڈیئر خبردار اگر تم نے اپنے منہ سے یہ بکواس بات آئندہ کی تو تم مجھے ابھی پوری طرح جانتے نہیں تمھیں کیا لگتا ہے تمہاری ان گھٹیا حرکتوں سے میں مان جاؤں گی تم مجھے میرے ماما پاپا کے جیسے اپنی چیکنی چپڑی باتوں میں نہیں پھنسا سکتے اچھی طرح جانتی ہوں تمہارا مقصد تم جیسے لڑکوں کو بس اپنے نفس سے مطلب ہوتا ہے ایک دفعہ لڑکی کو استعمال کرلو اسکے بعد چھوڑ ---

!بس ----

ارحم کی لال انگارہ ہوتی نگاہیں سے عائزہ کو خوف محسوس ہوا تھا ---

ارحم نے آگے بڑھ کے عائزہ کا منہ دبوچا تھا

خبردار اگر اب تم نے اپنی اس زبان سے اب اگر ایک لفظ مزید نکالا ---

!کیا لگا تھا تمھیں کہ اس وجہ سے تم سے شادی کررہا ہوں ہمم چچ افسوس

تم کیا لگتا ہے کہ عائزہ قریشی کے تمہاری قربت کے لیے ارحم خان انصاری مررہا ہے ہممم ؟؟

تم اپنی اس خوبصورتی سے پوری دنیا کو دیوانہ بنا سکتی ہو لیکن ارحم خان انصاری کو نہیں اور ٹھیک کہا تم نے کے ایک مقصد کے تحت تم سے شادی کررہا ہوں لیکن وہ مقصد تمھیں اپنی سہاگ رات والے دن ہی بتاؤں گا ---

چچ چھوڑو مم مجھے ---

عائزہ درد سے کراہتی ہوئی بولی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے ---

صرف دو دن دو دن کے بعد تم میری دسترس میں ہوگی میری ملکیت ہوگی روک سکتی ہو تو روک کے دکھاؤ مجھے اب ---

اور اسکا منہ ایک ہی جھٹکے سے چھوڑا تھا ---

ارحم خان انصاری تم ایک گھٹیا نیچ اور بے غیرت مرد ہو گھن آتی ہے تم سے میں کسی " صورت تم سے شادی نہیں کروگی سنا تم نے "

عائزہ اس بار آہستہ آواز میں چبا چبا کے بولی تھی ---

فکر مت کرو جان سہاگ رات والے دن تمھیں تمہارے میعار کا ہی بن کر دکھاؤں گا الٹی " گنتی گننا شروع کردو عائزہ قریشی اوپس ! سوری ہونے والی مسسز ارحم خان انصاری ----

!!!خیال رکھو میری جان اپنا

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسپر اچھالتا وہ روم سے باہر نکل گیا تھا ---

انکل ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟؟

ارحم جو ابھی ابھی عائزہ سے مل کے آرہا تھا راحیل سے ڈاکٹر کو بات کرتے دیکھ پوچھنے لگا تھا---

کچھ نہیں بیٹا بس کہہ رہے ہیں کہ زیادہ خون نکلنے کی وجہ سے نقاہت ہوگئی ہے لہذا اسکا مزید دھیان رکھنا ہے دوا اور کھانا وغیرہ وقت پہ دینا ہے کچھ ہی دیر میں روم میں شفٹ کردیا جائے گا اسے اب خطرے سے باہر ہے الحمد اللہ---

ٹھیک ہے انکل آپ دونوں جاکے مل آئیں میں یہی ہوں باہر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دیجیئے گا---

ٹھیک ہے بیٹا شکریہ---

راحیل بولے

انکل کیسی بات کرتے ہیں بیٹا بھی کہتے ہیں اور شکریہ بھی آپ دونوں بے فکر ہو کے جائیں یہی ہوں میں ---

ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ---

کیسی ہو میری بچی ---

ماجرہ نے آگے بڑھ عائزہ کے سر پہ اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ---

آپ جانتی ہیں کہ کیسی ہوں پھر بھی پوچھ رہی ہیں موم؟؟

رہنے دو ہاجرہ اب یہ بہت بڑی ہوگئی ہے اتنا بڑا فیصلہ لینے سے پہلے سوچا بھی نہیں کہ بوڑھے ماں باپ کا کیا ہوگا ---

ہاجرہ کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی ---

جبکہ عائزہ کے آنسو تو متواتر بہہ رہے تھے

آپ جانتے ہیں ڈیڈ میں نے یہ انتہائی قدم کیوں اٹھایا ہے اگر آپ اپنا فیصلہ بدل دیتے تو آج یہ سب نا ہوتا ---

عائزہ نے بے رخی سے کہا

میرا فیصلہ اب بھی وہی ہے چاہے تم کچھ بھی کرلو شادی تو تمہاری ارحم کے ساتھ ہی ہوگی ----

راحیل نے سرد لہجے میں کہا اور وہاں سے نکل گئے تھے ---

موم آپ بھی جائیں آخرکار آپ بھی تو ان کہ بیوی ہیں انکے فیصلے کی خلاف ورزی کیسے کرسکتی ہیں ---

عائزہ نے درشتی سے کہا تو ہاجرہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے راحیل کے پیچھے ہی باہر نکل گئیں تھیں ---

انکل آنٹی ---

ارحم نے ان دونوں کو بلایا

جی بیٹا ---

آپ سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں پلیز نا مت کیجئے گا

ہاں ہاں بیٹا بولو تم نے میری بچی کی جان بچائی ہے اسکے بدلے جو بولو گے پورا کرنے کو تیار ہوں میں ---

انکل آنٹی آپ لوگ میرے ماما پاپا جیسے ہیں میرے لیے دراصل میں چاہتا ہوں کے دو دن کے بعد جب عائزہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوجائے میرا اور عائزہ کا نکاح ہوجائے سادگی سے ہی اور رخصتی بھی اسی دن ہی ہوجائے ---

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا مگر اتنی جلدی سب کیسے اور عائزہ کیسے مانے گی ---

ہاجرہ بولیں

آنٹی آپ کو مجھ پہ یقین ہے نا بس آپ اسکی فکر مت کریں یہ سب میں اسی کے لیے کہہ رہا ہوں دراصل میں نکاح کچھ ہی دنوں بعد عائزہ کو آوٹ آف کنٹری گھمانے لے جاؤں گا ویسے بھی وہاں ڈیڈ ہیں اور انکا بزنس وہ وائنڈ اپ کر کے یہی آنا چاہتے ہیں اسی بہانے عائزہ کی ڈیڈ سے ملاقات ہوجائے گی اسکا دل بھی بہل جائے گا میرا وعدہ ہے آپ سے کے اسے خوش رکھوں گا اسے اور ہر پل اسکی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کے کروں گا

ارحم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تو وہاں موجود سبھی افراد یعنی ہاجرہ، راحیل، ارمغلان اسکی بات سے متفق ہوئے تھے ---

عائزہ کو آئے ہوئے دو دن گزر چکے تھے لیکن آج اسکا نکاح تھا وہ اس بات سے غافل تھی ابھی وہ فریش ہو کے باہر نکلی تھی کہ ہاجرہ اور راحیل کو اپنے کمرے میں دیکھ کے ٹھٹکی تھی ---

موم ڈیڈ آپ لوگ یہاں؟؟

ہاں بیٹا وہ دراصل کچھ بات کرنی تھی تم سے

جی بولیں ---

بیٹا وہ دراصل ابھی دو گھنٹوں کے بعد تمہارا نکاح ہے ارحم سے ---

ہاجرہ نے ڈرتے ڈرتے ہوئے کہا مبادا کہ پھر ہی کوئی نقصان نا پہنچا لے آپنے آپکو ---

اور عائزہ پہ یہ خبر گویا بم بن کے گری تھی ---

وہ دونوں اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے کی کوشش کررہے تھے ---

ٹھیک ہے منظور ہے مجھے لیکن میری ایک شرط ہے ---

کیسی شرط راحیل بولے تھے ---

وہ میں وقت آنے پہ بتاؤں گی ---

ٹھیک ہے بیٹا راحیل نے آگے بڑھ کے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرنا چاہا تھا لیکن وہ پیچھے ہٹ کے کھڑی ہوگئی تھی ----

موم آپ کپڑے بھجوا دیجیے گا نجمہ آنٹی کے ہاتھوں تیار ہوجاؤں گی میں ---

لیکن بیٹا بیوٹیشن؟

اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میرے اپنے ہاتھ ہیں ہوجاؤں گی آپ دونوں کو برا نا لگے تو کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں میں ---

اس نے دو ٹوک کہا تھا ---

ان دونوں کے جانے کے بعد اسنے کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کردیا تھا ---

آنسو تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے بہرحال اسنے ایک سخت فیصلہ لے لیا تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ اس فیصلے کو آخر کب تک نبھا پاتی ہے---

نکاح کی تقریب شروع ہو چکی تھی نمل نے بلیک کلر کا فراک زیب تن کیا تھا جس پہ پہ ریڈ کلر کا ہلکا پھلکا کام ہوا تھا اسنے اپنے لمبے بال کھلے چھوڑے تھے جبکے میک اپ میں اسنے ہونٹوں پہ ریڈ کلر کی لپ اسٹک کے ساتھ مسکارا اور کاجل لگایا تھا اور کانوں میں بڑے بڑے بلیک اور ریڈ کلر کے آویزے پہن رکھے تھے ساتھ ہی بلیک کلر کی ہیل پہن رکھی تھی ---

وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

وہ عائزہ کو دیکھنے آئی تھی کہ تیار ہوئی کے نہیں جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا بے ساختہ اسکے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا کیوں کے عائزہ ریڈ کلر کے ہی فراک میں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی ---

عائزہ نے اسے دیکھا تو ایک نظر مسکرائی تھی بہت پیاری لگ رہی میری بہن ماشاءاللہ ارحم بھائی تو گئے آج نمل نے ہنستے ہوئے کہا جبکے عائزہ کا حلق تک کڑوا ہوگیا اسکا نام سن

کے چلو چلیں موم ڈیڈ ویٹ کررہے ہیں اور سب گیسٹ بھی آگئے ہیں ارحم بھائی بھی آنے والے ہوں گے ---

عائزہ نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا ---

وہ سب لوگ ہال پہنچ چکے تھے ارحم کے ساتھ یزدان اور عائشہ بھی تھے ---

ارحم نے وائٹ کلر کے شلوار قمیض کے اوپر بلیک کلر کی واسکٹ پہن رکھی تھی جس میں وہ بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا جبکہ یزدان نے بلیک کلر کے شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کلر کا کوٹ پہنا تھا جو اسکی سحر انگیز شخصیت پہ کافی سوٹ کررہا تھا ---

عائشہ نے سکائے بلیو کلر کا لانگ فراک پہنا تھا ساتھ ہی بالوں کا پف بنائے وائٹ کلر کی ہیل پہنے کانوں میں وائٹ بلیو کلر کی بالیاں پہنے ساتھ ہی آنکھوں پہ مسکارا لگائے آنکھوں

میں کاجل ڈالے اور ہونٹوں پہ پنک کلر کا لپ گلوس لگائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

راحیل صاحب نے جب یزدان کو دیکھا تو کافی حیران ہوئے پھر ارحم نے جب اسکا انٹرو کروایا اور عائشہ کا بھی تو چپ ہوگئے کیوں کے وہ نہیں چاہتے تھے کہ نکاح میں کسی قسم کی کوئی بدمزگی ہو۔۔۔

یزدان نے جب نمل کی جانب دیکھا تو چند پل ساکت رہ گیا تھا آخر کوئی اس قدر حسین کیسے ہوسکتا ہے بھلا؟؟
لیکن اگلے ہی پل وہ ناولوں کی دنیا سے واپس حقیقی دنیا میں آیا اور ایک خطرناک مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا احاطہ کرلیا تھا۔۔۔

نمل عائزہ کی بہن تھی اب تو اسکا کام اور بھی آسان ہوگیا تھا بس اسے موقع کا انتظار تھا

نمل خود پہ اسکی لودیتی نظریں خود پہ محسوس کرسکتی تھی عائشہ نے اسے بتایا کہ یزدان اور ارحم بیسٹ فرینڈز ہیں جسے سن کے نمل کو تسلی ہوئی تھی جبکے ارمغلان کے تو جیسے پاؤں ہی زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے عائشہ کو دیکھنے کے بعد وہ بھی جان چکا تھا کہ عائشہ یزدان کی بہن ہے جبکے عائشہ اسکے گھور کے دیکھنے پہ کافی نروس ہورہی تھی ہتھیلیاں پسینے سے تر تھیں ---

نمل کا دل آج ایک الگ ہی لے پہ ڈھڑک رہا تھا اوپر سے یزدان اپنی بھوری آنکھوں کے ذریعے اسکی ننھی سی جان کو ہلکان کررہا تھا ---

بلاآخر وہ لمحہ آہی گیا تھا جب عائزہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ارحم کے نصیب میں لکھی جاچکی تھی اور ارحم اسکے نصیب میں ---

عائزہ قریشی آپکا نکاح ارحم خان انصاری کے ساتھ باعوض حق مہر پچاس لاکھ روپے طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟ ؟

جی قبول ہے ---

تین دفعہ کہہ کے اسنے کانپتے ہاتھوں سے سائن کردیئے تھے ---

اسکے لہجے میں کوئی لڑکھڑاہٹ نا تھی ---

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا ---

عائزہ ارحم کے ہمراہ چلتی ہوئی آئی تھی ایک نظر اسنے سب کی جانب دیکھا اور پھر نمل ہاجرہ امغلان کے گلے لگی تھی ---

لیکن راحیل کے نہیں اس سے پہلے راحیل اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے وہ بدک کے پیچھے ہٹی جب کے ارحم اور باقی سب دیکھ کے حیران ہوئے تھے ---

میں نے کہا تھا آپ سے کہ نکاح سے پہلے کہ میری ایک شرط ہے ---

جبکے سب اپنی سانس روکے وہاں کھڑے تھے ---

میری یہی شرط ہے کہ آج سے ابھی سے میرا مسٹر راحیل قریشی سے کوئی تعلق نہیں ہے اس گھر میں صرف میری ماں میری بہن بھائی ہیں میرا کوئی باپ نہیں ہے ---

عائزہ نے لال آنکھیں سے جن سے آنسو نکل رہے تھے راحیل کی آنکھوں میں گاڑھتے ہوئے کہا ---

جب کے سب اسکا یہ فیصلہ سن کے شاکڈ تھے ارمغلان کو اسکی اس بات پہ کافی غصہ آیا تھا ---

یہ کیا بکواس ہے عائزہ ڈیڈ سے کیسے بات کررہی ہو تم اور کس لہجے میں بھول گئی ہو کیا باپ ہیں ہمارے ---

تم لوگوں کے ہیں میرے نہیں میں انکے لیے اور یہ میرے لیے اسی دن مر گئے تھے جس دن انھوں نے اس شخص سے میرا رشتہ جوڑنے کی بات کی تھی ---

عائزہ زہر خند لہجے میں ارحم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ---

یہ کہہ کے وہ رکی نہیں تھی نکلتی چلی گئی تھی ---

انکل آپ پریشان نا ہوں وہ پاگل ہے نا سمجھ ہے میں سمجھاؤں گا اسے آپ سے بس ناراض ہے ---

ارحم نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

بیٹا ارحم پلیز تم اسکے پیچھے جاؤ کہیں خود کو کچھ کرنا لے ---

راحیل نے ضبط سے کہا تھا ---

جبکے ارحم شرمندہ سا اسکے پیچھے بھاگتا ہوا نکلا تھا ---

ڈیڈ ڈیڈ آپ ٹھیک ہیں نا؟؟

امغلان راحیل کو سہارا دینے کے لیے آگے بڑھا تھا جبکے نمل کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے جو نجانے کیوں یزدان کے دل میں چبھ رہے تھے ---

عائشہ اسے سہارا دے رہی تھی ---

بیٹا میں ٹھیک ہوں چلو گھر چلو ---

راحیل نے کہا تو سب کو جیسے سکون ہوا تھا ---

عائش تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ مجھے کچھ کام ہے میں کچھ ٹائم میں گھر آجاؤں گا اوکے ---

اوکے بھائی عائشہ نے کہا اور گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی ----

جبکہ نمل لوگ بھی گھر کے لیے نکل چکے تھے ---

عائزہ چپ چاپ ارحم کی گاڑی میں بیٹھی تھی عائزہ کو ٹھیک دیکھ کے اسے سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔

ایک گھنٹے کے بعد وہ خان ولا پہنچ چکے تھے وہ چپ چاپ گاڑی سے نکلی اور آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

ارحم اسکے پیچھے ہی گیا تھا۔۔۔

حماد۔۔۔جو کے ارحم کا ملازم تھا۔۔۔

جی سر میم میرا کمرہ دکھا دو اور کھانے کا بھی پوچھ لینا ان سے مجھے کچھ کام ہے لہذا میں آتا ہوں کچھ دیر میں۔۔

جی بہتر صاحب ---

کہہ کے وہ نکل گیا تھا ---

میم ---

عائزہ جو ٹی وی لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی تھی متوجہ ہوئی ---

آئیں آپ کو آپ کا کمرہ دکھا دوں ---

عائزہ چپ چاپ اسکے پیچھے چل دی تھی ---

وہ ڈھرکتے دل کے ساتھ اسکی سیج سجائے بیٹھی تھی سرخ رنگ کا فراک جس پہ گولڈن کلر کا نہایت ہی نفیس طریقے سے کام ہوا تھا لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ پارلر سے تیار نا ہوئی تھی اسکی ضد کے سامنے سبکو ہار ماننا پڑی تھی

گلابی ہونٹوں کو سرخ رنگ سے رنگا گیا تھا جو اس وقت قہر ڈھا رہے تھے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر اور پلکوں پہ مسکارا وہ مکمل دلہن لگ رہی تھی جیولری میں اسنے ہلکا سا سیٹ زیب تن کیا تھا جس پہ ریڈ اور گولڈن کلر کے چھوٹے چھوٹے نگ لگے ہوئے تھے ---

اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا دل کررہا تھا اونچی اونچی روئے چیلائے لیکن افسوس کوئی اسکی آہ سننے والا نا تھا یہاں ---

اسنے ایک نظر اسکے روم کی جانب دوڑائی جو نہایت کشادہ اور عالیشان تھا ---

اسکی طبیعت ابھی بھی سنبھلی نہیں تھی لہذا اسنے بیڈ کراؤن سے ہی ٹیک لگا لی تھی

ابھی اسکی آنکھ لگے بامشکل دس منٹ ہی گزرے تھے کے اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی

اسنے جھٹ سے آنکھیں واکیں تو وہ ستمگر اپنی بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا تھا وہ قدم با قدم چلتا اسکی جانب آرہا تھا---

جیسے جیسے وہ اسکی جانب بڑھ رہا تھا اسکی دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی تھی --

اسکے قریب پہنچ کے وہ رکا---

" ویلکم مسز عائزہ ارحم خان انصاری ان ٹو مائے لائف "

Welcome Misses Ayeza Khan Ansari into My life!!!

ارحم نے مسکراہٹ ہوئے کہا تھا

یہ ناٹک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں سمجھے اور مجھے تمہاری اس گھناؤنی شکل سے بھی نفرت ہے سو نکلو یہاں سے ابھی کے ابھی

وہ کہہ کے اسکے سامنے آکھڑئی ہوئی تھی

ارے ارے ایسے کیسے مجھے میرے ہی کمرے سے نکلنے کو کہہ رہیں ہیں بیگم ڈیٹس ناٹ فیر جان ---

اچھا ٹھیک ہے تم نہیں دفع ہو گے یہاں سے تو میں چلی جاتی ہوں ---

کہہ کے عائزہ نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اس سے پہلے وہ باہر نکلتی ارحم اسے بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچ چکا تھا ---

اسنے فوراً اپنے دونوں ہاتھ اسکے چوڑے سینے پہ رکھ کے فاصلہ قائم کیا البتہ اسکا بازو ابھی بھی اسی کی گرفت میں تھا ---

اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتا اسکی نظر اسکے ہاتھوں پہ پڑی جو مہندی سے خالی تھے --

زی یہ کیا تم نے مہندی نہیں لگوائی کیا؟

ارحم نے پوچھا

اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا ویسے بھی یہ کوئی لو میرج نہیں ہے میرے لیے یہ شادی شادی ہی نہیں ہے صرف ایک سمجھوتہ ہے جو میں نے ناچاہتے ہوئے مجبور ہو کے کیا ہے اس لیے مہندی کیوں لگواتی ---

اب ویسے بھی تمہارا بدلہ پورا ہوگیا ہے نا تو پلیز مجھے طلاق ---

اس سے پہلے کہ عائزہ اپنا جملہ مکمل کرتی وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے اپنے اس قدر قریب کرچکا تھا کہ اسکی دل کی ڈھرکن اسے باآسانی سنائی دے رہی تھی جو اس وقت ایک سو بیس کی رفتار پکڑے ہوئی تھی ---

ایک مرتبہ پھر سے اسکو پیچھے دھکیلتی وہ جانے لگی جب ارحم نے بے دردی سے اس کی دونوں کلائیوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لے کے اسکی پشت سے پیچھے کی جانب لگا دیا جن پہ ابھی بھی پٹی موجود تھی اسکی سخت گرفت پہ وہ کراہ اٹھی تھی۔

خبردار آئندہ ایسا کوئی لفظ بھی اپنی زبان سے نکالا تو تمہاری ٹانگیں توڑ کے تمہارے ہاتھ میں دے دونگا مذاق سمجھا ہوا ہے تم نے شادی کو ہاں ---

وہ اتنی اونچی آواز میں ڈھارا کے عائزہ کو اپنے کان کے کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے اور اسکی سرخ آنکھوں سے اسے وحشت ہونے لگی تھی ---

اتنی سخت گرفت ہونے کے باعث آنسوؤں کے ساتھ اسکی کلائیوں سے خون رسنے لگ تھا اور دل سوکھے پتے کی مانند دھڑکنے لگا تھا آج سہی معنوں میں عائزہ کو ارحم سے خوف محسوس ہوا تھا اس سے پہلے کے ارحم اسے مزید کچھ کہتا وہ ہر اک چیز سے بے نیاز وہ

شدید قسم کی کمزوری اور کلائیوں سے خون ضائع ہوجانے پہ اسکی بانہوں میں جھول گئی تھی --

عائزہ؟؟

عائزہ؟؟

ہیے میری جنگلی بلی آنکھیں کھولو کیا ہوا تمھیں وہ پریشانی سے اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا تھا ---

اسنے اسے بیڈ پہ لیٹاتے ہوئے ڈاکٹر کو کال کی تھی ---

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اسے چیک کرنے آچکا تھا ---

کچھ نہیں ہے دراصل یہ شدید قسم کے سٹریس اور خون ضائع ہوجانے کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی ہیں اور اوپر سے یہ بہت ویک ہے انکو پراپر ڈائیٹ کی ضرورت ہے انکا خیال رکھیں ورنہ انکا نروس بریک ڈاون ہوسکتا ہے جسکی وجہ سے انکی جان جاسکتی ہے

اور ایک بات اور جس طرح کے فیز سے یہ گزر رہی ہیں انکو بہت نرمی اور محبت کی ضرورت ہے کوشش کریں کہ انکے ساتھ محبت سے پیش آئیں ابھی میں نے انکو انجکشن لگادیا ہے جلد ہی ہوش آجائے گا چلتا ہوں ---

اوکے ڈاکٹر اللہ حافظ ---

اللہ حافظ ---

ڈاکٹر کے جانے کے بعد اسنے حماد کو کھانا لانے کا کہا تھا اور خود بیڈ سے تھوڑا دور صوفے پہ بیٹھ کے لیپ ٹاپ پہ اپنی کچھ ضروری فائلز کسی کولیگ کو ای میل کرنے لگا تھا ---

حماد کھانے کی ٹرے ٹیبل پہ رکھ کے جاچکا تھا وہ اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کے اسکے ہوش میں آنے کا ویٹ کرنے اسکے پاس ہی بیڈ پہ جاکے بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا تھا ---

کتنی خوبصورت تھی وہ اسے یکاٹک دیکھے گیا ---

کتنی خوبصورت ہے میری جنگلی بلی اور سوتے ہوئے کتنی معصوم لگ رہی ہے ورنہ تو " پوری توپ ہے ---

وہ اسکی پلکوں کو اپنے ہاتھ سے چھوتا ہوا بولا تھا اور اپنا چہرہ اسکے تھوڑا اور قریب کرلیا تھا اسکے ایک ایک نقش کو اپنے ہاتھ سے چھورہا تھا ---

ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ میڈم سے پیار سے بات کریں اگر ابھی آنکھیں کھول لے نا اور مجھے اپنے اتنے قریب دیکھ لے تو مجھے تو یہ کچا چبا جائے گی ---

وہ کہہ کے خود ہی ہنس دیا تھا ---

اچانک ہی اسکی نظر اسکے خوبصورت گلابی ہونٹوں پہ گئی جو اس وقت لال تھے وہ اپنا اختیار کھوتا ان پہ جھکنے ہی والا تھا کہ عائزہ نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں اور اسکو اپنے اوپر جھکا دیکھ کے تو اسکی پوری کی پوری آنکھیں کھول گئیں ---

آہہ بے ہودہ گھٹیا انسان تم ابھی کیا کرنے والے تھے ---

عائزہ پوری قوت سے چیخی تھی

میری بیہوشگی کا فائدہ اٹھا رہے تھے ---

ارحم نے کاٹ دار نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا

عائزہ بی بی اگر مجھے بیہوشگی کا فائدہ اٹھانا ہوتا تو دو گھنٹے پہلے ہی اٹھا چکا تھا جب آپ میری بانہوں میں جھول گئیں تھیں ---

اور اب تو میرے پاس لائسنس بھی ہے وہ پاکٹ سے نکاح نامہ نکالتا ہوا اسکو دیکھاتا ہوا بولا

جس پہ عائزہ نے تنفر سے سر جھٹکا تھا ---

چلو اٹھو کپڑے چینج کرو فریش ہو کے کھانا کھاؤ ویسے بھی تم تھک گئی ہوگی ---

لیکن میرے کپڑے تو گھر ہیں پہنوں گی کیا؟؟

ہممم کوئی بات نہیں آج تم میرے کپڑے پہن کے کام چلا لو کل دونوں شاپنگ پہ چلیں گے اپنی مرضی سے سب لے لینا ---

او ہیلو خود کو دیکھا ہے اونٹ جیسے قد ہے تمہارا اور مجھے دیکھو اتنے کھولے ہو گے تمہارے کپڑے مجھے ---

عائزہ منہ بسورتی بولی

جبکہ ارحم کا منہ اسکے اونٹ کہنے پہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا ---

اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھا اور وڈرواب سے اپنا ایک بلیک ٹراوزر کے ساتھ بلیک شرٹ نکالی اور اسے تھمائی ---

چپ چاپ اندر چلی جاؤ ورنہ مجھے خود تمہارے کپڑے چینج کرنے میں کوئی پرابلم نہیں ہوگی ---

وہ مسکرا کے بے باکی سے بولا

جبکے عائزہ ہڑبڑا کے واشروم کی جانب بھاگی جبکے وہ مسکراتا ہو نفی میں سرہلا گیا تھا ---

دس منٹ کے بعد وہ باہر آئی تو اسکے کپڑوں میں وہ بالکل چھپ گئی تھی جبکے ارحم کو وہ کافی کیوٹ لگی تھی ---

یہاں آؤ اور یہ کھانا ختم کرو ---

نن نہیں مجھے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے مجھے --

وہ الگ بات ہے کہ اسے بہت بھوک لگی تھی غصے میں اسنے کچھ بھی نہیں کھایا تھا ---

وہ بیڈ پہ چڑھ کے بیٹھ گئی تھی اور کھانے کی ٹرے کو آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے دیکھ رہی تھی ارحم ٹرے کو پکڑتا ہوا اسکے پاس آیا ---

شرافت سے کھانا کھا لو میں جانتا ہوں بھوک لگی ہے تمھیں ورنہ جس طریقے سے میں نے کھانا کھلایا نا تو وہ طریقہ پسند نہیں آئے تمھیں وہ ذومعنی لہجے میں اسپر جھکا تھا ---

جبکے عائزہ کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں تھیں ---

تت تت کونسے حق سے تم یہ سب کروگے کک کوئی حق نہیں ہے مجھ پہ تمہارا ---

اسنے ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنے قریب کھینچا تھا کہ وہ سیدھا اسکے سینے سے سیدھا جاٹکرائی تھی ---

حق ہے میرا تمہارے وجود پہ تمہارے پور پور پہ صرف ادحم خان انصاری کا حق ہے اور یہی حق تم نے خود مجھے سونپا ہے وہ الگ بات ہے کیوں کے وہ حق میں ابھی نہیں لینا چاہتا کیوں کے کیا ہے نا جان اسکے انرجی ہونا ضروری ہے اور فلحال تم اس پوزیشن میں نہیں ہو تمہاری یہ ننھی جان ٹھیک ہونے کے باوجود میری شدتوں کو براداشت نہیں

کرسکتی اور ابھی تو تم پھر بیمار ہو اس لیے چپ چاپ میرے ہاتھ سے کھانا کھاؤ ورنہ اپنا حق وصول کرنے میں مجھے وقت نہیں لگے لگا اسکے ہونٹوں کو فوکس کیے وہ بولا تھا---

جس پر عائزہ کا چہرہ لہو رنگ جیسا لال ہوگیا تھا---
بب بھوک لگی ہے مجھے جلدی کھاؤ مجھے---

عائزہ نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا جس پہ ارحم نے بامشکل اپنے بے ساختہ امڈنے والے قہقہے کا گلا گھونٹا تھا----

اسے کھانا کھلانے کے بعد اسے میڈیسن زبردستی کھلائی میڈیسن کے زیرِ اثر وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی جبکے ارحم اس پہ کمفٹر ٹھیک کرتے ہوئے دوبارہ اپنے لیپ ٹاپ پہ کسی کام میں مصروف ہوگیا تھا---

****

وہ عجلت میں اوپر اپنے کمرے میں آئی تھی دماغ میں ابھی بھی عائزہ کی باتیں گردش کر رہی تھیں جس پہ اسے دکھ ہوا وہ اتنی لاتعلق اور بے حس کیسے ہو سکتی تھی یہی سوچتے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی ---

جیسے ہی اسنے اپنا ہاتھ اپنے کان کے قریب لے کے جانا چاہا اچانک ہی اسکے کمرے کی لائیٹ آف ہوئی اور تب ہی اسے اپنی کمر کے گرد کسی کی سخت گرفت کا احساس ہوا کسی کی اتنی جارحانہ گرفت وہ بھی اپنے کمر پہ محسوس کر کے نمل کانپ اٹھی تھی ---

تتتت تت کون ہو تم ؟

جبکہ مقابل کے چہرے پہ ایک خطرناک مسکراہٹ ابھرئی تھی ---

اتنی بھی کیا بے تابی ہے اگر ابھی بتادیا کہ میں کون ہوں تو وہ کیا ہے نا سسپنس ختم ہو جائے گا --

اور میں نہیں چاہتا کہ ہماری کہانی اتنی جلدی سب کچھ مکمل طور پہ واضح ہو جائے ---

دد دیکھو تت تم کک کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا ---

نمل کے لہجے میں خوف محسوس کر کے یزدان کے چہرے پہ ایک کمینگی مسکراہٹ بکھر گئی ---

نمل یزدان کی پرتپش سانسیں اپنی گردن پہ محسوس کر کے اپنی آنکھیں سختی سے میچ گئی --

میں نے اپنی پینتیس سالہ زندگی میں اتنا مکمل حسن نہیں دیکھا نمل قریشی تمہاری سزا یہی ہے کہ تم نے مجھ جیسے مرد کو بہکانے کی کوشش کی ہے ---

جبکے نمل اسکی باتوں میں الجھ کے رہ گئی کہ اسنے بھلا کب کسی کو بہکایا ہے ---

اور ویسے بھی تمہاری طرف سے میرے اور بھی کئی حساب کتاب نکلتے ہیں ---

اس سے پہلے نمل کچھ کرتی یزدان نے نمل کی مخصوص رگ کو دبایا اور وہ اسکی بانہوں میں جھول گئی تھی ---

نمل کو اپنے کندھے پہ ڈالتے ہوئے اسنے اپنا موبائل پاکٹ سے نکالا تھا ---

ہاں رحمٰن سنو کل صبح یہ خبر ٹی وی ٹویٹر فیسبک انسٹاگرام یوٹیوب پہ سب سے پہلی فہرست میں ہونی چاہیے کہ ڈی آئی جی راحیل قریشی کی سب سے چھوٹی بیٹی نمل قریشی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے اور وہ خود ایک پولیس والا ہونے کے بجائے اپنی بیٹی کی حفاظت نا کرسکا ---

اوکے سر ڈن سمجھیں کام ہوگیا ---

اور یزدان نے ایک نظر اپنے کندھے پہ ڈالی جہاں وہ دشمنِ جان ہوش و حواس سے بیگانہ تھی ہنستے ہوئے وہ سر کو نفی میں ہلاتا ہوا اسے اٹھائے آگے کی جانب بڑھ گیا تھا

صبح کے وقت عائزہ کی آنکھ خود پہ بوجھ محسوس کر کے کھلی تھی اور ساتھ ہی آنکھوں میں غصے کے شرارے پھوٹنے لگے تھے کیوں کے ارحم اپنی ایک ٹانگ عائزہ کی ٹانگ پہ رکھے اور اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے اور اپنا منہ عائزہ کی گردن میں دیئے سکون سے سورہا تھا ---

" ہٹو مجھ پر سے وزنی سانڈ "

اٹھو ورنہ میرا سانس بند ہوجائے گا

وہ اپنی جانب سے پوری کوشش کررہی تھی لیکن بے سود

ارحم جو کے عائزہ کے ساتھ ہی جاگ چکا تھا جان بوجھ کے تنگ کررہا تھا---

تھک ہار کے جب اسے امید کی کوئی کرن نظر نا آئی تو اسکی ہیزل آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور اس سے پہلے کہ وہ پلکوں کی بار توڑتے ارحم نے اپنے ہونٹوں سے ان آنسوؤں کو چن لیا تھا اور اسکے اس عمل پر عائزہ ساکت ہوگئی تھی---

تمھیں کس نے کہا کہ میری آنکھوں پر ظلم کرو؟؟

ارحم نے عائزہ کو اب مکمل اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا جبکے اب عائزہ نیچے اور اوپر ارحم تھا---

یہ تمہاری آنکھیں نہیں ہیں سمجھے میری آنکھیں ہیں میرا جو دل کرے گا وہ کروگی انکے ساتھ ---

نا نا جان کل رات والی بات بھول گئی کیا میری تم تمہارے وجود کے پور پور پہ ارحم خان انصاری کا حق ہے تو تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہ آنکھیں تمہاری ہیں جان ----

جبکے سچ تو یہ ہے کے تمہارا خود تمہارے وجود پہ اتنا حق نہیں ہے جتنا میرا ہے ---

ارحم نے خمار آلود لہجے میں کہتے ہوئے ایک شدت بھرا لمس عائزہ کی گردن پہ چھوڑا تھا ---

اور عائزہ اسکی اس حرکت پہ سٹپٹا کے رہ گئی تھی اور اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی جو کہ ناممکن سا تھا دل کی ڈھڑکن الگ ہی تیزی پکڑے ہوئی تھی ---

اس سے پہلے کہ ارحم مزید بھکتا عائزہ کے الفاظ نے اسے اشتعال دلا دیا تھا ---

گھٹیا نیچ انسان ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے چھونے کی صرف تمہاری وجہ سے میں نے " اپنے ڈیڈ سے بدتمیزی سے بات کی جانتے ہو انھوں نے میری آج تک ہر چھوٹی بڑی خواہش پوری کی ہے لیکن میں نے کیا کیا انکے ساتھ ہر تعلق رشتہ ختم کر آئی وہ بھی صرف تمہاری وجہ سے میں نے کہا تھا ان سے کہ یہ مت کریں ایسا تم یہ شادی مجھ سے صرف بدلہ لینے کے لیے کر رہے ہو لیکن نہیں نجانے تمنے انھیں ایسا کیا گھول کے پلایا "کہ بیٹی جھوٹی اور تم سچے لگنے لگے ---

بس !!! بہت کرلی بکواس تم نے عائزہ ---

اب میری سنو ---

جانتی ہو میری وجہ سے نہیں تمہاری اپنی وجہ سے یہ سب ہوا ہے چلو مان لیا میں نے بدلے میں آکے شادی کی لیکن میں نے تمہیں کب تمہارے گھر والوں سے تمھیں دور کیا ہاں؟ کب کہا تم سے کہ انکل سے بدتمیزی سے پیش آؤ --- یہ سراسر تمہاری ضدی طبیعت اور خود سری کا نتیجہ ہے جو تم بھگت رہی ہو سمجھی تم اب چپ چاپ اٹھو فریش ہو اور ناشتہ کر کے میڈیسن لو ---

وہ اسکے اوپر سے ہٹتے ہوئے بولا تھا ---

مجھے نہیں کرنا ناشتہ واشتہ نکلو تم یہاں سے جب سے میری زندگی میں آئے ہو زندگی برباد کر کے رکھ دی ہے میری ---

عائزہ غصے سے اٹھتی ہو واشروم کی جانب جاتے ہوئے بولی اس سے پہلے کہ وہ واشروم میں قدم رکھتی ارحم ایک ہی جست میں اس تک پہنچ چکا تھا اور اسے سختی سے دیوار سے پن کیا تھا دونوں بازوں اسکے اطراف میں رکھتے ہوئے ---

پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں کہ آئندہ کے بعد سے مجھ سے بدتمیزی سے پیش مت آنا " مجھے تم نہیں آپ کہہ کے مخاطب کرنا اور اگر میں نے تمھیں کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کرتے ہوئے دیکھا نا تو پھر جو حرکتیں میں کروں گا نا یقیناً نا وہ تمھیں پسند آئیں گی نا تم " !!!برداشت کرسکوگی اور آئندہ کے بعد میرے سامنے زبان تم کم چلاؤ گی گوٹ اٹ

وہ اسے وارننگ دیتا ہوا بولا ---

بات کرتے وقت اسکا چہرہ اسکے اس سے ایک انچ کے فاصلے پہ تھا
...جبکے عائزہ کا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا

اسکی اتنی سی قربت برداشت کرنا اسکے لیے مشکل تھا ----

سمجھ آئی بات؟

ارحم نے اسکی ہیزل آنکھوں میں کہا جن میں ہمشیہ اسے اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا تھا ---

جج جی آگئی ---

عائزہ کہہ کے فوراً جان چھڑانی چاہی تھی لیکن ارحم کا فلحال اسے چھوڑنے کا کوئی موڈ نا تھا ---

کک کک کیا کک کررہے ہیں پپ پی پلیز پیچھے ہٹیں مم مجھے بب بھوک لگی ہے ----

ارحم جو کے عائزہ کی گردن میں منہ دیئے اسکی خوشبو اپنے اندر اتارنے میں مصروف تھا اسنے اپنا چہرہ اسکے سامنے کیا---

کیا کہا تم نے کہ بھوک لگی ہے جبکہ ابھی تک تو آپ ناشتہ کرنے سے منع کررہی تھیں میڈم---

ارحم نے اسکے چہرے کے تاثرات جانچتے ہوئے کہا جو کے اسکی زرا سی قربت میں لہو رنگ جیسا ہوگیا تھا----

ہہ ہہ ہاں نا اب لگی ہوئی ہے پلیز چھوڑیں مجھے---

عائزہ نے اپنی لرزتی پلکوں کے ساتھ کہا---

اور ارحم اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کا رقص دیکھ کے مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی پیش رفت کرتا عائزہ اسکو دھکا دیتے ہوئے واشروم میں جا بند ہوئی تھی جبکہ ارحم مسکراتے ہوئے اپنے سر کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھیر کے رہ گیا تھا۔۔۔

نمل کی آنکھ صبح سات بجے جا کے کھلی تھی اسکا سر بھاری بھاری سا ہورہا تھا۔۔۔۔

رات کا منظر یاد کرتے ہوئے وہ فوراً سے بیڈ پہ سے اٹھی تھی۔۔۔

یہ ایک کشادہ کمرا تھا جہاں گرے اور وائٹ کلر کا پینٹ ہوا تھا جہاں کے ایک جہازی سائز بیڈ بھی موجود تھا ڈریسنگ کے سامنے وڈرواب اور ساتھ ہی واشروم تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے نجانے وہ کون تھا اور اسے کیوں اٹھا لایا تھا راحیل اور ہاجرہ کا سوچ سوچ اسکی جان نکلی جارہی تھی کہ نجانے اس سب کے بعد کیا حال ہوگا انکا اس محل نما کمرے میں رہ کے اسکو گھٹن ہورہی تھی ---

وہ ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی اور اپنی انگلیاں مڑور رہی تھی یہ جانے بنا کہ کوئی وہ کسی نظروں کے حصار میں ہے ---

اچانک ہی کوئی دروازہ کھول کے اندر آیا تھا ---

میم!!!

میڈ ناشتے کی ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر آئی تھی ---

یہ ناشتہ سر نے بھیجا ہے کہہ رہے ہیں ناشتہ کر کے میڈیسن کھا لیں ---

دفع ہو جاؤ تم بھی اور اپنے اس سر کو بھی بتا دو کہ میں ایک نوالہ بھی نہیں کھاؤں گی مجھے میرے گھر جانا ہے کیوں قید کر کے رکھا ہے مجھے یہاں آخر کس بات کی سزا دے رہا ہے وہ مجھے ---

نمل اب کی بار بپھری ہوئی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی ---

جبکہ یزدان اسکے غصہ ہونے پہ مسکرا دیا تھا ---

میم پلیز یوں نا کریں سر نے دیکھ لیا تو بہت غصہ کریں گے آپ پلیز ناشتہ کر لیں ---

میں نے تمھیں کیا کہا ایک بات کی کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا جاؤ یہاں سے ----

اس سے پہلے کہ میڈ کچھ اور بولتی یزدان وہاں آگیا تھا ---

تم جاؤ یہاں سے میں دیکھ لوں گا سب ---

میڈ سر کو اثبات میں ہلاتی اپنی جان بچاتی ہوئی باہر کی جانب بھاگی تھی ---

جبکے نمل اس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی جو اسکا امتحان لینے پہ تلا تھا نجانے کیا چاہتا تھا وہ اس سے ---

وہ پلٹا تھا اور اسے لگا تھا وقت رک سا گیا ہے اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا وہ شخص اسکے ساتھ ایسا کیسے کرسکتا تھا بھلا جس سے اسنے تب سے محبت کی تھی جب سے وہ خود محبت سے نا واقف تھی ---

یی یزدان لل لاشاری ---

ہاں ٹھیک کہا تمنے یزدان لاشاری

ککک کی کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟؟

اب کی بار نمل کی آنکھیں ضبط سے لال ہوچکی تھیں

یزدان قدم با قدم چلتا اسکے قریب آیا

کیوں لایا ہوں کس لیے لایا ہوں کس وجہ سے لایا ہوں یا میرا کیا مقصد تھا میرا تمہیں یہاں لانے کا یہ میں تمھیں بتاؤں گا لیکن وقت آنے پہ اب چپ چاپ یہ ناشتہ ختم کرو جلدی سے ---

اسنے اپنی بھوری آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا تھا جو اس وقت لال انگارہ ہوئی تھیں اسے اپنا آپ اسکی آنکھوں میں ڈوبتا ہی تو محسوس ہوا تھا ---

نن ن نہیں مم مجھے نہیں کرنا ناشتہ گھ گھر جانا ہے مجھے ---

گھر جانا ہے تمھیں ہاں ---

نمل کی بات پہ اشتعال عود کے آیا تھا اور وہ ڈھارا تھا جس سے نمل کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے ----

بہت شوق ہے نا تو دیکھو یہ ----

یزدان نے سامنے دیوار پہ لگا ٹی وی آن کیا تھا اور نیوز چینل لگایا اور بریکنگ نیوز دیکھ کے تو نمل کے اوسان ہی خطا ہوگئے تھے وہ اپنی جگہ پہ لڑکھڑائی تھی ---

"ناظرین آپکو آج کی اہم خبر سے آگاہ کرتے ہیں ڈی آئی جی کی بیٹی نمل قریشی کا کل رات ہی کڈنیپ ہوگیا ہے تفصیلات کے مطابق ابھی تک انکا کوئی سراغ نہیں ملا ہے اور اس سب کا ذمہ دار ڈی آئی جی راحیل قریشی کو ٹھرایا جارہا ہے جو خود ایک ہونہار اور قابل پولیس افیسر ہونے کے بجائے بھی اپنی بیٹی کا دفاع نا کرسکے "---

نمل کی آنکھوں سے آنسو بہل بہل کے بہہ رہے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسکے ساتھ ایسا ہوسکتا ہے ----

وہ دیوار سے لگے نیچے ہی بیٹھتی چلی گئی تھی کیا چاہا تھا اسنے اور کیا ملا اسے اسنے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا کہ یزدان اسے یوں ملے جب وہ زمانے بھر میں نشر ہوچکی تھی ---

یزدان ریموٹ سے ٹی وی آف کرتا اسکے پاس چلا آیا تھا اور اسکے قریب ہی نیچے بیٹھا تھا ---

اچانک ہی بے ساختہ اسکا ہاتھ اسکے گالوں پہ گیا تھا اور اسکے آنسو صاف کرنے لگا تھا اسکے آنسو اسے بے بس کررہے تھے وہ لڑکی اسکے لیے سراپائے امتحان بنی ہوئی تھی ----

اسکا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کرتے اسنے بری طرح اسکا ہاتھ جھٹکا تھا جو یزدان جو طیش دلا گیا تھا اسنے اپنی مٹھی میں اسکے سر کے بال جکڑے تھے جس پہ نمل کراہ کے رہ گئی تھی ----

تمھیں کیا لگتا ہے تمہارے یہ آنسو مجھے میرے مقصد سے روکیں گے --- ہمممم؟؟

کبھی نہیں کسی صورت نہیں تم نہیں جانتی کہ تمہارا پالا جس انسان سے پڑا ہے نا اسکے پاس دل نہیں ہے بلکہ یوں سمجھ لو کہ دل کی جگہ پتھر ہے سمجھ آئی تمھیں اس لیے تمھیں جو کہتا ہوں چپ چاپ کرتی جاؤ ورنہ مجھے انسان سے حیوان بننے میں ذرا برابر بھی دیر نہیں لگے گی ---

وہ جھٹکے سے اسکے بال چھوڑتا اٹھا تھا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا ----

****

راحیل اور ہاجرہ کو جب سے نمل کے کڈنیپ ہونے کی خبر ملی تھی گھر میں گویا کہرام مچ گیا تھا اور رہی سہی کثر صبح کی بریکنگ نیوز نے پوری کردی تھی ہاجرہ کا رو رو کے برا حال تھا جبکے راحیل بھی ابھی تک صدمے میں تھے ارمغلان طیش کے مارے گھر سے نکل گیا تھا اس کے دل و دماغ اس وقت ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی وہ جان چکا تھا کہ نمل کہاں ہے یہ بھی جانتا تھا اسکی بہن کا نام اچھالا گیا ہے اگر اسے واپس بھی لے آئے تب بھی لوگوں کی باتوں کا انکے طنز کا کیا جواب دے گا انکے منہ کیسے بند کروائے گا کیونکہ کے عورت اگر گھر سے ایک دفعہ نکل جائے تو معاشرہ دوبارہ اسے قطعی قبول نہیں کرتا ہے لہذا ارمغلان بدلے کی آگ میں جل رہا تھا یکایک اچانک ہی اسے ایک خیال آیا تھا اسکی لال ہوتی آنکھوں کے سامنے وہی ڈری سہمی ہرنی جیسی آنکھیں لہرائیں تھیں ---

عائزہ فریش ہوکے باہر نکلی تھی تو سامنے ہی ارحم کو کھڑے پایا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا ----

کیا؟ گھور کیوں رہے ہو؟؟

عائزہ نے آبرو اچکا کے پوچھا

کیوں نہیں گھور سکتا کیا بیوی ہو میری ---

جی ہاں بیوی تو ہوں لیکن زبردستی کی ---

چلو زبردستی کی ہی سہی بیوی تو ہو نا ---

بہت ہی کوئی ڈھیٹ انسان ہو تم تو ---

عائزہ نے ارحم کو گھورتے ہوئے کہا تھا

جو کے مسکرا رہا تھا ---

چلو نیچے ناشتہ کریں بھوک لگی ہے مجھے

ارحم بامشکل اسکے قیامت خیز سراپے سے نظریں چراتے ہوئے اسکا بازو پکڑے باہر نکل گیا تھا ---

ناشتے سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ عائزہ کی جانب متوجہ ہوا تھا ---

عائزہ ابھی مجھے آفیس کے لیے لیٹ ہورہا ہے اس لیے تمہارے لیے آفیس سے واپسی پہ میں خود شاپنگ کرتا ہوا آؤں گا ٹھیک ہے ---

کیا مطلب تمنے کہا تھا تم مجھے ساتھ لے جاؤ گے اور اب ایک زبان ہی نہیں ہے تمہاری تو ---

عائزہ غصے میں کہتی جانے لگی تو ارحم نے اسے اسکی بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچا تھا ---

وہ کیا ہے نا زی میڈم آپ اس قابل نہیں ہوئی ہیں ابھی تک کہ ارحم خان انصاری آپ .. پہ بھروسہ کرسکے کیا پتہ شاپنگ کے بہانے بھاگ جاؤ تو پھر؟؟؟

جبکے عائزہ اسکی باتیں سنتی جل بھن اٹھی تھی ---

توکس نے کہا تھا کہ مجھ سے شادی کرو جب یہی سب کرنا تھا تو ---

اب کی بار عائزہ نے غصے میں کہا تھا جس پہ ارحم نے اسکی بازو پہ دباؤ بڑھایا تھا جسکی وجہ سے اسکے منہ سے سسکی نکلی تھی ----

میں لاسٹ ٹائم کہہ رہا ہوں کے مجھ سے تمیز سے پیش آنا اور ہاں آج دن کا کھانا تم اپنے ہاتھوں سے بناؤگی میرے لیے سمجھ گئی؟؟ ---

پہلے تو اسنے نا کرنا چاہی لیکن اسکے خرافاتی دماغ نے اسکو ایسا کرنے سے روکا تھا اور اسنے سر کو اثبات میں ہلایا تھا ---

یزدان باہر لان میں موجود تھا اندر جو وہ غصہ نمل پہ اتار آیا تھا وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا اسے دکھ نہیں دینا چاہتا تھا لیکن یہ بھی نہیں بھول سکتا تھا کہ وہ آخر کس کی بیٹی ہے

وہ اپنی سوچوں میں محو تھا کہ یکایک رحمن کی آواز گونجی تھی ---

سر!

ہمم بولو

سر وہ ایکچولی بات کرنی تھی آپ سے کچھ

ہمم کہو سن رہا ہوں ---

وہ سر دراصل میں کہنا چاہتا ہوں کے آپ نمل میم سے شادی کرلیں ---

واٹ دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا کیا؟؟

سر میری بات غور اور تحمل سے سنیں سب سے پہلے تو آپ ایک سیاست دان ہیں چند ہی دن میں ایلکشن ہونے والے ہیں اور انشاءاللہ جیت ہماری ہی ہوگی لیکن آپکو پتہ ہے آپ جیت گئے تو کیا ہوگا؟؟

کیا؟

یزدان نے آبرو اچکاتے ہوئے کہا

سر میڈیا والے اس بات کو ہر جگہ سوشل میڈیا اور ٹی وی پہ بہت اچھالیں گے کہ یہ لڑکی کون ہے آپکے گھر میں جو بنا کسی وجہ اور رشتے کے تحت رہ رہی ہے ---

اس لیے اور دوسری بات اگر ڈی آئی جی راحیل قریشی بھی یہاں آگیا نا اپنی بیٹی ہوگی تو وہ آپکی بیوی ہوگی آپکی مرضی کے خلاف کیسے جائے گی؟؟

واہ بھئی واہ رحمٰن یار تم تو بڑے کام کے آدمی ہو میں نے تو ایسا کچھ سوچا ہی نا تھا

بالکل ٹھیک کہا تمنے میں ایسا ہی کرتا ہوں تم ایک کام کرو دو گھنٹے تک نکاح خواں کا انتظام کرو اور ڈرائیور کو میرے پاس بھیجو!!!

اوکے سر!!!

رحمٰن نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تھا،---

نمل جو کے بیڈ پہ سمٹ کے بیٹھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پہ چونکی تھی---

یزدان نے اندر آتے کچھ شاپنگ بیگز بیڈ پہ رکھے تھے اور نمل کے قریب آکھڑا ہوا جو کے اس وقت کافی کیوٹ لگ رہی تھی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال پھولی ہوئی گالیں اور ان سب پہ لمبی دراز پلکیں ---

یہ بیگز میں نکاح کے لیے ریڈی ہونے کے لیے سامان ہے جلدی سے ریڈی ہوجاؤ ابھی ایک بیوٹیشن آتی ہے وہ ریڈی کرے گی تمھیں ---

واٹ یہ کیا بکواس ہے میں ہرگز آپ جیسے انسان سے نکاح نہیں کروں گی سمجھے آپ ---

غصے کی شدت سے اسکا چہرہ لال ہورہا تھا ---

وہ اٹھی تھی اور بیڈ سے اور باہر کی جانب رخ کیا تھا کہ یزدان اسکی راہ میں حائل ہوگیا تھا ---

کیسا انسان ہوں میں ؟؟

اسنے اپنی بھوری آنکھیں اسکی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے کہا تھا ---

آپ ایک گرے ہوئے خود پرست خود غرض اور نہایت ہی گھٹیا انسان ہیں ---

اسکے منہ سے اپنے لیے پھول جھڑتے دیکھ اسنے ایک ہی جست میں اسکو بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچا تھا اور اسکی کان کی لو سختی سے اپنے دانتوں تلے دبایا تھا کہ اسکے منہ سے سسکاری نکلی تھی ----

اسکے کان میں جھکتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں مگر چبا چبا کے کہا تھا ---

اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے باپ کو کچھ نا ہو وہ زندہ رہے تو تیار ہوجاؤ آرام سے نکاح کے لیے ورنہ تمھیں یتیم کرنے کا مجھے کوئی دکھ نہیں ہوگا نمل قریشی ----

اسے خود سے دور دھکیلتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ نمل اب کی بار پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی ----

عائزہ نے میڈ سے ارحم کا فیورٹ کھانا پوچھ کے ارحم کی فیورٹ چکن میکرونی تیار کی تھی اس یہ بنانی آتی تھی بس کیونکہ وہ گھر پہ بھی کبھی کبھار چائنیز اٹالین بیکنگ کرلیتی تھی لیکن اس دفعہ اسنے میکرونی میں لال مرچ حد سے زیادہ ایڈ کی تھی کیونکہ وہ ارحم کا دماغ ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتی تھی ---

ارحم روم میں داخل ہوا تھا تو اسے عائزہ سامنے ہی بیڈ پہ بیٹھی دیکھائی دی تھی ---

ارحم نے سارے شاپنگ بیگز بیڈ پہ رکھے تھے ---

یہ سب دیکھ لو تمہاری ضروت کی چیزیں ہیں اگر کوئی کمی بیشی رہ گئی تو بتادینا میں وہ بھی نیکسٹ ٹائم لیتا آؤں گا اور ابھی تم کپڑے چینج کرلو کب سے ایک ہی ڈریس میں گھوم رہی ہو ---

مسکرا کے کہتا وہ شاور لینے جاچکا تھا ---

عائزہ نے ایک ایک کر کے سارے بیگز دیکھے تھے جس میں کپڑے سینڈلز جیولری میک اپ کا سارا سامان موجود تھا---

ناٹ بیڈ اس لنگور کی چوائس اتنی بری بھی نہیں ہے ویسے ---

وہ خود سے کہتی چینج کرنے واڈروب کی جانب چل دی تھی ---

اسنے بلیک کلر کے شارٹ فراک کے نیچے بلیک کلر کہ ہی کیپری زیب تن کی تھی ساتھ ہی ریڈ کلر کا ڈوپٹہ لیا تھا بالوں کو کھلا چھوڑے اب وہ آنکھوں میں کاجل ڈال رہی تھی ہیزل آنکھوں میں کاجل تو کمال ہی لگ رہا تھا ساتھ ہی ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگالی تھی ---

وہ ابھی اپنے کام میں مصروف تھی کہ ارحم شاور لے کے باہر آیا تھا ----

اسے تب پتہ چلا جب وہ آئینے میں فرصت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے شرٹ لیس دیکھ کے عائزہ نے فوراً چہرہ نیچے کرلیا ---

او ہو ایسی بھی کیا شرم اب اپنے ہی شوہر سے وہ بھی جتنی دفعہ دیکھو آرام سکون سے تمہارا ہی ہوں ---

وہ مزید اسکے قریب ہوتے ہوئے کہنے لگا تھا کہ عائزہ بولی تھی ---

جی نہیں میں نے آپ کے جیسے بے شرمی میں پی ایچ ڈی نہیں کر رکھی ہے ---

وہ کہتے ہوئے نیچے کی جانب بھاگی تھی جبکے اسکی پھرتی پہ ارحم مسکرایا تھا ---

وائیٹ اور گولڈن کلر کے شرارے میں ویران لال آنکھوں میں بس ایک کاجل کی لکیر ہونٹوں پہ لال رنگ اور ماتھے پہ ایک چھوٹی سی بندیا لگائے کانوں میں بڑے بڑے آویزے پہنے وہ حسن کی دیوی ہی لگ رہی تھی ----

اسنے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا کہ یزدان اسکو یوں ملے اور اب جب وہ اسکا مجرم تھا اسنے تو اتنی نفرت پہلے کبھی نا سہی تھی اسنے تو اسکی روح سے بھی محبت کی تھی اور اسنے کیا کیا تھا اسکی اسی روح کو زخمی کیا تھا؟؟

اسکے ہونٹوں پہ ناچاہتے ہوئے ایک اذیت بھری مسکان آئی تھی ---

قاضی صاحب کی آواز نے اسکو تمام تر سوچوں سے آزاد کیا تھا ---

نمل قریشی ولد راحیل قریشی آپکا نکاح یزدان لاشاری ولد عمران لاشاری باعوض حق مہر پچاس لاکھ روپے طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟؟

نمل نے ایک نظر اٹھا کے اس ظالم کو دیکھا جس کو اسنے ہمیشہ چاہا تھا لیکن یہ سب ایسے ہو اسنے ایسا تو کبھی نا چاہا تھا؟؟

یزدان نے اپنی بھوری آنکھیں اسکی لال ہوتی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں گویا اسے آنکھوں کے ذریعے اسے وارن کررہا تھا ---

جج جی قبول ہے ---

تین مرتبہ کہہ کے وہ ہر صفحے پہ اپنے سائن کرتے ہوئے اپنے سارے اختیار اسکو سونپتی چلی گئی تھی --

وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں وہ اسکی توقع کے مطابق رونے کا شغل فرما رہی تھی ---

اٹھو چلو کھانا کھالو صبح سے کچھ نہیں کھایا تمنے

یزدان نے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے صوفے پہ بے ترتیبی سے پھینکتے ہوئے کہا تھا جس پہ نمل چڑ گئی تھی ---

نہیں کھانا مجھے میرے سوالوں کا جواب چاہیے کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ یہ پی پلیز مجھے میرے گھر جانے دیں---

نمل ہچکیوں سے روتے ہوئی بولی تھی---

جبکہ یزدان اسکے رونے پہ غصہ ہوا تھا---

کونسے گھر جانا ہے تمنے نمل بی بی؟

ہاں وہ گھر جہاں اب تمھیں کوئی رکھنے کو راضی نہیں ہوگا صبح نیوز نہیں دیکھی تھی کیا تمنے؟

یزدان نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکے نمل نے بھیگی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا ---

اور وہ نیوز ٹی وی پہ چلانے والے اور کوئی نہیں میں ہی ہوں ----

یزدان نے اسکے چہرے پہ کچھ کھوجنا چاہا رہا تھا ---

وہ پاگل ہی تو ہوگئی تھی اسکی بات سن کے وہ تو اسے اپنا محافظ مانتی تھی جبکے وہی اسکی عزت کا لوٹیرا نکلا تھا ---

اسکا روم روم اس وقت کانپ رہا تھا اس وقت یہ سوچ کے کہ وہ اس سے محبت کر کے کتنا بڑا گناہ کر چکی ہے ---

اور تم نے کہا تھا کہ تم نے کیا بگاڑا ہے میرا تو سنو نمل قریشی تمنے نہیں تمہارے اس باپ نے مجھے اپنے اس دو کوڑی کے پولیس اسٹیشن میں سب کے سامنے بے عزت کر کے نکالا تھا یہ ہے تمہارا قصور تم اسکی بیٹی ہو یہ ہے تمہارا قصور ---

اب کی بار یزدان ڈھارا تھا جبکے نمل کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو کے رہ گئی تھی ---

تمھیں محض بدلے کی خاطر اپنایا ہے میں چاہتا تو تمہارے باپ کو جان سے بھی مار سکتا تھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اکثر کہتے ہیں کہ بیٹی باپ کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہیں تو جب جگر کو چھلنی لہولہان کیا جائے تو سوچو کتنی تکلیف ہوگی وہی تکلیف تمہارے باپ کے چہرے پہ دیکھ سکون ملے گا مجھے جب وہ شرمندگی سے اپنا منہ چھپاتا پھرے گا --

یزدان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا ---

جبکہ نمل کو تو کچھ سنائی ہی نہیں دے رہا تھا یکایک اسنے اپنا ہاتھ اپنے دل پہ رکھا تھا کہ اب اذیت برداشت کرنا اسکے لیے ناممکن سا ہو گیا تھا ---

اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی یزدان نے فوراً بڑھ کے اسکے تھاما لیا تھا جو ہوش و خرد سے بیگانہ اسکی باہوں میں جھول گئی تھی --

.نمل؟ نمل؟

اٹھو کیا ہو گیا ہے تمھیں یار؟؟

یزدان نے پریشانی سے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا بے شک اس کو تکلیف میں دیکھ کے وہ خود بھی بے چین ہو جاتا تھا لیکن اپنی بے عزتی وہ نہیں بھولا تھا آج بھی ---

او ہو اسکی تو نبض بھی بہت سلو چل رہی ہے ---

اب اسے تشویش نے آگھیرا تھا لہذا اسے بیڈ پہ لیٹاتے اسنے اپنے دوست سعد کو کال کی تھی جو کے ڈاکٹر بھی تھا۔۔۔

ڈاکٹر سعد نے چیک اپ کیا اور گویا ہوا۔۔۔

تیرا دماغ ٹھیک ہے یزدان یار تو اتنا ظالم کیسے ہوسکتا ہے کہ تجھے اپنی ہی بیوی کی کنڈیشن نہیں پتہ؟؟

جبکے یزدان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو مجھے کیا پتہ کہ کیا ہوا ہے؟؟

بھابھی کو ہارٹ پرابلم ہے مطلب کے انکا دل بہت کمزور ہے اور تو نے ایسا کیا کہا کہ یہ اس حد تک بھابھی نے سٹریس لے لیا وہ تو شکر کر کے یہ بچ گئیں ہیں انکو ہارٹ اٹیک بھی ہوسکتا تھا---

جبکے یزدان کا لہجہ برف کی طرح اب بھی سرد تھا لیکن دل میں تو فکر ہی فکر تھی ---

دیکھ یزدان بھابھی کی کنڈیشن کافی سیریس ہے انکا علاج گھر میں نہیں کیا جاسکتا لہذا تو انکو ہاسپٹل ایڈمٹ کرادے وہاں انکی پراپر کئیر کی جائے گی ---

تجھ سے کسی نے پوچھا---

اس لیے تو مت بول جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کر میرے فارم ہاؤس میں ہی جو کرنا ہے سب کر اور ہاں یاد رکھ کہ یہ مجھے زندہ چاہیے کیوں اسکو اتنی آسانی موت میں دینا نہیں چاہتا ہوں سمجھ گیا اب نکل جا یہاں سے ---

یزدان نے بے حسی کی حد پار کرتے ہوئے کہا تھا جبکہ سعد اسکی پیٹھ پہ ایک مکا مارتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کرگیا تھا ---

ارحم کھانے کے ٹیبل پہ بیٹھا تھا میڈ نے اسے سرو کیا تھا وہ جانتا تھا کہ کھانا عائزہ نے ہی بنایا ہے اسے بھوک بھی لگی تھی اس لیے فوراً کھانے لگا تھا لیکن یہ کیا پہلا نوالہ کھاتے ہی اسے محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اسکے اندر آگ لگا دی ہو ----

وہ عائزہ کی کارستانی کو جان چکا تھا لیکن ضبط کرتا کھاتا رہا جبکہ عائزہ نے ڈرتے اور حیران ہوتے اس کا چہرہ دیکھا تھا کہ وہ کیوں کھا رہا ہے ---

جب وہ کھاچکا تو عائزہ کو اوپر اپنے روم میں آنے کا کہا تھا جس پہ عائزہ کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے لیکن مرتی کیا نا کرتی ناچار اسکے پیچھے جانا ہی پڑا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوئی ارحم اسے دروازے سے پن کرتے ہوئے اسکے گلابی ہونٹوں پہ جھکا تھا اور عائزہ اسکے لمس کو محسوس کرتی تڑپی تھی اسکی شدت اس قدر تھی کہ عائزہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے جب اس سے مزید برداشت نا ہوا تو وہ اسکے سینے پہ مکے مارتی اسے خود سے دور کے کرنے لگی تھی لیکن آج وہ اسکی جانے لینے کے درپے تھا۔۔۔

جب ارحم کو لگا وہ سانس نہیں لے پارہی جب جاکے اسنے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور وہ لمبے اور گہرے گہرے سانس لیتی اسی کے سینے پہ اپنا سر ٹکا گئی تھی جبکے ارحم کے ہونٹوں کو ایک دلکش مسکراہٹ نے چھوا تھا لیکن اگلے ہے لمحے اسکی کمر کو جارہانہ انداز میں پکڑتے وہ گویا ہوا تھا۔۔۔

یہ اس غلطی کی سزا ہے جو تمنے آج کی ہے کھانے میں مرچ زیادہ ڈال کے آئندہ کے بعد سوچ لینا جیسی غلطی کروگی ویسی سزا بھی ملے گی اور اگر غلطی بڑی ہوئی تو سزا بھی سخت اور بڑی ملے گی ---

ارحم کی معنی خیز باتوں کا مطلب سمجھتے وہ فوراً واشروم میں جابند ہوئی تھی اور وہی اسکی پھرتی پہ ارحم کا ایک دلکش قہقہہ گونجا تھا ----

آہستہ آہستہ اسنے اپنی گہری لال آنکھیں واکیں تھیں اسنے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو اس وقت دس بجا رہی تھی اسے سر میں شدید درد محسوس ہورہا تھا یکایک اسکی نظر سامنے ہی صوفے پہ سوئے یزدان پہ پڑی تھی جو کے اب اسکی پر تپش نظروں سے جاگ چکا تھا ---

ارے نمل تمھیں ہوش آگیا کیسی ہو اب کیسا فیل کررہی ہو اب؟؟

وہ اسکا چہرہ تھامتے پوچھنے لگا جبکہ نمل اسکے بدلتے رویوں پہ حیران سی تھی ---

ٹھیک ہوں لیکن آپنے مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی ---

اسکی بات کو نظر انداز کرتا وہ نیچے کچن میں گیا تھا اسکے لیے دودھ نیم گرم کرکے ساتھ ہی کوکیز رکھ کے اور پیناڈول کی ٹیبلٹس ٹرے میں رکھ کے لایا تھا ---

چلو اٹھو نمل چینج کرو پھر دودھ پی کے میڈیسن لے کے سوجانا ---

نمل نے قہر برساتی نظروں سے گھورا تھا لیکن اس ٹائم اس میں بحث کرنے کی مزید ہمت نا تھی اس لیے اپنی شرٹ اور ٹراوز لیتے وہ واشروم میں گھس گئی تھی ---

دس منٹ کے بعد وہ باہر آئی تھی تو یزدان بیڈ پہ اسکے سامنے ٹرے لے کے بیٹھا تھا کوکی کو دُودھ میں ڈبو کے اسکے منہ کے سامنے کیا اسکے گھورنے پہ ناچار اسے منہ کھولنا پڑا تھا لیکن ساتھ ہی کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کے بہہ نکلے تھے ---

درد میرے یہ آنکھوں سے بہتے ہیں

چپ ہو زبان تو یہ دل سے کہتے ہیں

کیسی الجھنیں ہیں کیسی چھائی بے بسی

خواب سارے ٹوٹے ٹوٹے روٹھی ہے خوشی

قسمت نے ایسا غم دیا

ہم کو ایسا ہمدم دیا

آنکھوں کو جس نے نم دیا

یہ دل دردوں سے ہے بھرا

ربا تو ہی راستہ دکھا

سونی من کی کھلیاں ہیں دور تک اندھیرا ہے

ان پرائے لوگوں میں کوئی بھی نا میرا ہے

جینے بھی نہیں دیتے ایسے زخم کھائے ہیں

روگ زندگی کے سارے ہم نے خود لگائے ہیں

وہی جانتا ہے جسکے دل پہ ہے لگی

خواب سارے ٹوٹے ٹوٹے روٹھی ہے خوشی

قسمت نے ایسا غم دیا ہم کو ایسا ہمدم دیا

آنکھوں کو جسنے نم کیا

یہ دل دردوں سے ہے بھرا

غم کا ہم پہ سایہ ہے چین بھی ناپایا ہے

رنجشوں نے میرے دل کو رات دن رولایا ہے

دل کبھی ڈھڑکتا تھا اب تو یہ تڑپتا ہے

آرزو نہیں کوئی جلتا ہے سلگتا ہے

وقت ایسا آئے گا سوچا تھا نا کبھی

خواب سارے ٹوٹے ٹوٹے روٹھی ہے خوشی

قسمت نے ایسا غم ہمکو ایسا ہمدم دیا

آنکھوں کو جسنے نم دیا

یہ دل دردوں سے ہے بھرا-----

عائشہ کی صبح ہی یزدان سے بات ہوگئی تھی کہ کام کی مصروفیت کی وجہ سے وہ گھر نہیں آپارہا ہے وہ اسے مس کررہی تھی لیکن اسنے اسے کہا تھا کہ وہ کسی بھی ٹائم اچانک آکے اسے سرپرائز کرے گا جس پہ عائشہ خوشی خوشی مان گئی تھی کیوں کے وہ یزدان کی لاڈلی چھوٹی بہن تھی یزدان اسکی ناراضگی کہاں افورڈ کر سکتا تھا---

رات کو کھانا کھاتے وہ بور ہورہی تھی اس لیے ٹی وی لگا کے بیٹھ گئی تھی اسنے کافی دفعہ نمل کو میسیجز کیے تھے کہ وہ کہاں ہوتی ہے وہ اسکی بیسٹ فرینڈ تھی لہذا وہ اب اسے مس کررہی تھی عائشہ ابھی بھی اس بات سے لاعلم تھی کہ نمل کا کڈنیپ ہوچکا ہے نا ہی اسنے ٹی وی پہ کسی قسم کی نیوز دیکھی تھی ---

ٹی وی دیکھتے ہوئے اسے نیند آگئی تھی لہذا وہ اٹھ کے اوپر اپنے روم کی جانب چل دی تھی ---

روم میں آنے کے بعد وہ واشروم گئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو اسے اپنے کمرے میں کسی کی آہٹ سنائی دی تھی اور اب کمرے میں اندھیرا بھی تھا حالانکہ جب وہ اوپر آئی تھی تب تو اسنے خود لائیٹ آن کی تھی تو پھر کون ہوسکتا تھا یہ سوچ کے اسکے اندر خوف کی لہر ڈور گئی تھی ---

للک کک کون؟؟

بھائی کیا یہ آپ ہیں؟؟؟

ممم مم میں پوچھتی ہوں کون ہے وہاں؟؟

اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ بڑھا کے سائیڈ لیمپ آن کرتی

کسی نے جھٹکے سے اسکی بازو کو اپنی آہنی گرفت میں لیا--

اور اسے بیڈ پہ دھکا دیا تھا---

اپنی گردن اور کان کی لو پہ کسی کی پرتپش سانسیں محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی تھی ---

" تمہارا دل تمہارا دشمن "

"Your heart is your Enemy " !

نن نن ن نہیں مم مم م میں آپکو نہیں جانتی ---

خوف کے زیر اثر وہ ہکلاتے ہوئے بولی

" مگر میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو عائشہ لاشاری "

اپنا نام اسکے منہ سے سن کے اسکو اسکی رہی سہی ہمت بھی ہوا تھی -----

کک کک کون ہو آخر تم؟؟؟

میں کون ہوں اس سے تمھیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے بس اتنا یاد رکھو کہ تمہارا خیر خواہ "
" نہیں ہوں میں

عائش ----

کہتے ہوئے اسنے اسکی کان کی لو کو اتنی سختی سے کاٹا تھا کہ اس کی چیخ بلند ہوئی تھی

اسکی حد درجہ قربت کے باعث اسکا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا ----

اسکے لہجے کی ہکلاتے اسکا لرزنا وہ باآسانی محسوس کرسکتا تھا۔۔۔۔

ایک تو ظالم کا دھمکاتا لہجہ اور اس پر ستم یہ کے اسکی قربت وہ پسینہ پسینہ ہوگئی تھی ---

" تمہاری روح کو زخمی کرنا چاہتا ہوں میں "

"I want to hurt your soul"

الفاظ تھے یا تیر جو اسکو اپنے سینے میں چبھتے ہوئے محسوس ہوئے تھے ۔۔۔۔

خوف سے اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے تھے جسکو مقابل باآسانی محسوس کرسکتا تھا ----

ششش ہیے انوسنٹ کوئل ---

Shhh! Heyy little coil...

یہ آنسو بچا کے رکھو کیوں کے یہ آگے جا کے تمہارے بہت کام آنے والے ہیں ----

کہتے ہی اسنے اسکی گردن پہ اپنے دانت گاڑھے تھے ---

اسکی برداشت اتنی ہی تھی اپنی گردن پہ اسکی شیو کی چبھن اور جلن محسوس کرتے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگئی تھی ----

جبکے مقابل کی ہونٹوں پہ ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا ---

جب اسکی آنکھ کھلی تو اسنے خود کو ایک فلیٹ میں پایا ---

اسکا سر بھی بھاری سا ہورہا تھا وہ اٹھی تھی اور کمرے سے باہر نکلی تھی کہ سامنے سے آتے ہوئے ارمغلان سے ٹکرا گئی تھی ---

کک کک کون ہو تت تم ااا آآ اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں ؟؟

ارمغلان جو کے لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا اچانک ہی اسکے بازو سے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے گیا تھا اور اسے بیڈ پہ دھکا دیا تھا ---

للل ل لل۔کک کک کیا کرر ہے ہو یہ عائشہ اب کی بار خوف سے ارمغلان کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو کے اب اپنا کوٹ اتار کے دور پھینک چکا تھا اور اب عائشہ کی جانب بڑھ رہا تھا ---

عائشہ تیزی سے بیڈ سے اترتی اس سے پہلے ارمغلان نے اسے پاؤں سے پکڑ کے کھینچا تھا اور اسکی کلائیوں کو جکڑ کے بیڈ سے لگا چکا تھا ---

تت ت چھوڑو مجھے کک کیوں کرر ہے ہو ایسا کک کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا ---

عائشہ مزاحمت کرتی بولی آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

لیکن وہ ڈھیٹ بنا اس پہ جھکا رہا تھا اور اپنا بدلہ پورا کرتا رہا ---

تنتت ت ت تمھیں اللہ اور اسکے رسول کا واسطہ ہے مم مجھے جانے دو مم مجھے مم میری ہی نظروں میں مت گراؤ مجھے داغ دار مت کرو کک رحم کھاؤ مجھ پہ ----

وہ شدت سے روتی ہوئی بولی تھی ---

لیکن ارمغلان پہ اس وقت شیطان حاوی تھا اسے اس مظلوم آہیں سسکیاں کہاں سنائی دے رہی تھیں وہ بھول چکا تھا کہ اسکے سامنے موجود لڑکی معمولی لڑکی نہیں بلکہ ارمغلان قریشی کی محبت ہے ---

جب وہ اپنا بدلہ پورا کرچکا جب جاکے اسنے اسکے وجود کو اپنی اذیت بھری گرفت سے آزاد کیا تھا ----

مجھے رتی بھر بھی افسوس نہیں ہوا کہ میں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا کیوں کے تم" " نے کسی اور کے نہیں بلکہ اپنے ہی بھائی کے کیے گئے گناہ کی سزا بھگتی ہے

وہ ایک آخری نظر اسکے نیم مردہ وجود پہ ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا ----

صبح فجر کے ٹائم نمل کی آنکھ کھلی تھی اسے سر میں ابھی درد تھا لیکن نماز کا وقت ہورہا تھا لہذا وہ وضو کرنے کی نیت سے اٹھی تھی ---

یزدان کو کمرے میں کہیں نا پاکے اسے حیرت ہوئی ہوئی تھی ---

وضو کرکے اسنے نماز کی نیت باندھی تھی دعا کے وقت ہاتھ اٹھاتے اسکی آنکھوں سے کئی قیمتی موتی بے مول ہوئے تھے آخرکار اب وہ کیا دعا مانگتی جسکو ہمشیہ دعاؤں میں مانگا تھا وہ مل تو چکا تھا لیکن اب اسطرح کے اب جب نمل کو اسکا ساتھ کسی اذیت سے کم نہیں لگتا تھا ---

نماز سے فراغت حاصل کرتے اسے پیاس لگی تھی ٹیبل پہ پڑا جگ خالی تھا لہذا اسنے خود ہی ارادہ کیا تھا کیچن میں جاکے پانی پینے کا وہ آہستگی سے سیڑھیاں اترتی کیچن میں گئی تھی اور پانی پی کے واپس مڑی ہی تھی کہ سامنے سے لڑکھڑاتا ہوا یزدان اسکی جانب آرہا تھا وہ فوراً اسکی نظروں سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے ہی یزدان نے نمل کی بازو کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا تھا جس پہ وہ کراہ اٹھی تھی ----

چچ چھ چھوڑیں مجھے درد ہورہا ہے ---

نمل آنکھوں میں نمی لیے بولی تھی

یزدان جسنے بلیک شرٹ پہ بلیک کلر کی ہی پینٹ پہن رکھی تھی ایک نظر جب نمل کی جانب ڈالی تو مبہوت ہی رہ گیا تھا ---

سفید کلر کی قمیض کے ساتھ ہی سفید کلر کا ٹراؤز اور حجاب سٹائل میں لیا گیا ڈوپٹہ کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک صاف چہرہ وہ حور ہی تو لگ رہی تھی ----

یزدان جب تھوڑا سا نزدیک ہوا تو نمل کو ابکائی آئی تھی ---

آپپ آپپ آپ نے شراب پی ہے ؟؟

نمل نے ڈرتے ڈرتے سوال پوچھ ہی لیا تھا ---

ہاں کیوں تت تمھیں کک کیوئی اعتراض ہے کیا

یزدان لڑکھڑاتے لہجے میں بولا کیوں اس وقت اس پہ نشہ طاری تھا ---

نمل نے اسے دیکھ کے نفرت سے سر جھٹکا تھا کیا سمجھتی تھی وہ اسے اور کیا نکلا وہ ؟؟

نمل کے یوں نظر پھیر لینے پر یزدان کا اشتعال عود کے آیا تھا اور ایک ہی جست میں اسے بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچ چکا تھا ---

نمل اسکے سینے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی جبکہ وہ اسکی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا ---

کیا ہوا بے بی مجھے دیکھ کے نظریں کیوں پھیر لیں تمنے تمھیں پتہ ہے لڑکیاں ترستی ہیں یزدان لاشاری کی قربت کے لیے اسکی ایک نظر کے لیے اور ایک تم ہو نظروں کا زوایہ ہی بدل ڈالا ---
لیکن پتہ نہیں کیوں یزدان لاشاری کا دل صرف تمہاری قربت کے لیے ترستا ہے تڑپتا ہے ---
ناچاہتے ہوئے یزدان نے اپنے دل کی بات نمل کو کہہ ڈالی تھی کیوں کے وہ اس وقت نشے میں تھا اگر ہوش میں ہوتا تو شاید مر کے بھی اس بات کا اظہار نا کرتا ---
نمل یزدان کی بات پہ سن ہوکے رہ گئی تھی جبکے دل ایسے ڈھڑک ڈھڑک کے پاگل ہوا جارہا تھا مانو نکل کے ابھی باہر آجائے گا ---

اس سے پہلے کہ یزدان جذبات میں آکے کوئی گستاخی کرتا زیادہ پینے کی وجہ سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتا اپنا سر نمل کے کندھے پہ رکھ گیا تھا
نمل کا دل کیاکہ پڑا رہے پوری رات یہاں لیکن پھر انسانیت کے ناطے خیال کرتے اور دوسری بات کے جب نمل طبیعت ٹھیک نہیں تھی تب اسنے بھی اسکا خیال کیا تھا وہ

الگ بات تھی کہ اسے تکلیف دینے والا بھی وہی ستمگر ت لیکن خیر اس نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے ہوئے اور اسکا ایک بازو پکڑ کے اوپر کی جانب قدم بڑھائے تھے ---

بڑی مشکل سے نمل اسے اوپر لائی تھی کہاں وہ پینتیس سال کا مرد کہاں وہ بیس انیس سال کی دبلی پتلی لڑکی اسنے اسے بیڈ پہ احتیاط سے لیٹاتے ہوئے اسکے پاؤں سے اسکے شوز اتارے اور پاؤں اوپر کرتے اس پہ کمفٹر درست کرتے وہ اسکے پاس آئی تھی ---

ہاتھ بڑھا کے اسکے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو سائیڈ پہ کرتے ہوئے وہ جانے ہی لگی تھی کہ یزدان نے اسکا ہاتھ غنودگی میں مضبوطی سے پکڑ لیا تھا ---

نن نن ن نہیں جج جاؤ مم مجھے چھوڑ کے مم مم میں پپ پھر سے اکیلا نہیں ہونا"

"چچ چاہتا مم مجھے سمیٹ لو آکے پپ پی پلیز آجج آجاؤ پاس میرے

کاش یزدان لاشاری تمنے بدلے کی آگ میں اندھا ہو کے مجھے رسوا نا کیا ہوتا کاش تم نے میری اس خاموش محبت کا مان رکھا ہوتا جو میں نے پانچ سال سے تم سے کی ہے کاش میری محبت کو یوں روندھا نا ہوتا تم نے کاش کے تم ایک دفعہ یہ بات جان لیتے کہ کس

قدر چاہا ہے میں نے تمہیں کاش تمنے میرا بھروسہ نا توڑا ہوتا تو شاید آج زندگی کے اس سفر میں اکیلے نا ہوتے لیکن افسوس یہ راستہ تمنے خود چنا ہے تمنے تمنے میری محبت کو مار کے میری نفرت کو للکارا ہے جسکا خمیازہ اب تمھیں تمام عمر بھگتنا پڑے گا "

اپنا ہاتھ آہستگی سے اسکے ہاتھ سے چھڑواتی بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے وہ الٹے قدموں وہاں سے نکل آئی تھی ---

صبح کے نو بجے ارمغلان واپس آیا تھا وہ دروازہ کھولے اندر داخل ہوا تو عائشہ کو ویسے ہی پایا جیسے اسے چھوڑ کے گیا تھا ---

اے ے اے اٹھو جلدی جانا ہے ابھی ہمیں کہیں

اٹھو نا ---

ارمغلان نے کوفت سے کہا

اٹھو مہارانی اب اپنا یہ ناٹک بند کرو

وہ اسکے پاس آیا تھا اور اسے ہاتھ بڑھا کے اسکے ماتھے کو چھوا جو اب تپ رہا تھا ---

او شیٹ اسے تو بہت تیز بخار ہے اب کیا کروں؟

ارمغلان نے ایک نظر اسپر ڈالی اور پھر اٹھ کے کیچن کی جانب بڑھ گیا تھا وہاں سے ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لیتے وہ واپس آیا تھا اور ٹیبل پہ رکھ کے اسے سیدھا کرکے اسکے پاس ہی بیٹھ کے اسکے سر پہ پٹیاں رکھنے لگا تھا تھوڑی دیر بعد جب اسے لگا کے اب وہ پہلے سے بہتر وہ اٹھا اور کیچن میں گیا تھا وہاں سے دودھ کو نیم گرم کرکے ساتھ ہی اوپر کے

کیبنٹ سے بسکٹ کا پیکٹ نکالتے ایک گلاس پانی ساتھ ہی پیناڈول ایکسٹرا کی ٹیبلٹ کو ٹرے میں رکھتے وہ واپس آیا تھا ----

عائشہ اٹھو چلو کچھ کھا لو پھر ٹیبلٹ بھی لینی ہے --

عائشہ نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں لیکن سامنے موجود شخص کو دیکھ اسکی آنکھیں پل پھر میں لال انگارہ ہوئیں تھیں ---

اب یہ ہمدردی کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تم کے تمھیں بہت فکر ہے میری ہاں شرمندگی ہے تمھیں اپنی اس گھناؤنی حرکت پہ بولو ----

عائشہ چیلائی تھی ---

اچانک ہی ارمغلان نے اسکی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ لیا تھا ----

آہستہ بولو عائشہ لاشاری مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اتنی جلدی مرنے نہیں دونگا تمھیں تڑپا تڑپا کے ماروں گا اور رہی بات شرمندگی کی وہ تو مجھے سرے سے ہی نہیں ہے

کیوں کے جو تمہارے بھائی نے بویا ہے وہ تمنے کاٹا ہے سمجھی تم اب چپ چاپ یہ دودھ ختم کرو اور بسکٹ بھی اسکے بعد ٹیبلٹ لینی ہے اور پورا ختم کروگی اسے تم ورنہ میں نے اپنے طریقے سے کھلایا نا تو پھر تمہیں ہی مسلہ ہوگا ----

عائشہ کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے لیکن ناچار اسے کھانا پڑا تھا کھانے کے بعد جب اسنے ٹیبلٹ لی تو پھر سے غنودگی میں جانے لگی تھی ----

جب ارمغلان کو لگا کے وہ سوگئی ہے اسنے اٹھ کے اسپر سے کمفٹر درست کیا اور خود وہی اسکے سامنے سوفے پہ سگریٹ سلگا کے گہرے گہرے کش لینے لگا تھا ----

حسبِ معمول ارحم ناشتے کے بعد آفس جاچکا تھا جبکے عائزہ میڈم اپنی نیند پوری کرنے میں مصروف تھیں ---

جب اسکی آنکھ کھلی تب ارحم کے واپس آنے کا ٹائم ہوچکا تھا لہذا وہ فوراً فریش ہوئی تھی اور نیچے جاکے ارحم کے لیے بریانی تیار کی تھی بریانی کو اسنے دم لگاتے ہوئے ملازمہ سے کہہ دیا تھا کہ پندرہ منٹ کے بعد چولہا بند کردے گرمیوں کی آمد آمد تھی لہذا صبح سے ہلکان ہوتے اسنے شاور لینے کا فیصلہ کیا اور فوراً سے اوپر آئی تھی پنک کلر کی لانگ شرٹ کے ساتھ وائٹ کلر کی پنڈلیوں سے تھوڑی اوپر آتی پینٹ پہنے گیلے بالوں کو ڈرائیر سے سکھاتے ہوئے اسنے آنکھوں میں کاجل ڈالتے آنکھوں پہ مسکارا لگاتے اور ہونٹوں پہ لپ گلوس لگاتے کانوں میں ڈائمنڈ کے چھوٹے چھوٹے ائیر رنگز پہنتے وہ نیچے آئی تھی ---

جیسے ہی ڈور بجی وہ بھاگتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور دروازہ کھولا تھا ----

!اسلام و علیکم

وعلیکم اسلام

ارحم کو عائزہ کو دیکھ کافی حیرت ہوئی تھی ---

ارحم یہ فائل اور لیپ ٹاپ مجھے دے دو ---

جبکہ ارحم نے نظریں گھما کے اسے دیکھا تھا کہ کیا یہ

وہی عائزہ تھی ---

خیر ارحم نے اس وہ سب تھمایا اور خود اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا لیکن بیڈ پہ اپنے کپڑے نکلے دیکھ کے اسے اور بھی زیادہ حیرت ہوئی تھی ----

یہ عائزہ اتنی سگھڑ بیوی کیسے بن گئی اچانک سے ہی --- وہ پر سوچ انداز میں بولا

وہ شاور لے کے نیچے کھانے کے ٹیبل پہ آیا تو سامنے ہی عائزہ کو اپنا منتظر پایا تھا ---

ایکسکیوزمی!!!

یس سر؟؟

میڈ نے جواب دیا ---

کیا یہ بریانی آپنے بنائی ہے؟

نو سر یہ تو عائزہ میم نے خود آپکے لیے بنائی ہے ---

جبکے ارحم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا ---

جبکے عائزہ اسکے ایکسپریشن نوٹ کررہی تھی

اوکے ٹھیک ہے آپ جائیں اور ایک کپ میرے لیے بلیک کافی بنادیں ---

کہہ کے وہ اوپر چلا گیا تھا ----

ارے آپ یہ کافی مجھے دیجیے میں دے آتی ہوں ارحم کو اور آپ جب تک باقی کا کام دیکھ لیں!!!

اوکے میم ---

میڈ سر کو اثبات میں ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی ---

عائزہ جب اوپر کافی لے کے آئی تب ارحم بالکونی میں کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا ---

وہ اپنی انگلیاں مڑورتی کنفیوز سی لگ رہی تھی کہ بات کیسے کرے ---

ویسے میں پوچھ سکتا ہوں کہ آج اتنی نوازش کیوں اور کس خوشی میں کی ہے ---

وہ قدم با قدم چلتا ہوا اسکے قریب آ رہا تھا ---

نن ن نہیں وو وہ ایسی تو کوئی بب بات نہیں ہے ---

وہ ہکلاتے ہوئے بولی تھی ---

اچھا تو پھر کیسا ہے وہ مزید قریب ہوتا ایک ہاتھ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اپنی جانب کھینچ گیا تھا ---

وو وہ مم مجھے کک بب بات کرنی لے آپ سے "
اسکے اسقدر قریب آنے پہ وہ بوکھلا ہی تو گئی تھی ---

ہمم روکا کس نے کرو نا ---

ارحم کی خمار آلود آواز پہ عائزہ سٹپٹا گئی تھی ---

وہ دراصل مم میں آگے اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتی ہوں ---

اور ارحم جو اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے بہک رہا تھا فوراً سے عائزہ کو گھور کے دیکھنے لگا تھا ---

جبکے عائزہ نے التجائی نظر اسپر ڈالی تھی ---

اچھا اسکا مطلب کہ اسی وجہ سے تمنے میرے کپڑے نکالے بریانی بنائی ہے ناتاکہ میں تمھیں اجازت دے سکوں ---

جبکہ عائزہ نے سر کو ہاں میں ہلایا تھا ---

نہیں جاسکتی ہو تم جو پڑھنا ہے گھر میں رہ کے پڑھو ---

جبکہ ارحم کا جواب سن کے بے بسی سے اسکی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے ---

اررے اررے میری جان بن موسم برسات کیوں شروع کردیتی ہو میں بس مذاق کررہا تھا تم نے جو پڑھنا ہے پڑھ سکتی ہو ---

اور عائزہ کی تو خوشی کی انتہا نا تھی اس سے پہلے کہ وہ اس کی گرفت سے آزاد ہوتی اور آگے بڑھتی ارحم نے اسکے اپنی جانب کھینچا تھا ---

لیکن میری ایک شرط ہے جس دن میں چھوڑنے نہیں جاؤں گا اس دن ڈرائیور چھوڑنے جائے گا اور تم خود ڈرائیو نہیں کروگی گوٹ اٹ ؟

جس پر عائزہ نے فوراً سر کو اثبات میں ہلایا تھا ---

اچھا ویسے کافی کنجوس ہو تم تھینکس تو بول دو شوہر کو کہ اجازت دی ہے ---

ارحم نے منہ بسورتے کہا جس پہ عائزہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرادی تھی ---

!!!تھینک یو سو مچ

عائزہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا ---

یہ کیسا تھینک یو ہوا بھلا

ارحم نے آبرو اچکائی تھی

جبکے عائزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا ----

مجھے نا تھینک یو کے بدلے ایک چھوٹی سی کسی چاہیے یہاں پہ ---

ارحم نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جس پر عائزہ کا چہرہ خون چھلکانے جیسا ہوگیا تھا ----

اس سے پہلے کہ ارحم اپنی خواہش کو عملی جامہ پہناتا اس کے پاؤں پہ زور سے اپنی ہیل مارتی عائزہ وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی جبکے ارحم بھی بات کو سمجھتا کہ اسکے ساتھ ہوا کیا تھا اسکے پیچھے ہی لپکا تھا ---

****

صبح ارمغلان کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پہ پایا ناچاہتے ہوئے اسکے ہونٹوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا ---

اسنے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اپنا موبائل آن کیا تو اپنے باڈی گارڈ کی اتنی مسڈ کالز دیکھ کے اسکو پریشانی لاحق ہوئی تھی ---

اسنے فوراً سے پہلے کال بیک کی تھی ---

ہاں بولو۔ کیوں فون کررہے تھے؟؟

سس س سر وہ عائشہ میم کل رات سے گھر سے غائب ہیں نجانے کون ساتھ لے گیا" " انھیں

واٹ؟؟

تو تم کہاں تھے اس وقت کس لیے تمھیں کام پہ رکھا ہے میں نے سب کے سب ہڈ" " حرام ہو تم لوگ فون رکھو ورنہ اگلے پل اپنی ٹانگوں پہ چلنے کے قابل نہیں رہو گے

یزدان کا جلالی روپ دیکھ اسنے سیکنڈ سے پہلے فون کاٹا تھا ----

او مائے گاڈ نجانے میری گڑیا کس حال میں ہوگی کہاں ہوگی اور جس نے بھی یہ حرکت کی ہے اسے میں اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتاروں گا---

یزدان نے طیش بھرے لہجے میں کہا تھا---

****

عائشہ کی طبیعت اب کچھ بہتر تھی اس لیے اسنے ہمت کی اور بیڈ سے اٹھی اور فلیٹ کے دروازے تک جا پہنچی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی جتنی اذیت اسنے اس ایک رات میں سہہ لی تھی نجانے وہ اب تک زندہ کیسے تھی---

اس سے پہلے کہ وہ دروازے سے باہر نکلتی ارمغلان نے اسے بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچا تھا اور گھسیٹتے ہوئے اسے اندر لایا تھا----

تمہاری ہمت کیسے ہوئی عائشہ لاشاری ارمغلان قریشی کے خلاف جانے کی وہ اسے بازوؤں سے جنجھوڑتا ہوا بولا تھا کہاں بھاگ رہی تھی مجھ سے بچ کے ہاں اتنا آسان نہیں ہے مجھ سے پیچھا چھڑانا سمجھی تم ----

لیکن وہ کہاں ارمغلان کی بات سن رہی تھی اسکا دماغ تو اسکے نام پہ اٹک کے رہ گیا تھا ارمغلان قریشی یعنی اسکی بیسٹ فرینڈ نمل قریشی کا بھائی ----

تت ت تت تم نن ن نمل قریشی کے بھائی ہو گیا؟

عائشہ نے آنکھوں میں بے یقینی لیے اسکی جانب دیکھا تھا ---

ہاں بھائی ہوں میں نمل کا جانتی ہو کیوں کیا میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں اتنی نفرت کرتا ہوں تم سے جانتی ہو؟؟

اب کی بار ارمغلان دھاڑا تھا ----

جبکے عائشہ اپنی جگہ اچھل کے رہ گئی تھی ---

تمہارے اس بھائی یزدان لاشاری نے میری بہن نمل کو کڈنیپ کیا پھر اسی کے کہنے پہ اسکے کتوں نے میری بہن کی عزت اچھالی اسے برباد کردیا تمہارے بھائی نے اور ٹھیک ویسے ہی میں نے تمھیں برباد کردیا اور اب تم دیکھو میں آگے کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ اور تمہارے اس دو ٹکے کے بھائی کے ساتھ ---

ارمغلان اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا جبکے اسکا دماغ ماؤف ہوگیا تھا ---

موم ڈیڈ کہاں ہیں آپ دیکھیں تو سہی کون آیا ہے؟؟؟

ارمغلان عائشہ کا ہاتھ بے دردی سے جھٹکتے ہوئے بولا تھا---

ارمغلان کی آواز سن کے وہ دونوں باہر آئے تھے اور عائشہ کو دیکھ حیران تھے کہ یہ کون ہے---

ارمغلان بیٹا یہ بچی کون ہے یہ؟

راحیل نے اسکی جانب دیکھ کے پوچھا تھا---

ویٹ ڈیڈ بتاتا ہوں---

ارمغلان نے ایک کال ملائی تھی ----

یزدان لاشاری تمہاری بہن میرے پاس ہے میرے گھر میں ہے اگر اسے زندہ سلامت "
دیکھنا چاہتے ہو تو فوراً سے پہلے میری بہن نمل کو لے کے قریشی ہاؤس پہنچو "---

جبکے یزدان کا خون ہی کھول گیا تھا یہ سب سن کے ایک منٹ کے اندر اسے تمام بات
سمجھ آئی تھی ---

نمل نمل؟

یزدان چیلایا تھا ---

جج جج جی؟

چلو میرے ساتھ ---

لل لیکن کہاں

تمہارے باپ کے گھر ---

کک کیوں؟؟

نمل کے کہنے کی دیر تھی کہ اچانک ہی اسنے آگے بڑھ کے نمل کا جبڑا دوبوچا تھا ---

کیوں کے تمہارے بھائی نے میری بہن کو اغوا کیا ہے اسنے یہ شرط رکھی ہے کہ اگر میں تمھیں چھوڑ دوں تو وہ میری بہن کی زندگی بخش دے گا اور تمھیں چھوڑنا کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے ---

نمل حیران پریشان سی اسکی باتیں سن رہی تھی جبکے اسکی آخری بات پہ اسکی آنکھوں سے ناچاہتے ہوئے بھی دو آنسو بہہ نکلے تھے ----

اسے اپنے بھائی سے یہ امید ہرگز نا تھی ---

یزدان مم میری بب بات تو سنیں ---

نمل کو بنا کچھ کہے کا موقع دیئے وہ اسے گھسیٹا ہوا پورچ میں لایا تھا اور گاڑی کو سٹارٹ کر کے فل سپیڈ کردی تھی ---

****

..یہ کیا کہہ رہے ہو ارمغلان تم ہوش میں تو ہونا؟

جی ڈیڈ یزدان لاشاری نے ہماری نمل کو کڈنیپ کیا تھا نا اسکی عزت اچھالی تھی تو دیکھیں میں نے اسکی بہن کو بھی کہیں کا نہیں چھوڑا برباد کر دیا اسے ----

ارمغلان نے ایک نفرت بھری نگاہ عائشہ پہ ڈالی تھی جو گم صم سی وہاں ہو کے بھی وہاں نہیں تھی ---

جبکہ ہاجرہ کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا کہ انکا بیٹا کسی کے ساتھ ایسا بھی کرسکتا ہے ایسی تربیت تو نا کی تھی انھوں نے اسکی ---

اس سے پہلے کہ ارمغلان کچھ اور بولتا راحیل کا ہاتھ بے ساختہ اسکے منہ پہ اپنا نشان چھوڑ گیا تھا ---

جبکے عائشہ اب تھر تھر کانپ رہی تھی ---

ڈیڈ آپ نے مجھے تھپڑ مارا اپنے بیٹے کو ہاں وہ بھی اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے ؟

بکواس بند کرو ارمغلان میں نے تمھیں یہ سب تو نہیں سکھایا تھا کہ بدلے کی آگ میں اتنے اندھے ہوجاؤ کہ کسی کی عزت اسکی آبرو ہی کچل ڈالو ہاں ؟..

ڈیڈ لیکن اس کے بھائی نے بھی تو ایسا ہی کیا نمل کے ساتھ ----

تو اگر ایک بندہ کنواں میں چھلانگ لگائے گا تو کیا تم بھی اسکے پیچھے لگا دو گے ہاں؟؟

جبکے ارمغلان اب کی بار نگاہیں چرا گیا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے راحیل مزید بولتے یزدان نمل کا ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں جکڑے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

ارمغلان قریشی کہاں ہو تم بے غیرت انسان کہاں ہے میری بہن۔۔۔

یزدان کی آواز سن کے عائشہ نے ایک نگاہ اسپر ڈالی تھی لیکن واپس سے نگاہ پھیر لی تھی جس پہ یزدان کو دکھ ہوا تھا۔۔

نمل میری گڑیا ---

ارمغلان نے آگے بڑھنا چاہا تھا

رک جائیں وہی آگے مت بڑھیے گا بھائی ---

آج آپ نے میرا بھروسہ توڑ دیا ہے ---

نمل نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تھا ---

نمل میری گڑیا میرا یقین کرو میں نے یہ سب تمہاری وجہ سے کیا ہے تمہاری محبت میں

محبت ؟ محبت کے لفظ سے ہی نفرت ہوگئی ہے مجھے بھائی یہ کہاں کی محبت ہے کہ بدلے میں آکے آپ کسی کی عزت پہ ہاتھ ڈالیں کیوں کیا عائشہ کے ساتھ ایسا؟؟

نمل چیلائی تھی ---

جبکے یزدان حیرت سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا جو کے اسی کا اسی کی بہن کا ساتھ دے رہی تھی اپنے بھائی کے خلاف جاکے ---

ارمغلان میں نے ایک فیصلہ لیا ہے تمہارا اور عائشہ بیٹی کا نکاح ابھی ہوگا اسی وقت اور امید ہے کہ کسی کو میرے فیصلے پہ اعتراض نہیں ہوگا کیوں کے دونوں خاندانوں کی عزت کے لیے یہی بہتر ہے ---

راحیل نے ایک نظر یزدان پہ ڈالتے کہا تھا جو عائشہ کو ہی دیکھ رہا تھا ---

مجھے اعتراض ہے ڈیڈ میں یہ نکاح نہیں کروں گا ---

ٹھیک ہے تو پھر اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھو گے تم ---

ڈیڈ ---

بس بہت ہوا تماشا اور تمنے مجھے اور میری بہن کو کیا سمجھا ہوا ہے ارمغلان قریشی --

یزدان نے ارمغلان کو گریبان سے پکڑتے چیلاتے ہوئے کہا ---

جان سے مار دونگا تمھیں میری بہن کی زندگی برباد کر کے تم اتنی آسانی سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے ---

یزدان نے اپنے پاس موجود گن کو نکالتے ہوئے ارمغلان کے سینے پہ تانتے ہوئے کہا تھا

اس سے پہلے کہ یزدان گولی چلاتا عائشہ آگے بڑھی تھی ---

بھائی آپ کو میری قسم آپ ارمغلان پہ گولی نہیں چلائیں گے ---

لیکن گڑیا؟

بھائی پلیز ---

ناچار یزدان کو پیچھے ہٹنا ہی پڑا تھا

جبکے ارمغلان عائشہ کے رویے پہ حیران سا کھڑا تھا ---

مم مجھے عائشہ سے کچھ اکیلے میں بات کرنی ہے ---

نمل کہتے ہوئے عائشہ کا ہاتھ پکڑتی اسے اوپر اپنے روم میں لے آئی تھی ---

جبکے ان دونوں کے پیچھے ہی یزدان اور ارمغلان بھی گئے تھے ---

عائش؟

نمل نے بھیگی آنکھیں اٹھا کے اسکی جانب دیکھا تھا ---

تمھیں میری اور اپنی دوستی کی قسم پلیز انکار مت کرو کرلو بھائی سے نکاح

مم مم میرے پاس الفاظ نہیں ہیں تمھیں کہنے کو میں تم سے نظریں تک ملا نہیں پا رہی پلیز اب مزید اپنی اور بھائی کی زندگی برباد ہونے سے روک لو ---

میں بہت شرمندہ ہوں تم سے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں ---

نن نہیں تم کیوں معافی مانگ رہی ہو کیا کیا ہے تم نے میری اور تمہاری کہانی ایک جیسی ہے اگر تم مجھ سے نظریں نہیں ملا سکتی تو کیا میں ملا سکتی ہوں؟

میرا بھائی یزدان لاشاری سب کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والا انسان اسنے بھی تو وہی کیا ہے نا نمل میری جان یہ مکافاتِ عمل ہے دراصل جو میرے بھائی نے تمہارے ساتھ

کیا ٹھیک ویسے ہی تمہارے بھائی نے میرے ساتھ کیا تو اس میں تم خود کو کیوں قصوروار ٹھہرا رہی ہو ----

جبکے باہر کھڑے یزدان اور ارمغلان کا دل ساکت ہوا تھا ----

ہمیشہ کی طرح ایک عورت کو ہی قربانی دینا پڑتی ہے جانتی ہوں میں ویسے بھی میں کوئی پہلی لڑکی تو نہیں ہوں جسکو یہ سب سہنا پڑرہا ہے یہ میرا نصیب ہے جسکو میں نے اللہ کی رضا سمجھ کے قبول کر لیا ہے تم اگر مجھ سے بات نہ بھی کرتی تو میں اس نکاح سے انکار نا کرتی کیوں کے میں تمہاری اس اذیت کو محسوس کرنا چاہتی ہوں جو تمنے سہی ہے تمہارے اور میرے بھائی میں کوئی فرق نہیں ہے وہ دونوں بدلہ لینا چاہتے تھے میری اور تمہاری صورت میں لے چکے ہیں وہ میں مزید اپنے بھائی کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی اس لیے مجھے یہ نکاح قبول ہے ---

عائشہ نے نمل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ایک اذیت بھری مسکان ہونٹوں پہ سجاتے ہوئے کہا تھا لیکن وہ اسکا دل ہی جانتا تھا کہ یہ کہتے ہوئے اسکا دل کتنے ہی ٹکڑوں میں بٹ چکا تھا ----

عائش جانتی ہو مجھے زندگی میں دو ہی مردوں سے نفرت ہوئی ہے ایک اپنے بھائی سے اور ایک تمہارے بھائی سے!!!

نمل کہتے ہوئے تلخی سے ہنسی تھی جبکے ایک آنسو عائشہ کی پلکوں کی بار توڑ کے نکلا تھا

یزدان نے نمل کی بات سنتے ہوئے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں جبکے ارمغلان کا ضبط کرنے کے باوجود بھی ایک آنسو بہہ نکلا تھا جسکو وہ بہت ہی مہارت سے چھپا گیا تھا

عائشہ لاشاری ولد عمران لاشاری آپکا نکاح ارمغلان قریشی ولد راحیل قریشی سے باعوض حق مہر چالیس لاکھ روپے طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے ؟؟

نکاح خواں کی آواز نے اس کو تمام تر سوچوں سے آزاد کیا تھا ---

ایک اذیت بھری نگاہ اس نے یزدان پہ ڈالی تھی جس پر یزدان تڑپ گیا تھا ---

قبول ہے ---

تین بار کہتے ہوئے وہ اپنے تمام تر اختیارات اسی کو سونپتی چلی گئی تھی جسکو اسنے ریزہ ریزہ کیا تھا -----

نکاح مبارک ہو بیوی تمھیں اتنی اذیت دونگا کہ تم خود سے نفرت کرنے پہ مجبور ہو جاؤگی "تمھیں ایسے موڑ پہ لا کے چھوڑوں گا جہاں سے واپسی کہ تمام تر راستے تمہیں بند ملیں گے اپنی اس بے تحاشا نفرت کو تمہارے وجود میں قطرہ قطرہ کر کے انڈیلوں گا اور ہاں بیوی میرے پاس نا اپنی اس نازک مزاجی کو ختم کر کے آنا کیوں کے میں کتنا بے رحم ہوں تم سے بہتر آخر کون جان سکتا ہے "----

ایک طنزیہ مسکراہٹ اسپر اچھالتا اپنی آنکھوں کو اسکی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں گاڑھتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا ---

نمل ---

تم اب یہی رہوگی اپنے گھر میں ویسے بھی تمہارا اس یزدان سے کوئی رشتہ میں ہے جسکی بنا پہ تم اسکے ساتھ واپس جاؤ ---

ارمغلان نے دو ٹوک بات کرتے ہوئے کہا
جب کے یزدان نے غصے کی شدت کی وجہ سے مٹھیاں ضبط سے بھینچی تھیں ---

ٹھیک ہے تو عائشہ بھی میرے ساتھ جائے گی ---

یزدان نے ایک نظر عائشہ پہ ڈالتے ہوئے کہا تھا

نہیں مت بھولو کہ اب تمہاری بہن میری بیوی ہے میری حق ہے میرا اس پہ میں اجازت دونگا تو وہ کہیں آجا سکتی ہے ----

اور تم نمل چلو اوپر اپنے کمرے میں جاؤ میں دیکھتا ہوں تم کیسے یہ ہاتھ بھی لگاتا ہے ---

جیسے آپ کا عائشہ پہ پورا حق ہے ٹھیک ویسے ہی یزدان کا مجھ پہ پورا حق ہے کیونکہ وہ اور کوئی نہیں شوہر ہیں میرے بیوی ہوں میں ان کی اور میں انکے ساتھ واپس اپنے گھر جاؤں گی ----

نمل کی بات سن کے سبکو سانپ سونگھ گیا تھا ---

مو م نمل نے آگے بڑھ کے ہاجرہ کے آنسو صاف کیے تھے

آپ کی بیٹی بہت بہادر ہے اپنا اور ڈیڈ کا خیال رکھیے گا اور میرے لیے دعا کیجیے گا ----

عائش --

پلیز اپنا خیال رکھنا پریشان مت ہونا ---

لیکن نمل ---

لیکن ویکن کچھ نہیں تم نہیں چاہتی تھی کہ میں تمہاری بھابھی بنوں ---

نمل نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ---

ہوسکے تو مجھے معاف کردیجئے گا ڈیڈ میں جانتی ہوں میں بالکل بھی اچھی بیٹی نہیں ہوں ---

نمل نے آنکھوں میں نمی لیے کہا تھا---

چلیں یزدان ---

نمل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو ہکابکا نمل کی جانب دیکھ رہا تھا----

نمل رکو تم ایسے نہیں جا سکتی تمھیں خطرہ ہے اس شخص سے سنو میری بات ---

نہیں ارمغلان جانے دو اسے وہ میری بیٹی ہے طوفانوں سے ٹکرانا جانتی ہے وہ جانے دو اسے اللہ اسکا حامی و ناصر ہو آمین ثم آمین ---

ہاجرہ نے بھی راحیل کا ساتھ دیتے ہوئے کہا تھا---

میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ اندر کیا تماشا کیا ہے تمنے؟

کیسا تماشا؟

تمھیں آزادی مل رہی تھی مجھ سے میری قید سے لیکن تمنے پھر سے اپنے پاؤں پہ کلہاڑی ماری؟ کیوں ---

کیوں کے میں اسی قید پہ رہنا چاہتی ہوں ---

جبکے اب کی بار یزدان چونکا تھا یہ لڑکی واقعی ہی کافی مشکل پہیلی تھی جسکو سلجھانے میں یزدان کو کافی وقت درکار تھا ---

اچھا کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہوگئی ؟

یزدان نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا

اسکی تو سزا دے رہی ہوں خود کو

کچھ کہا تمنے ؟

جبکے نمل کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ آئی تھی ---

اور ایسا کیوں لگا آپکو؟؟

اچھا محبت بھی نہیں ہے تو میرے ساتھ رہنے کا جواز نہیں بنتا تمہارا؟ اپنا بدلہ لے لیا میں نے آزاد ہو تم جب چاہو جاسکتی ہو مجھے چھوڑ کے آخری بات کہتے ہوئے یزدان کا دل تڑپا تھا۔۔۔

آج عائزہ کو یونیورسٹی جاتے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس ایک ہفتے میں عائزہ اور ارحم کا آمنا سامنا کم ہی ہوا تھا کیوں کے ارحم آجکل اپنے بزنس میں کافی بزی رہنے لگا تھا جبکے عائزہ یونی سے تھک ہار کے جب گھر آتی تو شام ہوجاتی تھی اور ارحم آجکل صرف سونے ہی کے لیے گھر آتا تھا الیکشن ہونے والے تھے جسکی وجہ سے ارحم اب اپنا زیادہ تر وقت یا تو یزدان کے ساتھ یا پھر آفس میں ہی گزارتا تھا ارحم کو چند دن پہلے ہی پتہ چل چکا تھا کہ یزدان اور نمل کی شادی بھی ہوچکی ہے اور اسے ارمغلان اور عائشہ کی شادی کی بھی خبر ہوچکی تھی اسنے عائشہ کو یہ بات اس لیے نہیں بتائی کیونکے وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے والدین سے ناراض ہے ایسا نہیں تھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ عائزہ اپنی فیملی کو چھوڑے وہ بس اسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو اور وہ اپنے

اور اسکے ریلیشن شپ کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا آج معمول سے ہٹ کے ارحم جلدی ہی فری ہوگیا تھا لہذا وہ جلدی ہی واپس آگیا تھا ---

عائزہ کو یونی سے آئے کچھ ہی وقت ہوا تھا آجکل عائزہ کے سینڈ اپس ہورہے تھے جسکی وجہ سے وہ مکمل طور پہ پڑھائی میں مصروف تھی اور آج ہی اسکا لاسٹ سینڈ اپ تھا اور اب وہ فری تھی لہذا اسنے بلا ارادہ ہی یوٹیوب کو آن کرلیا تھا لیکن سامنے ٹرینڈنگ نیوز دیکھ کے اسکا موبائل اسکے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے بچا تھا اور سامنے سے آتے ارحم نے یہ دیکھا تھا ----

عائزہ؟

واٹ ہیپنڈ؟

ایز ایوری تھنگ آل رائٹ؟

عائزہ نے بے ساختہ ہی اپنا موبائل اسکے حوالے کردیا تھا ---

ارحم نے نیوز دیکھ کے ایک گہرا سانس لیا تھا ---

جبکے کچھ سوچتے ہوئے عائزہ نے ارحم کا گریبان پکڑلیا تھا ---

دوغلے انسان جھوٹے مکار یہ یزدان لاشاری دوست ہے نا تمہارا تم جانتے تھے ناکہ نمل اور اسکی شادی ہوچکی ہے پھر بھی اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی کیوں؟؟

عائزہ ڈھاری تھی ---

جبکے ارحم نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے اپنا گریبان اس سے چھڑوایا اور جانے ہی لگا تھا کہ عائزہ اس کے راستے میں حائل ہوگئی اور ایک مرتبہ پھر سے اسکا گریبان دوبچا تھا ---

جواب کیوں نہیں دے رہے ہو آخر تم سب نے مجھے سمجھ کے کیا رکھا ہے جسکی جو مرضی ہوتی ہے کرتا ہے نا مجھ سے کوئی کچھ پوچھتا ہے نا مجھے بتانا گوارا کرتا ہے اتنی کھٹکنے لگی ہوں کیا میں سبکو ہاں؟؟

عائزہ شدید غصے میں چیلائی تھی اور اب ارحم کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا لہذا اسے دیوار سے پن کرتے اسنے یہ لفظ چبا چبا کے ادا کیے تھے ---

"ہو کون تم ہاں؟ چاہتی کیا ہو تم سمجھ کے کیا رکھا ہے تمنے مجھے ہر بار میرا گریبان پکڑ کے مجھ سے سوال کرتی ہو جانتی ہو آج تک جسنے بھی ارحم خان انصاری کے گریبان کو پکڑا ہے اسکے ہاتھ سلامت نہیں رہے اور تم نے یہ غلطی کئی بار کر چکی ہو اسکی سزا کس قدر سخت ہوگی سوچ ہے تمہاری"---

اسنے جھٹکے سے اپنا گریبان اس سے چھڑواتے اپنی لال انگارہ آنکھیں اسکی ہیزل آنکھوں میں گاڑھتے کہا جو اس وقت رونے کے باعث لال ہوچکی تھیں ---

عائزہ کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا وہ اس سے ایسے کم ہی بات کرتا تھا یہ وہ خود ہی تھی جو اسکے غصے کو ہوا دیتی تھی ---

اور تمھیں کیا بتاتا میں ہر رشتہ تو تمنے اپنی مرضی سے ختم کیا ہے میں نے تمہیں یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ اپنی فیملی کو چھوڑو یہ فیصلہ تمہارا اپنا تھا ویسے بھی تم بہت بیوقوف ہو اور خود غرض بھی صرف اپنا فائدہ سوچتی ہو اسی لیے اپنی بے جا ضد اور انا کی وجہ سے آج یوں اکیلی ہو ---

او جسٹ شٹ اپ ارحم خان انصاری مت بھولو کہ مجھ سے شادی کا فیصلہ تمہارا اپنا ہی تھا تم ہی بدلہ لینا چاہتے تھے مجھ سے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نا تم میری زندگی

میں آتے نا ہی میں اپنی فیملی سے دور ہوتی سمجھ آئی اور ایک بات یاد رکھنا تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں اپنی تمام عمر تم جیسے شخص کے ساتھ گزار دوں گی ہمم؟؟

ہاہاہا عائزہ طنزیہ ہنسی تھی ---

جبکے ارحم کی گرفت اسکی بازوؤں پہ سخت سے سخت تر ہوتی جارہی تھی --

تم سے خلع لوں ---

ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کرتی اس سے پہلے ہی عائزہ کا منہ وہ دبوچ چکا تھا ---

اگر تمہاری زبان پہ یہ لفظ دوبارہ آیا تو تم میرا وہ روپ دیکھوگی جو تم کبھی بھی دیکھنا نہیں" چاہوگی عائزہ ارحم خان انصاری "---

اسکے کانوں میں صور پھونکتے ہوئے ہر اک لفظ کو چبا چبا کے کہتے اسکی گردن پہ اپنی پرتپش سانسیں چھوڑتے کہا تھا اور اسے اپنی سخت گرفت سے آزاد کرتے واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔

جبکے عائزہ کا دل کسی ڈھول کی مانند اسکے سینے میں ڈھرک رہا تھا ۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ نیچے کی جانب بڑھی تھی ۔۔۔

عائشہ اس وقت نمل کے کمرے میں تھی ہاجرہ اور راحیل نے اسے نمل کے جیسے ہی ٹریٹ کیا تھا آخر کو وہ بھی کسی کی بیٹی تھی عائشہ نے خود ہی نمل کے کمرے میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا جس پہ راحیل اور ہاجرہ راضی تھے جانتے تھے اسکے لیے آسان نہیں ہے

اسے معاف کرنا جو اذیت وہ اسے دے چکا ہے وہ کسی صورت ہمدردی کے دو بول بول کے ختم نہیں کی جاسکتی اس نے اسکی روح پہ ضرب لگائی تھی جسکی تکلیف اتنی زیادہ تھی کہ مانو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے جان نکل گئی ہو---

وہ بیڈ پہ لیٹی آرام کررہی تھی کہ جب ارمغلان ڈھار سے دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تھا ---

یہ کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے تمنے ہاں ؟ بیوی میری ہو تو میرے کمرے میں ہونا چاہیے تھا نا تمھیں ناکہ نمل کے چلو میرے ساتھ ---

میں نہیں جاؤں گی سمجھے آپ مجھے موم ڈیڈ نے اجازت دی ہے یہاں رکنے کی لہذا آپ جاسکتے ہیں ----

او آئی سی تو اب تمنے میرے ماں باپ کو بھی اپنے جال میں پھانس لیا ہے ہاں ؟

اسکی بازو کو پکڑ سے پکڑ کے اپنے قریب کھینچتا اسے سسکنے پہ مجبور کرگیا تھا ---

چچ چچ چھ چھوڑیں مجھے ارمغلان آپ --- "جانے دیں مم مجھے پپ پلیز ""-- "

ایک بات یاد رکھنا عائشہ لاشاری میں وہ تھپڑ بھولا نہیں ہوں جو تمہاری وجہ سے مجھے میرے باپ نے مارا تھا اسکا بدلہ تو میں تم سے سود سمیت لوں گا لیکن فلحال اگر تم مجھے آج رات کو میرے کمرے میں نہ ملی اور اگر مجھے آئندہ کسی اور کے کمرے میں نظر آئی تو جو تمہارا حشر کروں گا وہ تمہاری یہ ننھی جان چاہ کے بھی برداشت نہیں کرسکے گی

ذو معنی لہجے میں کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا ---

جبکہ اسکے جانے کے بعد وہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی تھی ----

نمل جب سے لاشاری مینشن واپس آئی تھی تب سے اسکے دل و دماغ میں جنگ سی چھیڑی تھی اسنے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا یا سوچا تھا کہ عائشہ کے ساتھ کچھ ایسا ہو بے شک یزدان نے اسے کڈنیپ ضرور کیا تھا لیکن اسنے اسکے ساتھ کوئی غیر اخلاقی حرکت نہیں کی تھی لیکن اسکے دیئے زخم اتنے تھوڑے بھی نہیں تھے کہ اتنی آسانی سے بھر جائیں ---

آج انتخابات تھے جسکا فیصلہ آج رات آٹھ بجے ہونا تھا یزدان صبح سے وہی تھا نمل نے عشا کی نماز پڑھتے ہوئے دعا کی نیت سے ہاتھ اٹھائے تھے ----

اللہ پاک میں بہت گنہگار ہوں لیکن تو بہت غفور و رحیم ہے میں بس تجھ سے ہمت " مانگنا چاہتی ہوں مجھے ہمیشہ حق اور سچ کے راستے پہ چلنے کی توفیق عطا فرما "---

نماز پڑھنے کے بعد نمل اٹھی تھی اور اپنا موبائل آن کیا تھا پہلی خبر یعنی بریکنگ نیوز دیکھ کے اسنے ایک گہرا سانس لیا تھا----

اسکے فیسبک اکاؤنٹ پہ اسکے واٹس ایپ پہ اسکے انسٹا گرام پہ اسے بہت سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے تھے وہ نوٹیفکیشن آف کرتی موبائل کو سائیڈ پہ رکھتی باہر ٹیریس پہ چلی آئی تھی ----

اس وقت وہ بلیک اور ریڈ کلر کے کومبینیشن کی قمیض اور کیپری پہنے ہوئے تھی ڈوپٹہ اسنے ایک سائیڈ پہ ڈالا ہوا تھا جبکے ہوا تیز ہونے کی وجہ سے اسکے لمبے گھنے بال اسکے چہرے پہ بار بار آرہے تھے ----

ایک نظر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے ایک قمیتی موتی اسکی آنکھ سے گرا تھا ---

نجانے اسے کبھی کیوں سکون نہیں ملا تھا پچھلے پانچ سال سے ایک ایسے شخص کی محبت میں مبتلا تھی جسکو محبت کے نام سے نفرت تھی جو محبت کرنا نہیں جانتا تھا نا چاہتا تھا لیکن اسکے باوجود بھی وہ اس سے نفرت نا کرسکی اسکی کچی عمر کی محبت اسکا عشق بنتی چلی گئی تھی اور آج وہ ایک ایسے دوراہے پہ کھڑئی تھی جہاں وہ اسکے ساتھ ہوکے بھی اسکے ساتھ نہیں تھا اسے اذیت سہنے کی برداشت کرنے کی عادت ہوچکی تھی ----

میرے آہ بھرے جذبات کے وہ "

اپنی واہ نظر کرگیا

مطلوب تھی میں ہمدردی کی زخموں کو وہ میرے ہرا کرگیا

آرزو تھی اسے پانے کی مجھے آرزو اسکی ارمان میرا بن گیا

لاحاصل ہی سہی جاتے جاتے وہ مجھے خدا کے اور قریب کرگیا "----

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب یزدان اسکے

ساتھ آکھڑا ہوا تھا۔۔۔

مبارکباد نہیں دوگی مجھے آخرکار تمہارا شوہر وزیراعظم بن گیا "۔۔۔"

یزدان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جبکہ نمل پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

مبارک ہو آپکو۔۔۔

بس کوئی دعا نہیں دوگی کیا آخرکار پانچ وقت کی نمازیں پڑھتی ہو تمہاری تو ساری دعائیں قبول ہوتی ہونگی ہے نا ؟؟ یزدان نے ایک گہری نظر اسکے خوبصورت سراپے پہ ڈالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نمل نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور ہنستی ہی چلی گئی جبکے آنسو بھی کچھ آنکھوں سے بہہ نکلے تھے ----

یزدان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا --

ٹھیک کہا آپنے میرے تمام دعائیں قبول ہوتی ہیں آپکے لیے یہی دعا ہے کہ اللہ آپ کو حق اور سچ کے راستے پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپکو ہدایت دے آمین ثم آمین ---

اچھا تو تمھیں لگتا ہے کہ میں غلط ہوں ہمم شاید گناہ گار بھی ہاں؟؟

گناہ گار کا تو مجھے معلوم نہیں لیکن یزدان آج آپ جس مقام پہ کھڑے ہیں نا یہاں پہ پہنچ کے اچھے اچھوں کے ایمان ڈگمگا جاتے ہیں بس اسی لیے میں نے کہا ہے ---

ہمم کافی گہری باتیں کرتی ہو تم ---

یزدان نے ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالتے کہا جو اب اپنے چہرے پہ بالوں کو ہٹانے کی کوشش میں تھی ---

بے ساختہ ہی یزدان نے آگے بڑھ کے نمل کے بالوں کو اسکے چہرے سے ہٹایا تھا ---

جبکے نمل اسکے عمل پہ سن ہوگئی تھی ---

بے ساختہ ہی نمل نے قدم پیچھے لیے تھے اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں جاتی یزدان کے لفظوں نے اسکے قدم جکڑ لیے تھے ---

مجھے چھوڑ کر چلی جاؤگی کیا؟؟

نمل نے ناچاہتے ہوئے پلٹ کے اسکی جانب دیکھا جو آس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ نے ہی تو کہا تھا کہ تم جب چاہو جا سکتی ہو۔۔۔

نمل نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک کہا تمنے میں نے کہا تھا اور اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں جا سکتی ہو تم اور کوشش کرنا کہ کبھی واپس مت آنا آج سے ابھی سے آزاد ہو تم۔۔۔

یزدان نے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا تھا جبکے نمل نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا تھا کئی آنسو اسکی پلکوں کی بار توڑ کے بہہ نکلے تھے ---

نمل نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکی کو روکتے نیچے کی جانب قدم بڑھائے تھے ----

افففف او یہ کیا کردیا میں نے کیسے جانے دیا اسے اکیلے پتہ نہیں کس حال میں ہوگی کچھ بھی تو ساتھ نہیں لے کر گئی نا بیگ نا موبائل --- شٹ!

یزدان نے سامنے ہی شیشے کی لگی کھڑکی پہ زور سے ہاتھ مارا کہ چھناک کر کے شیشہ ٹوٹا تھا اور کچھ ٹکڑے اسکے ہاتھ میں پیوست ہوگئے لیکن اسے کہاں درد محسوس ہو رہا تھا اس بس فکر تھی تو نمل کی جس تک وہ کیسے بھی کر کے پہنچنا چاہتا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن اسکا دل بار بار کسی انہونی کا پتہ دے رہا تھا ---

نمل سڑک پہ بے مقصد ہی چلتی جارہی تھی اسے یوں محسوس ہورہا تھا کہ جیسے اس سے کسی نے جینے کہ وجہ چھین لی ہو جیسے کسی کو تپتے صحرا میں چھوڑ دیا جائے اور اسے دو بوند پانی کے لیے ترسایا جائے سڑک پہ چلتے وقت اسے یہ بھی خیال نا تھا کہ وہ سڑک کے بیچوں و بیچ چل رہی ہے --

ٹھیک کہا تمنے میں نے ہی کہا تھا اور اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں کہ تم جا سکتی ہو اور" کوشش کرنا کہ کبھی واپس مت آنا آج سے ابھی سے تم آزاد ہو "--

اس کے ذہن میں یہ الفاظ ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے کہ وہ اس وقت اسکی سوچوں میں اتنا گم تھی کہ سامنے سے آتے ٹرک کو بھی نا دیکھ سکی تھی بے ہوش ہونے سے بھی پہلے بھی اس کی آنکھوں کے سامنے اسی ستمگر کا ہنستا مسکراتا چہرہ لہرایا تھا اور پھر اسکا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا ---

عائشہ اسی سوچ میں کب سے گم تھی کہ ارمغلان کے کمرے میں جائے یا نا لیکن اگر نا بھی گئی تو وہ اسے نہیں چھوڑے گا یہ سوچ کے وہ ارمغلان کے روم میں چلی آئی تھی

اسنے دروازے پہ ہلکا سا ہاتھ ہی رکھا تھا کہ دروازہ کھولتا ہی چلا گیا تھا اسنے اندر داخل ہوتے ہوئے کمرے کا مکمل جائزہ لیا تھا جسکی دیواروں پہ وائیٹ اور سلور کلر کا کام ہوا تھا درمیان میں ہی ایک جہازی سائز بیڈ بھی موجود تھا ساتھ ہی اٹیچ واشروم اور واشروم کے ساتھ ہی واڈروب اور سامنے ہی ایک درمیانے سائز کا ڈریسنگ ٹیبل رکھا تھا اسنے پورے کمرے کا ایک نظر جائزہ لیا لیکن وہ ستمگر اسے کہیں نظر نا آیا تو وہ شکر کا کلمہ پڑھتے شاور لینے چلی گئی تھی لہذا اسکے پاس کوئی ڈریس نا تھا تو اس نے ارمغلان کی ایک ٹی شرٹ اور ٹراوزر نکال لیا تھا ----

عائشہ شاور لے کے نکلی تھی اور اپنے گیلے بالوں کو سکھانے کی غرض سے ڈریسنگ کے سامنے کھڑئی تھی ارمغلان جو کے ابھی ہی گھر آیا اور سیدھا ہی اپنے کمرے میں گیا تھا سامنے کا منظر دیکھ حیران تھا اسنے اسی کے کمرے میں اسی کے کپڑے اسی کی بنا اجازت کے پہن لیے تھے ؟؟

لیکن جو بھی تھا ان کپڑوں میں وہ کافی کیوٹ لگ رہی تھی جو اسکو کافی کھلے تھے ---

کس کی اجازت سے تمنے یہ کپڑے پہنے ہیں ہاں "؟"

ارمغلان اس کے بالکل پیچھے آکھڑا تھا اور عائشہ کے ہاتھ سے ڈرائیر گرتے گرتے بچا تھا ---

وو ووہہ وہ می مم میرے پاس کپڑے نہیں تھے پہننے کو اسی لیے آپ کے پہن لیے "
---"

عائشہ نے خوفزدہ ہوتے کہا تھا ---

ہمم اچھا تو کیا تمنے مجھ سے اجازت لی اس بات کی؟؟

نن ننن نن نہیں ---

جانتی ہو نا کسی کی چیز کو بنا اجازت چھونا گناہ کہلاتا ہے اور اسکی سزا بھی ملتی ہے ---

اب کی بار عائشہ کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا کہ نجانے وہ ظالم اب اسکو کیا سزا دے گا

تمہاری سزا یہ ہے کہ جب تک میں نا کہوں بیٹھوگی نہیں کھڑی رہوگی اور اگر بیٹھنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا---

جبکے عائشہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے سر کو اثبات میں ہلاتی کھڑئی ہوگئی تھی---

جبکے ارمغلان اب اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا کہ جیسے اسکا صبر آزما رہا تھا---

آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا اور وہ ویسے ہی کھڑئی تھی اب اسکی ہمت جیسے جواب دینے لگی تھی---

تھک گئی ہو کیا "؟"

ارمغلان نے بیڈ پہ لیٹے لیٹے ہی پوچھا تھا ---

اور عائشہ نے روتے ہوئے سر کو ہاں میں ہلایا تھا ---

اچھا ٹھیک ہے یہاں آؤ ---

عائشہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب ہی گئی تھی کہ اسنے اسے بازو سے جھٹکا دیتے ہوئے خود پہ گرایا تھا جسکی وجہ سے عائشہ کی سسکی نکلی تھی ----

اسکی بند آنکھیں کپکپاتے گلابی لب اور اسکے جسم سے اٹھتی خوشبو ارمغلان کو اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی ---

" پپ پی پلیز چچ چھوڑیں مم مجھے مم میں نے کچھ نہیں کیا ہے میں کچھ نہیں جانتی ہوں مجھے جانے دیں "

اب کی بار عائشہ کی روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی ---

اور ارمغلان جیسے واپس ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا اور اسکے بالوں کو اپنی سخت ترین گرفت میں لیا تھا جس پہ عائشہ چیلا اٹھی تھی ---

" تمہاری محض یہی غلطی ہے کہ تم یزدان لاشاری کی بہن ہو اور اسکے کیے کی سزا بھگتنی ہے تمھیں تا عمر تمام عمر سمجھی تم "...

وہ چبا چبا کر کہتا وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ عائشہ کے لفظ نے اسکے بڑھتے قدموں کو جکڑ لیا تھا----

ڈرو اللہ سے ارمغلان قریشی جب وہ انصاف کرنے پہ آتا ہے تو اگلے پچھلے تمام حساب " بے باک کردیتا ہے ظلم اتنا ہی کرو جتنا خود برداشت کرسکو "----

ایک پل کو ارمغلان کو لگا کہ اسکا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہے لیکن پھر خود پہ سرد مہری کا خول چڑھائے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا----

یزدان جو کے ابھی تھوڑی ہی دور نمل کو ڈھونڈتا ہوا گیا تھا ایک جگہ لوگوں کا ہجوم پا کے پریشان سا ہوگیا تھا جیسے وہاں اسکا کوئی بہت ہی قمیتی سرمایہ ہو وہ فوراً گاڑی سے نکلتا اس ہجوم کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

بھائی صاحب یہاں کیا ہوا ہے؟

ارمغلان نے وہاں پہنچ کے ایک بندے سے پوچھا

ارے سر آپ آپ تو پرائم منسٹر ہیں نا؟ اور آپ یہاں اکیلے۔۔؟

آپ وہ سب چھوڑیں پلیز مجھے بتائیں وہاں کیا ہوا ہے؟؟

دراصل وہاں کسی لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے بہت بری حالت ہے اللہ پاک رحم کریں۔۔۔

کک کی کیا؟

ہٹیں پلیز سائیڈ پہ ہوں راستہ دیجیے "--"

اس وقت یزدان کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا ---

اور سامنے نمل کو دیکھ اسکے پاؤں تلے زمین نکل گئی نمل خون میں لت پت پڑی تھی ---

وہ فوراً سے آگے بڑھا تھا اور اسے گود میں اٹھایا تھا ----

جبکے وہاں موجود لوگوں کے ہجوم نے چہ میگوئیاں شروع کر دی تھیں ---

اررے دیکھو تو سہی استغفار کیسے گود میں اٹھایا ہوا ہے اس نے کسی نامحرم کو اور وہ بھی ہے کون کل بننے والا وزیراعظم جسنے آج سے ہی اپنے کالے کرتوت دیکھانے شروع کردیئے ---

بکواس بند کریں اگر کسی چیز کے بارے میں معلوم نا ہو نا تو اپنے منہ کو بند رکھا کریں " جانتے ہیں آپ لوگ کون ہے یہ؟ بیوی ہے یہ میری سمجھ آئی آپ کو میری نمل ہے یہ سمجھ گئے آپ لوگ "---

یزدان اتنے زور سے ڈھارا تھا کہ سب کی زبانوں کو تالا لگ گیا تھا جب کے کچھ لوگوں نے باقاعدہ معافی بھی مانگ لی تھی ---

وہ اسے اٹھائے بھاگتا ہوا گاڑی میں پہنچا تھا اور اسے گاڑی کی بیک سیٹ پہ لیٹاتے اسنے گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ اندھا دھند ڈرائیو کرتا ہاسپٹل پہنچا تھا ---

ڈاکٹر ---

ڈاکٹر?

وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے چیلایا تھا ----

ڈاکٹر اسے دیکھیں نا نجانے کیا ہوگیا ہے اٹھ ہی نہیں رہی ---

یزدان پاگلوں کے جیسے بات کررہا تھا ---

نمل کو اسٹریچر پہ ڈالتے ہوئے اسے فوراً سے آپریشن تھیٹر لے جایا گیا تھا ---

دیکھیئے مسٹر لاشاری پیشنٹ کی کنڈیشن کافی سیریس ہے ہمیں فوری طور پہ آپریشن کرنا "ہوگا کیونکے آل ریڈی انکا کافی خون ضائع ہوچکا ہے ---

ٹھیک ہے ڈاکٹر لیکن اگر اسے کچھ بھی ہوا تو قسم کھاتا ہوں یہاں موجود ہر چیز کو تہس نہس کر دونگا ----

یزدان نے اپنی لال انگارہ ہوتی آنکھیں جب ڈاکٹر کی آنکھیں میں گاڑھیں تو ڈاکٹر گھبرا کے سر کو اثبات میں ہلاتا اندر کی جانب چل دیا تھا---

چل چل کے اسکے پاؤں شل ہوگئے تھے لیکن ابھی تک کوئی ڈاکٹر یا نرس آپریشن تھیٹر سے باہر نا آئے تھے ----

اسکا دل ہی نہیں بلکہ اسکا اس کی سلامتی کے لیے دعاگو تھا ---

ابھی وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا کہ نرس باہر آئی تھی ----

ایکسیوزمی نرس؟ اب پیشنٹ کی کنڈیشن کیسی ہے؟

انکی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے کیونکے انکا خون کافی ضائع ہوچکا ہے جسکی وجہ سے ان کے سروایو کرنے میں مشکل ہورہی ہے ہمیں ابھی ارجنٹ طور پہ او نیگیٹو بلڈ -O لیے چاہیے ---

نرس میرا بلڈ گروپ او نیگیٹو ہے آپ جتنا چاہیں لے لیں لیکن پلیز پیشنٹ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ---

ٹھیک ہے آپ آئیں میرے ساتھ ---

وہ نرس کے پیچھے ہی چل پڑا تھا یزدان کا خون لگنے کی وجہ سے نمل کی جان بچ گئی تھی لیکن اسکے لیے اگلے 24 چوبیس گھنٹے ڈاکٹرز نے انتہائی اہم قرار دیئے تھے یعنی کے اگر اس کو اگلے چوبیس گھنٹوں میں بھی ہوش نا آیا تو شاید وہ مکمل طور پہ کومہ میں چلی جائے اور پھر کبھی واپس ہی نا آئے ---

اس وقت نمل کو انڈر آبزرویشن میں رکھا گیا تھا یزدان اسکی حالت کا ذمہ دار خود کو ٹھہرا رہا تھا اور کہیں نا کہیں وہ ہے بھی تھا ---

چوبیس گھنٹے بیت چکے تھے

اسکا جسم مشینوں میں اور پٹیوں میں جکڑا پڑا تھا۔۔

وہ قدم با قدم چلتا ہوا اسکے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔۔

پلیز نمل واپس آجاؤ میرے پاس میرے پاس آج تک کوئی نہیں رہا جو بھی میرا اپنا ہوتا" تھا پتہ نہیں کیوں وہ چھین جاتا تھا مجھ سے میں تھک گیا ہوں خود سے لڑتے لڑتے مجھے نہیں پتہ کہ یہ محبت ہے یا کچھ اور لیکن ہاں تم میرا جنون بن گئی ہو میں نے اپنایا تو تمھیں محض بدلے کی خاطر تھا لیکن تم میری ضد ہی نہیں میرا جنون بن گئی ہو تم میری ہو نمل میں تمھیں کسی سے بانٹ نہیں سکتا نا تمھیں چھوڑ سکتا ہوں میں لاکھ کہہ لوں کہ تم چلی جاؤ لیکن سچ یہی ہے کہ میں نے ایسا کبھی دل سے نہیں چاہا تم میری رگوں میں

خون بن کے ڈورنے لگی ہو تم میری محبت نہیں ہو میرا جنون ہو میری دیوانگی ہو اور تم بہت مختلف ہو تم انتہائی مشکل ہو نمل لیکن تم جیسی بھی ہو میرا سکون ہو اور اپنے سکون کو پانے کی خاطر کسی بھی چٹان سے ٹکرانے کو تیار ہوں تمنے ابھی تک صرف میری ضد دیکھی ہے میرا جنون اور دیوانگی تمھیں پاگل کردے گی تمنے اگر مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی تو میں خدا سے بھی بھیک مانگ لوں گا اسکے آگے سجدہ بھی کرلوں گا اور دد دیکھو تم تو اللہ کے بہت قریب ہو نا تم اللہ سے کہو کہ وہ تمھیں میرے پاس واپس بھیج دے دد دیکھو تم جیسا کہو گی ویسا ہی کروں گا پپ پلیز چھوڑ کے مت جانا مجھے ہاں واپس آجاؤ میرے پاس پلیز میں مرنا نہیں چاہتا نمل مجھے مت مارو پلیز واپس آجاؤ پلیز نمل تمھیں " اپنے اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ کے مت جانا واپس آجاؤ پلیز۔۔۔

یزدان یہ سب کہتا ہوا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا اسکی انکھ سے کافی عرصے کے بعد ایک آنسو نکلا تھا جو نمل کے چہرے پہ گرا تھا اور یزدان نے محسوس کیا تھا کہ جیسے اسکے جسم میں حرکت ہوئی ہو۔۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر یزدان خوشی سے جھوم اٹھا تھا گویا اسے زندگی کی نوید سنا دی گئی ہو۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نمل کو نارمل روم میں شفٹ کردیا گیا تھا ڈاکٹرز کے مطابق نمل اب خطرے سے باہر تھی ڈاکٹرز کو تو یہ سب ایک کرشمہ ہی لگا تھا کیوں کے نمل کا کیس کافی کریٹیکل تھا اور پھر اس سب کے بعد نمل کو کافی دیر بعد ہاسپٹل لایا گیا تھا اسکے بچنے کے چانسسز کافی کم تھے لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ سچ دل سے نکلی ہوئی دعا اللہ ضرور قبول کرتا ہے ہم انسان بے شک ناسمجھ نادان ہوسکتے ہیں لیکن ہمارا رب نہیں بے شک وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو آزماتا ہے اور اتنا ہی آزماتا ہے جتنا کے اسکا بندہ برداشت کرسکے۔۔۔۔

یزدان جب روم میں آیا تو نمل آنکھیں موندے لیٹی تھی وہ جان چکی تھی کہ وہ اندر آیا ہے لیکن پھر بھی خاموش رہی تھی ---

نمل شکر ہے کہ تمھیں ہوش آگیا ہے ورنہ میں مرجاتا ----

یزدان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پہ رکھا تھا کہ نمل کو کرنٹ سا محسوس ہوا اور اسنے اپنا ہاتھ جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے چھڑایا تھا ---

آپ نے خون دے کے مجھے کیوں بچایا میں زندہ نہیں رہنا چاہتی ہوں مجھے سکون سے " جینے نہیں تو کم از کم سکون سے مرنے تو دیتے "---

نمل بے بسی سے روتے ہوئے بولی تھی ---

جبکے یزدان کی آنکھیں پل میں لال انگارہ ہوئیں تھیں ---

کیا سمجھتی ہو تم خود کو جب چاہو گی قریب آؤ گی جب چاہو گی دور چلی جاؤ گی ارے اگر میں نے جانا کا کہہ دیا تھا تو اسکا مطلب یہ تھوڑی تھا کہ چلی جاؤ تم مجھ سے لڑ لیتی میرا گریبان پکڑ لیتی مجھ سے سوال کرتی کے ایسا کیوں کررہے ہو مجھے ڈانٹ لیتی لیکن مجھے یوں چھوڑ کے تو نا جاتی ---

یزدان اسپر جھکا ایک ایک لفظ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہہ رہا تھا اور نمل حیران پریشان سی اسی کو دیکھے گئی تھی کہ آخر یہ کایا کیسے پلٹ گئی وہ بھی اتنی جلدی ---

یہ سب آپ کیوں کہہ رہے ہیں اب کیا چاہتے ہیں مجھ سے برباد تو کرچکے ہیں مجھے آپ اب سکون سے مرنے دیں مجھے ---

نمل نے روتے ہوئے کہا تھا ---

چپ بالکل چپ اب اگر دوبارہ مرنے کا نام لیا تمنے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھ آئی ---

یزدان نے شدید غصے میں کہا تھا ---

کیوں کیا لگتی ہوں آپکی مجھے بچایا کیوں آپنے آپ کے لیے تو میں محض ایک مہرہ تھی نا تو پھر؟؟ --

کیوں کے تم میرا جنون بنتی جارہی ہو میرا سکون تم نا دیکھوں تو ماہی بے آب کی طرح میرا دل تڑپنے لگتا ہے مجھے نہیں پتہ کہ کیا یہی محبت ہے لیکن میری ضد میری دیوانگی میرا جنون بن چکی ہو تم یہ سچ ہے کہ تم سے بدلے کے لیے شادی کی میں نے تمھیں

برباد کردیا لیکن بعد ارزاں مجھ پہ یہ راز کھلا کہ میں تو ایک بھٹکی ہوئی راہ کا مسافر ہوں جسکو سیدھا راستہ تمنے دیکھایا ہے نمل میں تھک چکا ہوں خود سے لڑتے لڑتے میں اپنے یا تمہارے درمیان کسی تیسرے کو برداشت نہیں کرسکتا میں بس تمھیں اپنے قریب دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو میرے پاس بس جب جب کہیں بھٹکوں سیدھا راستہ تم دیکھاؤ مجھے مجھے مکمل کردو نمل پلیز مجھے سمیٹ لو بکھر گیا ہوں میں ---

یزدان کی باتیں سن کے نمل کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں مطلب کے وہ ایک موقع دینا چاہتا تھا خود کو اسنے کہا تھا کہ اسے محبت نہیں ہے لیکن اسے محبت تھی بس وہ اظہار کرنے سے کترا رہا تھا اور یہ اظہار وہ کیوں نہیں کرپا رہا تھا اسکا اسکے ماضی سے ایک گہرا تعلق تھا جو صحیح وقت آنے پہ کھلنا تھا ---

تمھیں جب کبھی ملیں فرصتیں میرے دل سے بوجھ اتار دو ---"

میں بہت دنوں سے اداس ہوں مجھے کوئی شام ادھار دو ---

مجھے اپنے روپ کی دھوپ دو کہ چمک سکیں میرے خال و خد
مجھے اپنے رنگ میں رنگ دو میرے سارے رنگ اتار دو ---

کسی اور کو میرے حال سے نا غرض ہے کوئی نا واسطہ
میں بکھر گیا ہوں سمیٹ لو، میں بگڑ گیا ہوں سنوار دو ---

میری وحشتوں کو بڑھا دیا ہے جدائیوں کے عذاب نے
میرے دل پہ ہاتھ رکھو ذرا، میری ڈھرکنوں کو قرار دو ---

تمھیں صبح کیسی لگی میرے خواہشوں کے دیار کی

جو بھلی لگے تو یہیں رہو، اسے چاہتوں سے نکھار دو ---

وہاں گھر میں کون ہے منتظر کہ ہو فکر دیر سویر کی
بڑی مختصر سی یہ رات ہے اسی چاندنی میں گزار دو ---

کوئی بات کرنی ہے چاند سے کسی شاخسار کی اوٹ میں
"مجھے راستے میں یہیں کہیں کسی کنج گل میں اتار دو ---

****

نمل کو ہاسپٹل سے ڈسچارج مل گیا تھا یزدان اسکا بہت خیال رکھتا تھا اس سے دور جانے کا خیال ہی اسکے لیے سوہان روح تھا نمل نے اسکو کئی مرتبہ منع کیا تھا کہ وہ اب بس

کردے کیوں کے وہ چھوٹے بچوں کی طرح اسکی ہر ایک چیز کا خیال کرتا تھا نمل کے معاملے میں تو اسکو کسی قسم کی کوتاہی برداشت ہی نا تھی ---

ابھی ابھی نمل شاور لے کے نکلی تھی بلیو کلر کے شارٹ فراک کے ساتھ وائٹ کلر کا ٹراوزر اسنے زیب تن کررکھا تھا وہ شیشے کے سامنے اپنے بال سکھانے کی غرض سے آکھڑی ہوئی تھی کہ یزدان کمرے میں آیا تھا اب ظاہر سی بات ہے کہ یزدان صاحب وزیراعظم بن چکے تھے تو اسکی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئیں تھیں ابھی بھی وہ دو تین میٹنگز اور ایک دو پریس کانفرنس کو نبٹاتا ہوا آیا تھا اور نمل کو دیکھ کے وہ مبہوت رہ گیا تھا نمل اپنے کام میں اتنی مگن تھی کہ اسکو یہ احساس تک نا ہوسکا کہ یزدان اسکے پیچھے ہی کھڑا ہے ----

نمل ---

اسکی جذبات سے بوجھل آواز سن کے نمل کے پورے جسم میں کپکپی ڈور گئی تھی ---

اسکی مخمور آنکھیں اسکی لو دیتی نظریں کہاں عادی تھی وہ ان سب کی لیکن ---

تم جانتی ہو نمل جب میں نے تمھیں پہلی بار دیکھا تھا مجھے یقین ہوگیا تھا کہ تمہارے چہرے سے زیادہ حسین چہرہ شاید ہی اس دنیا میں کسی کا ہوگا ---

یزدان نے اسکے کندھے پہ اپنی تھوڑی ٹکاتے ہوئے کہا تھا جبکہ نمل اسکے عمل پہ اپنی سانس تک روک گئی تھی ----

جانِ یزدان خاموش کیوں ہو کچھ کہو نا ---

سمجھتا ہی نہیں وہ شخص الفاظ کی گہرائی کو "

" میں نے ہر وہ لفظ کہہ دیا جس میں محبت ہو

نمل نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا تھا ---

ارے واہ نمل مائے گاڈ تم شاعری بھی کرتی ہو مطلب کے کتنی پیاری اور میٹھی آواز ہے تمہاری --

یزدان نے آگے بڑھ کے نمل کا گال چوما تھا جس پہ وہ خود میں سمٹ تھی ---

اچھا چلو مجھے کوئی اور شاعری سناؤ نا میں چاہتا ہوں تم بولتی رہو اور میں سنتا رہوں ---

یزدان نے نمل کو کمرے سے پکڑتے کہا تھا ---

مکمل دو ہی دانوں پہ یہ تسبیح محبت "
جو آئے تیسرا دانا یہ ڈوری ٹوٹ جاتی ہے

مقرر وقت ہوتا ہے محبت کی نمازوں کا
ادا جنکی نکل جائے قضا بھی چھوٹ جاتی ہے

محبت کی نمازوں میں امامت ایک کو سونپو
اسے تکنے اُسے تکنے سے نیت ٹوٹ جاتی ہے

محبت دل کا سجدہ ہے جو ہے توحید پر قائم
" نظر کے شرک والوں سے محبت روٹھ جاتی ہے

یزدان آپ کبھی بھی مجھے چھوڑ تو نہیں دیں گے نا کسی اور کے پاس تو نہیں چلے جائیں گے نا؟

شاعری پڑھنے کے بعد نمل نے بھیگی آنکھوں سے کہا تھا ---

نمل تم ہو تو میں ہوں تم نہیں تو کوئی نہیں میں جیسا بھی ہوں شرابی غنڈہ کھڑوس بدلحاظ آوارہ لیکن صرف تمسے ہوں صرف تمہارا ہوں ---

یزدان نے نمل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا تھا---

جبکے نمل بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی اور خودکو آزاد کراتے ہوئے جانے لگی تھی کہ اسکی کلائی ایک مرتبہ پھر یزدان کی گرفت میں آگئی تھی ---

یزدان چھوڑیں کیا کر رہے ہیں ---

نمل اپنی کلائی اس سے آزاد کرانے کی کوشش میں لگی تھی جبھی ایک جھٹکے میں یزدان نے اسے کلائی سے پکڑ کے اپنے قریب کھینچا تھا ---

نمل کی دل کی تیز ڈھرکن یزدان صاف سن سکتا تھا اسکی حالت اسے مزا دے رہی تھی ---

چلو جاؤ آج معاف کیا لیکن آئندہ خیال رکھنا میرے سامنے اگر ایسے آئی تو بندہ بشر ہوں کبھی بھی بہک سکتا ہوں ---

یزدان نے اسکی کلائی کو چھوڑتے تیزی سے اسکی کان کی لو کو چومتے اسکی حالت غیر کرگیا تھا جبکے نمل اپنے تپتے دونوں گالوں پہ ہاتھ رکھتی اپنے سرخ پڑتے چہرے کو دوسری

جانب موڑ گئی تھی جس پہ یزدان ہنستا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا تو یقیناً نمل کے لیے اسکی نفرت اور اسکی قربت دونوں ہی جان لیوا ثابت ہوئیں تھیں

رات کو ارحم جب روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی عائزہ اپنا بستر اٹھائے صوفے کی جانب جارہی تھی ---

یہ کیا کررہی ہو تم؟

موتیا ہوگیا ہے کیا آپکی آنکھوں کو دیکھائی نہیں دیتا کہ صوفے پہ شفٹ ہورہی ہوں میں ---

عائزہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا --

اور کس خوشی میں شفٹ ہورہی ہیں آپ بیگم صاحبہ سکون نہیں ہے آپکو ہر وقت کچھ نا کچھ الٹا سیدھا کرتی رہتی ہو۔۔۔

!میرا بستر میری مرضی

چپ چاپ یہاں آکے لیٹو میرے ساتھ اور اب کوئی بھی بحث مت کرنا پلیز میں آل ریڈی بہت تھکا ہوا ہوں۔۔

نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔

اچھا تو ایسے نہیں مانوگی ہے نا؟

ہاں جو کرسکتے ہو کرلو۔۔

عائزہ نے آبرو آچکاتے ہوئے کہا --

اس سے پہلے کہ وہ صوفے پہ لیٹتی ارحم آگے بڑھا اور اسے گود میں اٹھاتے ہوئے بیڈ کی جانب لے جانے لگا تھا ---

ہیے چھوڑو مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے کمینے انسان میں تمہارا سر پھاڑ دونگی ---

یہ بدتمیزی نہیں ہے تمہاری میری بات نا ماننے کی سزا ہے سمجھی چپ کر کے سوجاؤ دماغ مت کھانا میرا اب ---

ارحم نے قدرے بے رخی سے کہا تھا اور عائزہ میڈم کو کہاں برداشت تھا کہ کوئی اسے اگنور کرے ---

اس سے اچھا ہے کہ میں مرہی جاؤ نا ماں نا باپ نا بہن نا بھائی اور تو اور اب تو میرا شوہر بھی مجھ سے اکتانے لگا ہے ہائے اللہ مجھے یہ دن دیکھنے سے پہلے موت کیوں نہیں آگئی

عائزہ نے روتے ہوئے کہا تھا --

بکواس بند کرو عائزہ خبردار جو مرنے کا نام لیا تمنے اب ورنہ میں خود مار دونگا تمھیں سمجھی

ارحم نے اسے بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا

جبکے اسکے ایسے رویے پہ عائزہ کی آنکھیں مزید بھیگ گئی تھیں --

ہیے زی یہاں دیکھو یار رونا تو بند کرو پلیز اچھا دیکھو سوری یہ دیکھو کان پکڑ لیے ہیں میں نے ---

ارحم خان انصاری جس نے آج تک اپنی غلطی ہونے کے باوجود کسی سے معافی نا مانگی تھی وہ ایک چھوٹی سی لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا شاید وہ محبت کرچکا تھا ---

کیا سوری صبح صبح تم آفس کے لیے نکل جاتے ہو پھر رات گئے گھر واپس آتے ہو میں یونیورسٹی سے واپس آکے بور ہوجاتی ہوں ہر وقت بس کام کی پڑی رہتی ہے تمھیں ---

عائزہ نے منہ بسورتے کہا جبکے ارحم تو یہی سن کے خوشی سے نہال ہورہا تھا کہ وہ اسکے وقت گزارنا چاہتی ہے شاید اب اسکا دل اسکی جانب مائل ہونے لگا ہے ----

ہمم اچھا چلو میرے پاس تمہارے لیے ایک آفر ہے ---

کیسی آفر؟

عائزہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا ---

اگر تم مجھے ابھی ایک گڈ نائیٹ کس دو یہاں گال پہ اور مجھے ہگ کر کے سو تو کل کا پورا دن میرا تمہارا ہوگا مطلب تم جیسا چاہوگی کل میں ویسا بن جاؤں گا جلدی کرو یہ آفر محدود مدت کے لیے ہے ---

ارحم نے اسکی جانب آنکھ مارتے ہوئے کہا ---

ویسے بہت ہی ڈھیٹ انسان ہو تم ---

عائزہ نے بلش کرتے ہوئے کہا ---

او ہو میں نے تو بس ایک کس کرنے کو کہا تھا آپ تو پوری کی پوری بلش کررہی ہیں ---

ارحم نے ہنستے ہوئے کہا تھا

مجھے منظور ہے آفر

ٹھیک ہے تو جو کہا ہے وہ کرو

ارحم نے اپنا گال آگے کیا تھا جبکہ عائزہ اپنی آنکھوں کو سختی سے میچتے ہوئے اسکے گال پہ لب رکھ گئی تھی ---

اور اسکا لمس پاتے ہی ارحم کے ہونٹوں پہ ایک گہری مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا۔۔۔

عائشہ کی آنکھ صبح آٹھ بجے کھلی تھی اسنے اپنے ساتھ ہی ارمغلان کو لیٹے ہوئے پایا تھا کتنا خوبصورت تھا وہ مغرور سا شہزادہ خود میں مگن رہنے والا اپنی کرنے والا اپنی چلانے والا اسے کتنا دکھ دے چکا تھا اگر اسے پتہ چل جاتا کہ وہ اسکی محبت ہے تو شاید اسے یقین نا ہوپاتا کہ کیا واقعی ہی محبت ایسی ہوتی ہے۔۔۔۔

اگر مجھے دیکھنے کا شوق پورا ہوگیا ہو تو اٹھ کے ہاتھ پاؤں بھی ہلا لیں اٹھو اور میرے لیے ناشتہ بناؤ اور آج سے تم ہی میرے سارے کام کیا کرو مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے نہیں رکھا ہے میں نے تمھیں!

اور عائشہ اسکے اس انداز پہ شرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ گھبرا بھی گئی تھی ---

اب کیا پوری صدی یہیں کھڑا رہنے کا ارادہ ہے کیا سب سے پہلے میرے لیے واڈروب سے کوئی اچھا سا سوٹ نکالو میں شاور لینے جارہا ہوں اور پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے میرے لیے ناشتہ بناؤ میں بس آرہا ہوں اور ہاں ---

عائشہ جو کے کمرے سے باہر نکلنے کی تیاریوں میں تھی اسکی کرخت آواز پہ رکنے پہ مجبور ہوئی تھی ---

ناشتہ میرے لیے تم خود بناؤگی کسی بھی ملازم سے یا پھر موم سے مدد لینے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی!!!

جج جی ٹھیک ہے !

عائشہ سر کو ہاں میں ہلا گئی تھی ---

اسکے واشروم جانے کے بعد اسنے فوراً سے اسکے لیے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ اور ساتھ ہی بلیک ٹائی نکالی تھی اسکی گھڑی اسکا والٹ بھی اسنے ڈھونڈ کے ٹیبل پہ رکھا تھا اور نیچے کی جانب بھاگی تھی ---

کچن میں پہنچتے اسنے سامنے ہی ملازمہ اور ہاجرہ کو پایا تھا ---

اسلام و علیکم ---

وعلیکم اسلام ارے عائشہ بیٹا تم کیوں آگئی نیچے کچھ چاہیے تھا تو مجھے یا کسی ملازمہ سے کہہ دیتی نا ---

انھوں نے فکرمندی سے کہا جس پہ وہ بھیگی آنکھوں سمیٹ مسکرا دی تھی ---

نہیں موم وہ ایکچولی مجھے ارمغلان کے لیے ناشتا بنانا ہے ---

ارے تم کیوں ہلکان ہوگی بیٹا کوئی بات نہیں ارمغلان کے لیے میں ہی ناشتہ بنا دیتی ہوں ---

نن نن نن ن نہیں موم وہ انھوں نے کہا تھا کہ تم خود بنانا آپ پلیز مجھے بتا دیں کہ وہ ناشتے میں کیا لیتے ہیں ---

بیٹا وہ اورنج جوس کے ساتھ بریڈ جیم اور ہاف فرائی انڈہ کھاتا ہے ---

تم ایسا کرو تم جوس بنا لو اور بریڈ پہ جیم لگا لو جب تک میں انڈہ فرائی کرلیتی ہوں --

نن نن نہیں موم آپ جائیں نا آرام کریں میں کرلوں گی ---

ہاجرہ بیگم نے ایک بیچاری نظر اسپر ڈالی وہ جانتی تھیں کہ ارمغلان نے اسے یہ سب اکیلے ہی کرنے کو کہا ہوگا اس لیے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتی وہ کیچن سے باہر چلی گئیں تھیں ---

عائشہ ارمغلان کے آنے سے پہلے ہی اسکے لیے ناشتہ ٹیبل پہ لگا چکی تھی ---

ارمغلان پوری شان سے سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا ---

اور کرسی کھینچ کے بیٹھا تھا اور سامنے پڑا ناشتہ دیکھ اسکا خون کھول اٹھا تھا ---

ایک ہی دفعہ میں اسنے پورا کا پورا ناشتا اٹھا کے پھینک دیا تھا کہ عائشہ سمیٹ ہاجرہ اور راحیل بھی گھبرا گئے تھے ---

یہ کیا بدتمیزی ہے ارمغلان؟ وہ بچی تمہارے لیے ناشتہ بنا کے لائی ہے اتنی محنت سے اور تم ہو کے تمہارے نخرے ہی نہیں ختم ہورہے ہیں??

ڈیڈ آپ اس معاملے میں خاموش رہیں پلیز ---

ارمغلان نے دانت پیستے کہا تھا جس پہ راحیل تاؤ کھا کے رہ گئے تھے ---

مجھے ابھی کے ابھی ایک کپ چائے کے ساتھ پراٹھا بنا کے دو ---

لیکن ارمغلان تم تو اتنا ہیوی ناشتہ صبح نہیں کرتے؟

!اب سے کروں گا موم ناؤ نو مور آرگومنٹس

جاؤ عائشہ بنا کے لاؤ ---

اسنے اپنی لال انگارہ آنکھیں اسکی آنکھوں میں پیوست کرتے کہا۔تھا اور عائشہ وہاں سے گدھے کے سینگ جیسے غائب ہوئی تھی ----

چائے وہ بنا چکی تھی لیکن اسے روٹی بنانا نہیں آتی تھی اسے روٹی بیلنا اور پھر اسے اٹھا کے بڑا کرنا مشکل لگتا تھا اور پھر اسنے یہ کام اپنے گھر میں کبھی نہیں کیے تھے جو کے اب اسے کرنے پڑ رہے تھے ---

ابھی وہ توے پہ روٹی ڈالتی واپس پلٹی تھی جیسے تیسے کر کے اسنے روٹی بنا ہی لی تھی ---

کہ اچانک سے اسکا ہاتھ گرم توے کو لگا اور اسکی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی تھی جسکو سن کے فورا ہاجرہ اندر آئیں تھیں ---

ارے عائشہ بیٹا تمہارا ہاتھ بہت زیادہ جل گیا ہے آؤ میں تمھیں پٹی کردوں ---

اور یہ سب چھوڑو ملازمہ کرلے گی ---

نن نہیں آنٹی میں کرلوں گی بس تھوڑا سا کام رہ گیا ہے ----

آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے

عائشہ نے پراٹھا پلیٹ میں نکالتے چائے کپ میں ڈالتے ارمغلان کے سامنے رکھی تھی

یہ کیا نقشہ بنالائی ہو ؟

ارمغلان نے کوفت سے کہا تھا

ارمغلان تمہاری وجہ سے بیچاری کا ہاتھ جل گیا ہے اب بھی اسی کے پیچھے پڑے ہو تم شرم آنی چاہیے تمھیں ---

ہاں تو زرا سا ہاتھ ہی جلا ہے نا موت تو واقع نہیں ہوگئی اس محترمہ کی ---

ہاجرہ نے اسے کچھ کہنا چاہا تھا جب عائشہ نے آنکھوں کے اشارے سے انھیں منع کرتے اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھائے تھے ---

ہاجرہ بیگم ایک ملامتی نگاہ بیٹے پہ ڈالتی عائشہ کے پیچھے ہی گئیں تھیں ---

!افسوس ہورہا ہے مجھے تم پہ ارمغلان قریشی

راحیل بھی وہاں سے واک آؤٹ کرگئے تھے جبکے ارمغلان نے ضبط کرتے ہوئے ہتھیلی کا مکا بنا کے پوری قوت سے دیوار پہ مارا تھا ---

عائشہ نے آج بلیک کلر کا فراک پہن رکھا تھا بھورے بالوں کو کھولے اسنے میک کے نام پہ صرف گلابی رنگ کا گلوس لگایا تھا اور آنکھوں میں گہرا کاجل ڈالے اسنے اپنی سوجی ہوئی روئی ہوئی سرخ آنکھوں کو چھپانے کی کوشش کی تھی یہ سب بھی اسنے ہاجرہ کے کہنے پہ کیا تھا کیوں آج وہ یزادن اور نمل سے ملنے جارہی تھی ---

اسنے بلیک رنگ کی چادر کو اپنے کندھے پہ ڈالتے ہوئے بلیک کلر کا ہی ڈوپٹہ سر پہ لیا تھا اور اپنا موبائل اٹھاتے وہ مڑی ہی تھی کہ ارمغلان جو ابھی اپنے کسی کام سے فارغ ہوکے آیا تھا اسے یوں دیکھ کے ٹھٹک کے رکا تھا اسکا یہ روپ دیکھ کے وہ مبہوت ہی رہ

گیا تھا کیوں کے جب سے انکی شادی ہوئی تھی اسنے اسکو یوں تیار نا دیکھا تھا وہ بلاشبہ ایک خوبصورت لڑکی ہے ارمغلان کا دل یہ ماننے پہ مجبور ہوا تھا ---

اتنی بن سنور کے کہاں جارہی ہو ہاں "؟؟"

وہ قدم با قدم اسکے قریب آرہا تھا جبکے عائشہ کے قدم خود بخود پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے ---

" مم ہہ مم میں یزدان بھائی سے ملنے جارہی ہوں "

او آئی سی لیکن کس کی اجازت سے ہاں؟

عائشہ پیچھے کے ساتھ جالگی تھی اور ارمغلان نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار کے اگرد رکھتے اسکی فرار ہونے کی راہیں مسدود کی تھیں ---

" مم مم موم سے اجازت لے لی ہے میں نے "

او تو کیا شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں تمھیں؟

وہ اسکی بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پہ لپیٹتا ہوا بولا تھا---

نہیں کیونکہ آپ میرے شوہر نہیں ہیں ---

ارمغلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر طنزیہ مسکراتے ہوئے اسکے مزید قریب ہوا اتنا کہ عائشہ نے ڈر سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں ---

تم مانو یا نا مانو شوہر تو ہوں میں تمہارا اور اس حیثیت سے تم میرے اجازت کے بنا کہیں آجا نہیں سکتی اور ابھی بھی تم کہیں نہیں جاؤگی اپنے بھائی کے گھر بھی نہیں سمجھ آئی ---

ارمغلان نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو لال آنکھیں لیے اسے گھور رہی تھی ---

او تو میری بلبل کو غصہ آرہا ہے ہاں؟

ارمغلان نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا تھا ---

جب کے عائشہ نے ایک ہی جست میں اپنا پورا زور لگاتے ہوئے اسے دھکا دیا تھا ---

اور ارمغلان لڑکھڑایا تھا۔۔۔

"کیا سمجھ کے رکھا ہے تمنے مجھے ارمغلان قریشی ہاں تمہاری لیے میں کسی کٹھپتلی سے کم نہیں ہوں کہ جیسے جب دل چاہا مجھے اپنے اشاروں پہ نچایا ہاں؟
تمھیں کیا لگتا ہے ڈرتی ہوں تم سے میں یا پھر تم جب چاہو گے جس ٹائم چاہو گے ویسی بن جاؤں گی جو کہو گے اس پہ بنا سوچے سمجھے تابعداری سے سر ہلا دوں گی اور اگر ایسی سوچ رکھتے ہو نا تم تو یقینا بہت جلد پچھتانے والے ہو تم نا میں مزید تمہارے ظلم و ستم سہوں گی نا مزید تم خود سے کھیلنے دوں گی تمہارا سامنا کرنے کی ہمت ہے مجھ میں میری خاموشی کو میری ہار کبھی مت سمجھنا!!!۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا ارمغلان قریشی!

!! " عورت جب نزاکت چھوڑ کر مضبوطی تھام لے تو اس جیسا پتھر کوئی نہیں "

ارمغلان اسکی بات سن کے ساکت رہ گیا تھا۔۔۔

چونکے ارحم نے عائزہ سے وعدہ کیا تھا کہ آج کا دن صرف اسکا تھا اس لیے وہ دونوں صبح ہی اپنے سفر پہ نکل پڑے تھے۔۔۔

عائزہ کی فرمائش تھی کہ مری جایا جائے لہذا ارحم نے اسکا کہا مانتے ہوئے مری کا ٹرپ پلین کیا تھا۔۔۔

چونکے مری میں ٹھنڈ معمول سے زیادہ ہوتی ہے لہذا عائزہ ارحم نے جینز کے ساتھ لانگ کوٹ اور مفلر لے رکھے تھے۔۔۔

عائزہ نے بے بی پنک کلر کے کوٹ کے ساتھ بلیو جینز پہن رکھی تھی اور سیدھا ارحم کے دل میں اتر رہی تھی اور ارحم نے بلیو جینز پہ بلیک لانگ کوٹ پہن رکھا تھا آج عائزہ نے ارحم کو غور سے دیکھا تو یہ ماننے پہ مجبور ہوئی تھی کہ واقعی وہ دل ڈھرکا دینے تک کا حسن اپنے پاس رکھتا تھا ---

ارحم؟

ہمم --

ارحم جو عائزہ کا ہاتھ پکڑے سیدھا چلتا جارہا تھا اچانک سے عائزہ کے پکارنے پہ رکا تھا ---

تھینک یو!

وہ کس کیے؟

ارحم نے پوچھا تھا ---

میری بات ماننے کے لیے اور مجھے ٹائم دینے کے لیے --

عائزہ ارحم کو مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی ---

جن سے محبت کی جائے انکی ہر بات کو ماننا لازم ہوجاتا ہے مائے بیوٹی فل لیڈی ---

ارحم نے اسکی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا جبکہ عائزہ کا دل زور سے ڈھڑکا تھا ---

توکیا تمھیں مجھ سے محبت ہے "؟ "

عائزہ نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا تھا ---

تمھیں کیا لگتا ہے؟ ارحم مسکراتے ہوئے بولا ---

جبکے عائزہ نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا شاید وہ اسکی آنکھوں میں وہ جذبات دیکھ چکی تھی اور اب ان سے بھاگ رہی تھی ---

!عائزہ یہاں دیکھو

عائزہ جو کے ارحم کی جانب مڑی تھی ایک برف کا گولہ اسکے منہ پہ جا کے لگا تھا ---
جو کے ارحم صاحب کی کارستانی تھی ---

ارحم کے بچے رکو نہیں چھوڑوں گی تمھیں ---

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ارحم آگے آگے اور عائزہ پیچھے پیچھے تھی ---

وہ دونوں ہنستے مسکراتے ایک دوسرے میں کھوئے ہر ایک چیز کو فراموش کیے ہوئے تھے کتنے مکمل لگتے تھے وہ دونوں ساتھ میں ---
دفعتاً عائزہ کا پاؤں پھسلا تھا اور اسکو بچاتے بچاتے ارحم بھی اسکے اوپر آن گرا تھا ---

بیک وقت دونوں کے قہقہے فضا میں بلند ہوئے تھے ---

ارحم تمھیں پتہ ہے میں نے آج کھل کے محسوس کیا ہے کہ خوشی کیا ہوتی ہے آج پتہ " چلا ہے محبت کیا ہوتی ہے یوں سمجھ لو کہ میں نے زندگی کو محسوس کیا ہے تمھیں پتہ ہے میں اڑنا چاہتی ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ ان لمحوں کی زد میں میں خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کررہی ہوں "--

عائزہ نے ارحم کی آنکھوں میں اپنی ہیزل آنکھیں گاڑھتے کہا تھا ارحم کی آنکھوں میں چمک اتر آئی تھی وہ اسکے اسی اظہار پہ جی اٹھا تھا کہ اسکا ساتھ اسکے بہت معنی رکھتا ہے ---

کیا بات ہے آج بہت رومینٹک ہورہی ہیں میری بیگم

ارحم نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکے عائزہ اسکے یوں کہنے پہ مسکرائی تھی ---

عائشہ نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا تھا سامنے نمل کو پاتے وہ خوشی سے اسکی جانب بڑھی تھی ---

ارے عائش تم --

اسلام و علیکم

و علیکم اسلام

کیسی ہو میری جان؟

عائشہ نے نمل کو گلے لگاتے کہا تھا ---

الحمد اللہ تم کیسی ہو عائش ---

میں بھی ٹھیک بالکل ---

آؤ نا بیٹھو کھڑی کیوں ہو ---

کیسی ہو اور کیسے آنا ہوا کتنا مس کررہی تھی میں تمھیں ---

نمل نے اسے دیکھتے کہا تھا ---

بس تمہاری اور بھائی کی یاد آرہی تھی تو سوچا مل لوں ---

بہت اچھا کیا اب آئی ہو تو تمہیں اپنے ہاتھ کا کھانا بھی کھلاؤں گی اور کافی بھی پلاؤں گی

ارمغلان بھائی نہیں آئے؟

نمل نے پوچھا تھا

نہیں !عائشہ نے مختصر کہا تھا---

بھائی کہاں ہیں؟

ہاں وہ اوپر ہی ہیں لو آگئے ---

نمل یزدان کو نیچے آتے ہوئے دیکھ بولی تھی ---

ارے میری گڑیا آئی ہے ---

اسلام و علیکم بھائی کیسے ہیں

وعلیکم السلام بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور آج کیسے بھائی کی یاد آگئی ---

یزدان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی جسکو دیکھتے عائشہ سمیت نمل بھی تڑپ اٹھی تھی ---

کیوں کیا آپ کی یاد بھی اب نہیں آسکتی کیا؟

ارے ایسی بات نہیں ہے جب چاہو آسکتی ہو تمہارا اپنا گھر ہے ---

کیوں نمل؟

بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہفتے میں ایک دفعہ لازمی چکر لگا لیا کرو میں اکیلی بور ہوجاتی ہوں ---

تو تم کیوں نہیں آتی گھر؟

نمل وہ تمہارا بھی گھر ہے نا؟

عائشہ نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا تھا جبکے نمل کی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھ کے یزدان نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے تھے ---

!ارحم

ہمم؟

لیٹس ہیو سم فن --

Let's have some Fun!

مطلب؟

مطلب کے تمنے کہا تھا کہ جیسا آج میں بولوگی کرو گے تم رائٹ؟

!رائٹ

اوکے سو تم ابھی میرے لیے ایک اچھا سا سونگ گاؤگے اور اسپر ڈانس بھی کروگے اوکے؟

واٹ آر یو سیریس نا تو میں کوئی سنگر ہوں نا ہی کوئی ڈانسر او پلیز یہ فضول شوق نا اپنے اتک ہی محدود رکھو تم!

ارحم نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

جبکے عائزہ اسے غصے سے گھورتے اسکے قریب جاکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

تمنے کہا تھا کہ تمہاری بات مانوگی تو تم آج کے دن ساری میری باتیں مانوگے لیکن تم جھوٹے ہو مجھے تم سے کوئی بات ہی نہیں کرنی۔۔۔

عائزہ اسپر اپنا غصہ اتارتی اس سے کافی دور جاکھڑی ہوئی تھی ---

جبکے ارحم اسکے یوں روٹھنے پہ مسکرایا تھا اور ساتھ ہی کہنے لگا تھا ---

آتی ہے وہ ایسے چل کے جیسے جنت میں رہتی ہے
دیکھتی ہے سبکو ایسے جیسے سبکو وہ سہتی ہے
پر غصے میں جو آئے اور آنکھیں وہ دکھلائے
لڑتے لڑتے غلطی سے مسکائے
مائے دل گوزا مممممم

ارحم کے یوں کہنے اور ڈانس کرنے پہ عائزہ کھلکھلا اٹھی تھی ---

اب میری باری عائزہ نے ارحم کو شرارت سے آنکھ مارتے کہا تھا۔۔۔

کرتی ہوں جب اس سے باتیں لگتا ہے سونے والا ہے
سو کے جب جب بھی وہ جاگے لگتا ہے رونے والا ہے
پر چپکے سے وہ آئے میری نیند سے مجھے جگائے
لے بانہوں میں اور خود ہی گر جائے
مائے دل گوزا اممم۔۔ مائے دل گوزا امم

عائزہ کے یوں کہنے اور ڈانس کرنے پہ ارحم سر جو نفی میں ہلاتا ہنس پڑا تھا۔۔۔

ہاں وہ نا نا کرتی ہے ہاں بڑا اکڑتی ہے

ہاں تھوڑی سی ضدی ہے ہاں عقل سے پدی ہے

جاتے ہیں سب بائیں دائیں وہ جاتی ہے

ارحم نے ابھی بھی اس سر پھری کو بازو سے پکڑ کے بائیں جانب موڑا تھا جو کے دائیں جانب جانے کی تیاریوں میں تھی ---

ٹیڑھی ان باتوں سے مجھکو یہ ستاتی ہے

ہر وقت سے پہلے آنا سننا نا کوئی بہانہ

پھر دیکھنا میرا راستہ روزانہ

مائے دل گوزا اممم اممم مائے دل گوزا اممم

عائزہ خونخوار نظریں لیے اسے گھور رہی تھی جو اسے ہر ایک چیز سے منع کرتا اسکے لیے گانا گاتا اسکا ہاتھ پکڑے چلتا جارہا تھا ---

ہاں پکچر میں روتا ہے ہاں کھلے منہ سوتا ہے

ہاں زرا نالائق ہے ہاں پیٹنے کے لائق ہے

جانے کیا کہتا ہے جانے کیا کرتا ہے

ھسوفے پہ چھڑتا ہے پردوں سے لڑتا ہے

جب کرنے لگے صفائی سمجھو کہ شامت آئی

پھر تھک کے جب لیتا ہے انگڑائی

مائے دل گوزا ممم مائے دل گوزا ممم

عائزہ کے یوں کہنے پہ وہ مسکرایا تھا اور اب دونوں وہ بیک وقت بولے تھے ---

ہاں تھوڑی الگ سی ہے ہاں تھوڑی غلط سی ہے

ہاں تھوڑا الگ سا ہے ہاں تھوڑا غلط سا ہے

ایسی بھی ہوگی وہ ایسا نا سوچا تھا

ایسا ہی ہوگا وہ ایسا ہی سوچا تھا

کیوں لگتا ہے یہ اپنا یہ سچ ہے یا ہے سپنا

ڈر لگتا ہے کہیں ہوناجائے جھوٹ

مائے دل گوز اممم مائے دل گوز اممم

مائے دل گوز اممم مائے دل گوز اممم

نمل؟

عائشہ نمل کے پیچھے ہی کیچن میں آئی تھی جو ملازمہ کو کھانا لگانے کی ہدایات دے رہی تھی

--

ارے عائشہ تم کیوں آگئی بیٹھو میں بس آ رہی تھی ---

ہاں وہ -- عائشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا لیکن اپنا سر گھومتا محسوس کر کے اسنے فوراً سے دروازے کو تھاما تھا ---

عائشہ کیا ہوا ؟

نمل نے جیسے ہی پیچھے مڑ کے دیکھا بے ساختہ اسکی چیخ نکلی تھی کیوں کے عائشہ نیچے فرش پہ بیہوش پڑی تھی ----

تھوڑی دیر بعد جب لیڈی ڈاکٹر باہر آئی تو نمل اور یزدان باہر بے چینی سے ٹہل رہے تھے ---

مبارک ہو مسٹر یزدان آپکی سسٹر پریگنٹ ہیں ---

اور ڈاکٹر کی بات سن کے ان دونوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا ---

میں نے انکے لیے میڈیسن لکھ دی ہیں آپ منگوا لیجئیے گا اور ہاں پیشنٹ کافی ویک ہیں سو انکی پراپر ٹیک کئیر کرنے کی ضرورت ہے ---

اوکے ڈاکٹر تھینک یو!

یزدان نے مسکراتے کہا تھا ---

نمل کی تو خوشی کی انتہا نا تھی ---

! عائش بہت شکریہ میری جان

کس بات کی مبارکباد؟

عائشہ نے نا سمجھی سے نمل اور یزدان کی جانب دیکھا جو مسکرا رہے تھے ---

! بھئی میں پھوپھو بننے والی ہوں

نمل نے خوبصورتی سے ہنستے ہوئے کہا تھا

وہی عائشہ کا رنگ فق سے اڑا تھا اور اسکا ہاتھ بے ساختہ اپنے پیٹ پہ گیا تھا ---

کیا ہوا عائشہ تم خوش نہیں ہو کیا؟

نمل اور یزدان فکرمندی سے اسکے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات نوٹ کر کے بولے تھے ---

ننن نہیں ایسی بات نہیں ہے لیکن ایسا نا ہو اسے کوئی ایکسپٹ نا کرے ہاں؟ تو کیا ہوگا ؟

تم پاگل ہو عائش یہ قریشی خاندان کے بیٹے کا وارث ہے تم دیکھنا سب کتنے خوش ہوگے تم آرام کرو میں ابھی تمہارے لیے جوس بنا کے لاتی ہوں ---

نمل مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی تھی ---

بے شک حالات جیسے بھی ہوں اس بچے کا اس میں کوئی قصور نا تھا اور اس آنے والے بچے کو وہ کسی اور کے گناہ کی سزا قطعی نہیں دینا چاہتی تھی ---

عائشہ مجھے بات کرنی ہے تم سے کچھ ---

جی بھائی بولیں نا ---

!عائشہ میری گڑیا تم سے بہت شرمندہ ہوں تمہاری حفاظت نہیں کرپایا

یزدان نے کرب سے کہا تھا ---

نن نہیں بھائی اس میں آپکا کیا قصور قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا ---

پلیز معافی مانگ کے مجھے شرمندہ مت کریں آپ بڑے ہیں مجھ سے ---

عائش اب بھی وقت ہے تم سے وعدہ کرتا ہوں کوئی تمہارے بچے کو تم سے نہیں چھین سکتا تم اس دو ٹکے کے آدمی کو چھوڑو اور اپنے گھر واپس آجاؤ میں چاہوں تو اسے ایک پل میں ختم کردوں لیکن یہ سوچ کے وہ نمل کا بھائی ہے مجبور ہوجاتا ہوں ---

بھائی میں ایسا کچھ نہیں چاہتی میں اپنے بچے کے سر سے اسکے باپ کا سایہ نہیں چھین سکتی نا اسے باپ کی شفقت سے محروم کرسکتی ہوں آپ جانتے ہیں موم ڈیڈ(.ہاجرہ اور راحیل)وہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے ہیں بالکل نمل جیسے ---

اور وہ ارمغلان؟

بھائی آپ جانتے ہیں میں آپکی بہن ہوں تو بہادر تو ہونگی نا کسی کا بھی سامنا کرسکتی ہوں آپ سب میرے ساتھ ہیں اس لیے میری ٹینشن مت لیں بس دعا کردیا کریں میرے لیے!

!!!اللہ پاک تمہارے نصیب بہت اچھے کرے آمین ثم آمین

عائشہ اب قدرے بہتر محسوس کررہی تھی اسی لیے نمل اور یزدان کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی کافی سے لطف اندوز ہورہی تھی ---

اسلام و علیکم ---

وعلیکم اسلام بھائی آپ یہاں؟

وہ تینوں ارمغلان کو وہاں پاکے حیران تھے --

ہاں کیوں کیا اپنے سسرال میں اپنی ہی بیوی کو لینے نہیں آسکتا ؟

ارمغلان نے یزدان کی جانب طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے کہا جس پر یزدان نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ لیں تھیں ---

کیسی ہو گڑیا ؟

ارمغلان نے نمل کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا تھا---

جی ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں اور موم ڈیڈ، کیسے ہیں ؟ ---

الحمد اللہ سب ٹھیک ہیں ---

اور زی آپی کیا انسے بات ہوئی آپکی یا پھر موم ڈیڈ سے تو ارمغلان نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکے نمل نے سختی سے اپنے لب ایک دوسرے میں پیوست کرلیے تھے جو کے یزدان کو ایک آنکھ نا بھایا تھا ---

بھائی آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے ---

کیسا سرپرائز ---

اب کی بار عائشہ نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا ---

ارے بھائی آپ پاپا بننے والے ہیں ---

واٹ؟ ارمغلان نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے کہا تھا ---

سیریسلی یہ سچ ہے کیا عائشہ ارمغلان اٹھ کے عائشہ کے پاس گیا اور اسکے پاس نیچے ہی بیٹھ گیا تھا اور اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور جب عائشہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا تو ارمغلان نے فوراً اسکے ہاتھوں کو چوم لیا تھا جبکہ یہ سب دیکھ کے یزدان پہلے حیران ہوا تھا پھر یہ سوچ کے مسکرایا تھا کہ شاید ماں باپ بننے کی خوشی ہی اتنی انوکھی اور زیادہ ہوتی ہے کہ انسان کا خود پہ اختیار نہیں رہتا ---

جبکے نمل ان دونوں کو یوں دیکھ کے مسکرائی تھی اور عائشہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ یہ سوچنے میں مصروف تھی کہ یہ کیسا انسان ہے پل میں تولا اور پل میں ماشا ---

اچھا سالے صاحب اجازت دیں اب ہم چلتے ہیں موم ڈیڈ کو بھی یہ خوشی کی خبر دینی ہے وہ سن کے تو خوشی سے پھولے نہیں سماپائیں گے ---

ارمغلان کی بات پہ یزدان اور نمل کے ساتھ عائشہ بھی مسکرائی تھی ---

.ارے بھائی ابھی تو آئیں ہیں آپ نا کچھ کھایا ہے ناپیا ہے؟

گڑیا انشاءاللہ پھر کبھی سہی ابھی تھوڑی جلدی میں ہوں ---

اور ہاں نمل عائشہ کی جانب سے بے فکر ہو جاؤ اب اسکا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے

ارمغلان نے عائشہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود سے قریب کرتے کہا تھا جب کے عائشہ نے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی تھی لیکن بے سود ---

نمل نے سکھ کا سانس لیا تھا اور یزدان کو آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی تھی جس پہ یزدان مسکرا دیا تھا ---

تمنے مجھے فوراً کیوں نہیں بتایا فون کر کے اتنی بڑی بات ہے یہ ؟

...آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں گوٹ اٹ

واٹ دماغ ٹھیک ہے تمہارا باپ ہوں میں اس بچے کا ---

ہاں لیکن بدقسمتی سے ---

کیا بکواس کی ہے تمنے ---

ارمغلان کی برداشت سے اب باہر ہوا تھا اور یکدم اسنے گاڑی کو بریکس لگائیں تھیں ---

جس پہ عائشہ گھبرا گئی تھی ---

کیا کہا تمنے کہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ میں اس بچے کا باپ ہوں ہاں؟

ارمغلان نے عائشہ کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا ---

ہاں یہی کہا میں نے اور کیا سمجھتے ہیں آپ ملکیت نہیں ہوں میں آپ کی آپکے چھونے سے مجھے نفرت محسوس ہوتی ہے گھن آتی ہے مجھے آپ سے آپکے اس گھٹیا لمس سے ایک بات یاد رکھنا آپ کہ کبھی بھی اپنے بیٹے کو آپ جیسا نہیں بناؤں گی اسے عورت کی عزت کرنا سکھاؤں گی ---

عائشہ سرخ آنکھیں لیے بولی تھی ---

جبکہ ارمغلان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور وہ اسکی ڈھرکنوں سمیت اسکی سانسوں کو بھی منتشر کرگیا تھا اسکے لمس میں اتنی شدت اور غصہ تھا کہ جیسے آج وہ اسکی روح اسکے جسم سے کھینچ لے گا ---

عائشہ نے بارہا بار خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی لیکن جتنی بار وہ ایسا کرتی اسکے لمس میں مزید شدت آجاتی تھی ---

جبکے ارمغلان کو اسکے آنسو اپنے چہرے پہ پڑتے محسوس ہوئے جب جاکے اسنے اسکو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور آزادی ملنے پہ وہ کھینچ کھینچ کے سانس لینے کی کوشش کرنے لگی تھی البتہ ارمغلان نے ابھی بھی اسے کمر سے جکڑ رکھا تھا

امید ہے کہ آئندہ میرے سامنے اپنا منہ بند رکھو گی اور ہاں یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا" لو کہ تم صرف مری ملکیت ہو تمہارے اس نازک وجود پہ صرف میرا حق ہے تمہیں گھن آتی ہے نا مجھ سے میرے گھٹیا لمس سے اس لمس کو تمام عمر برداشت کرنا ہے تمنے اپنے اندر موجود زہر کو تمہارے وجود میں میں قطرہ قطرہ کرکے انڈیلوں گا کہ تمھیں خود سے نفرت ہوجائے گی اور ایک بات یاد رکھنا ارمغلان قریشی قطعی طور پہ اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوتا "---

ایک جھٹکے میں اسے خود سے دور کرتے جیسے وہ کوئی اچھوت ہو اسے سسکنے پہ مجبور کرگیا تھا

******

عائشہ اور ارمغلان کے گھر پہنچنے کے بعد جب ہاجرہ اور راحیل کو یہ خبر ملی کے وہ لوگ دادا داد بننے والے ہیں تو گویا انکے تو پاؤں ہی خوشی سے زمین پہ نا ٹک رہے تھے اور باتوں ہی باتوں میں ہزاروں دفعہ وہ دونوں ارمغلان کو سختی سے عائشہ کا خیال رکھنے کی تنبیہ رکھ چکے تھے ---

ارمغلان میں پہلے بتارہی ہوں اگر تم نے میری بیٹی کو ذرا سا بھی تنگ کیا یا پریشان کیا تو پھر میں تمھیں لوک اپ میں بند کردوں گا ---

راحیل کی بات پہ عائشہ کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھری تھی لیکن وہ جلد ہی غائب ہوچکی تھی لیکن پھر بھی ارمغلان سے مخفی نا رہ سکی تھی اور وہ بس یہی سوچ رہا تھا کہ آخر کسی کی مسکراہٹ اتنی خوبصورت بھی ہو سکتی ہے---

عائشہ بیٹا تم آرام کرو جا کے میں ملازمہ کے ہاتھ تمہارے لیے فروٹس اور دودھ کا گلاس بھجواتی ہوں ---

ہاجرہ نے بہت پیار سے کہا تھا جبکہ عائشہ مسکراتی ہوئی سر کو اثبات میں ہلاتی اوپر کی جانب چل دی تھی ---

عائشہ اوپر آئی تھی اس وقت اسے کافی گرمی محسوس ہورہی تھی لہذا اسنے شاور لینے کا سوچا اور اپنے کپڑے لیتے وہ واشروم میں جابند ہوئی تھی ---

تھوڑی ہی دیر میں عائشہ اپنے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے ہوئے باہر نکلی تھی اس وقت وہ نائیٹ سوٹ پہنے ہوئے تھی جو بے بی پنک کلر کا تھا اس بات سے انجان کے ارمغلان پیچھے ہی بیڈ پہ بیٹھا اسکی ہر ایک ادا کو نوٹ کررہا تھا ---

اسکی کمر سے سے نیچے تک آتے گیلے بال جن میں سے پانی کی بوندیں قطرہ قطرہ گر کے زمین کی زینت بن رہی تھیں اسکا نکھرا نکھرا سا سراپا اور اسکے گیلے بال ارمغلان قریشی کا امتحان لے رہے تھے ضبط کے کڑے پہرے خود پہ بیٹھانے کے باوجود بھی ارمغلان اسکی جانب کھینچا چلاجاتا تھا اسکی گہری نظروں کی تپش محسوس کرکے عائشہ نے جب شیشے میں دیکھا تو اسکو سامنے دیکھ کے اسکا جسم کپکپانے لگا تھا دل کی ڈھڑکن نے الگ ہی تیزی پکڑ لی تھی وہ حواس باختہ سی برش اٹھا کے بالوں میں چلانے لگی تھی جبکے ارمغلان اسکی اس معصوم ادا پہ مسکرایا تھا جیسا کہہ رہا ہو یہ سب کرکے تم مجھ سے بچ سکتی ہو---

اب ارمغلان کے قدم آگے کی جانب بڑھنے لگے تھے جبکے عائشہ کے قدم بے ساختہ ہی پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے اتنا کے وہ ڈریسنگ کے ساتھ ہی چیپک گئی تھی

ارمغلان نے موقع پاتے ہی اسکے اردگرد اپنے ہاتھ رکھے تھے

اور عائشہ کے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے اڑسا تھا جو کے اسکے چہرے پہ آ رہے تھے اور اپنا انگوٹھا اسکی شہ رگ پہ پھیرنے لگا تھا ---

للل لللک کللک کک کیا کر رہے ہیں مم مم مان ---

کیا کہا پھر سے کہو ---

ممم مان --

ووو وہ اصل میں مم مجھے آپکا پورا نام لینے میں مشکل ہوتی ہے مم میرا مطلب کے آپکا نام کافی بڑا ہے اس لیے ---

عائشہ کی اس بات پہ وہ ہلکا سا ہنسا تھا جب کے اس مغرور ستمگر کو ہنستا دیکھ عائشہ کا دل بغاوت کرنے پہ اترا تھا وہ جتنا خود کو اسکے سامنے مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کرتی تھی اسکی قربت میں وہ اتنا ہی خود کو آپ بے بس محسوس کرتی تھی ---

ارمغلان نے جب دیکھا کہ وہ مسلسل اسی کی جانب دیکھ رہی ہے تو ایک شوخ سی گستاخی کر بیٹھا تھا اور عائشہ کا چہرہ لہو رنگ جیسا ہوگیا، تھا ---

ہٹ ہہ ہٹیں پیچھے اسے دھکا دیتے ہوئے وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی لیکن ارمغلان کو اسکا یہ رویہ ایک آنکھ بھایا تھا وہ یہ کسی صورت یہ برداشت نہیں کرسکتا تھا کہ عائشہ اسے خود سے دور کرے جبھی اپنے اشتعال پہ قابو پاتے اسنے سگریٹ سلگایا تھا کہ اسکا غصہ ایسے ہی کم ہونا تھا شاید ---

میں کتنی بیوقوف ہوں اسکے ذرا سی قربت پہ میرا دل بے قابو ہونے لگتا ہے میں یہ کیسے بھول سکتی ہوں کہ یہ وہی ارمغلان قریشی ہے جس نے میری روح کو تار تار کیا ہے میرے جسم کے کئی ٹکڑے کیے ہیں اور اب مسیحائی کررہا ہے؟ کیسے ---

عائشہ نے اپنی لال ہوتی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے سوچا تھا ---

ارحم اور عائزہ دو دنوں کے لیے ہوٹل میں ٹھہرے تھے ---

چونکہ عائزہ کو کافی سردی لگ رہی تھی اس لیے وہ فریش ہو کے اب نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھی ساتھ ہی اسنے لانگ سویٹر زیب تن رکھی تھی بالوں کو کھلا چہرہ وہ کافی معصوم لگ رہی تھی ارحم نے ہوٹل کے انتظامیہ سے کہہ کے ایک ہیٹر کا ارینج کرادیا تھا عائزہ

اب بیڈ پہ بیٹھی اپنے فرائیڈ چکن اور سٹابری جوس کے آنے کا ویٹ کررہی تھی ارحم شاور لے کے باہر، آیا تھا اسنے بلیک شرٹ ٹروازر پہ جیکٹ زیب تن کر رکھی تھی ---

وہ شیشے میں کھڑا ہو کے اپنے بالوں میں برش پھیر رہا تھا کہ سامنے بیٹھی عائزہ پہ نظر پڑی جو اب سردی سے تھر تھر کانپ رہی تھی ---

اس کو یوں دیکھ کے وہ گہرا مسکرایا اور پھر جھٹ سے بیڈ پہ چھلانگ لگا کے بیٹھا کہ عائزہ ڈر گئی تھی ---

گدھے ایسے کون بیڈ پہ بیٹھتا ہے ---

جان میں بیٹھ نہیں چڑھ رہا تھا ---

ارحم نے ایک آنکھ مارتے بے باکی سے کہا جب کے عائزہ نے پاس، پڑا تکیہ اٹھا، کے اسے مارا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ارحم صاحب نے تکیہ کو کیچ کرلیا تھا اورہنسنے لگا تھا

اچھا سنو نا زی تمھیں سردی لگ رہی ہے کیا؟

ہاں بہت سردی ہے عائزہ افسردگی سے بولی ---

تو اس میں کیا پرابلم یہاں میرے پاس میری بانہوں میں آ کے سماجاؤ یقین مانو ساری سردی ختم ہوجانی ہے ---

ارحم نے گہرا مسکراتے کہا تھا---

جبکے عائزہ اپنی خفت چھپانے کے لیے اس پہ برس پڑی تھی ---

واہیات بے شرم انسان لوفر لفنگے کہیں کے ---

اسکے یوں کہنے پہ ارحم دلکشی سے ہنسا تھا ---

اچھا چلو تم نہیں آتی تو میں آجاتا ہوں ارحم کہتا اٹھ کے بیڈ کی جانب بڑھنے لگا تھا جبکے اس کو اپنی جانب آتا دیکھ عائزہ کو اپنے ارگرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئیں تھیں ---

اس، لیے اسنے ایک ہی جست میں چھلانگ لگاتے صوفے تک پہنچانا چاہا مگر ---

ہائے اللہ جی میری کمر ٹوٹ گئی تم کتنے کمینے انسان ہو ارحم ---

عائزہ نے کمر پہ ہاتھ رکھتے چیلاتے کہا تھا جبکے ارحم صاحب کے قہقہے آسمانوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

یہاں آکے اٹھاؤ مجھے اب ۔۔۔

عائزہ نے گھورتے کہا تھا جبکے ارحم ایک ہی دفعہ میں اسے گود میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

کک کیا کررہے ہو؟

اٹھا رہا ہوں ۔۔

ہاں لیکن میں نے ایسے اٹھانے کو نہیں کہا تھا

ہاں لیکن میں تو ایسے ہی اٹھاتا ہوں ---

ارحم نے احتیاط سے اسے صوفے پہ بیٹھاتے کہا تھا ---

جبکے عائزہ نے منہ بسورا تھا ---

اچھا نا سوری میری وجہ سے تمھیں اتنی چوٹ لگ گئی ہے کوئی بات نہیں میں ٹیوب لگا دونگا --

ارحم کی فکرمندی پہ عائزہ مسکرائی تھی ---

ابھی وہ اس سے کچھ کہہ ہی رہا تھا کہ اچانک ڈور نوک ہوا تھا ---

ارحم نے دیکھا تو کھانا آگیا تھا لہذا وہ ٹرالی کو لیتے اندر آیا تھا اور دروازہ بند کرتے عائزہ کے پاس پہنچا تھا اور اسے ایک جھٹکے سے گود میں اٹھاتے صوفے پہ براجمان ہوا تھا۔۔۔

اررر ارحم یہ کیا کررہے ہیں نیچے اتاریں میں خود کھالوں گی۔۔

نہیں میں خود کھلاؤں گا نا اپنی جان کو۔۔۔

ارحم نے نوالہ اسکے منہ کے پاس کرتے کہا تھا جبکہ عائزہ نے جب دیکھا کہ سارا کھانا اسکا پسندیدہ ہے تو اسکی بھوک چمک اٹھی تھی اور وہ کھانے لگی تھی۔۔۔

ارحم، آپ بھی کھائیں نا۔۔۔

عائزہ نے اسے کہا تو ارحم مسکرایا تھا اور کہنے لگا---

جان تم کھاؤ میں بعد میں اپنی فیورٹ ڈش کھاؤں گا تو عائزہ سر کو اثبات میں ہلاتی سٹابری کا جوس پینے لگی تھی---

جوس پیتے اسکے ہونٹوں پہ جوس لگ گیا تھا جو وہ صاف کرنے لگی تھی کہ اس سے پہلے اسے بنا سمجھنے کا موقع دیے ارحم اسکی سانسوں پہ قابض ہوچکا تھا---

اس قدر شدت اور جنون پہ عائزہ جی جان سے کانپ گئی تھی اور اسکی جیکٹ کو مٹھیوں میں دبوچتے
وہ تڑپ کے اس کو الگ کرنے لگی تھی کہ ارحم نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کمر پہ لے جا کے موڑ دیا تھا---

شدت کی وجہ سے عائزہ کی آنکھوں سے، آنسو بہہ نکلے تھے اور جب ارحم کو لگا کہ عائزہ سانس نہیں لے پارہی جب جا کے اسنے اس کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا اور عائزہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنا سر اسکے سینت سے ٹکا گئی تھی ---

یہی میری فیورٹ ڈش ہے جو مجھے دن میں ایک مرتبہ تو لازمی چاہیے ---

ارحم نے خمار زدہ لہجے میں کہا کہ عائزہ نے گلنار چہرہ لیے ایک مکا اسکے سینے پہ جڑدیا تھا جبکے ارحم دلکشی سے مسکراتا ہوا اپنا حصار اسکے گرد مضبوط کرگیا تھا ---

رات کے سائے گہرے ہورہے تھے اور نمل جو اس وقت کالے شلوار قمیض میں ملبوس تھی ٹیرس پہ کھڑی یزدان کے آنے کا ویٹ کررہی تھی جو نجانے کہاں رہ گیا تھا ---

ابھی وہ کھڑی ہی تھی کہ اسکے پیچھے یزدان آکھڑا ہوا اور اسکو علم نا ہوا تھا ---

چاند کی روشنی میں اسکا سرخ و سفید چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح دمک رہا تھا ڈوپٹے سے بے نیاز کھلے لمبے ریشمی بالوں میں وہ یزدان کے دل کی دنیا اتھل پتھل کرگئی تھی ---

اسے یزدان کے آنے کا احساس تب ہوا جب اپنی کمر پہ اسکی گرفت کا احساس ہوا تھا ---

میرا ویٹ کررہی تھی نا ---

ہممم اتنی دیر کہاں لگا دی آپنے ؟

بس یار آج ایک بہت اہم میٹنگ تھی اسکے بعد میڈیا والے آگئے اور باقی دن ہاسپٹل کا دورہ کرنا تھا اور اب پرسوں ہی مجھے اسلام آباد جانا ہے ---

یعنی آپکو میرا تو کوئی احساس ہی نہیں ہے نا پیار ہی نہیں کرتے آپ تو ---

نمل افسردگی سے بولی تھی اور اسکے دونوں بازو اپنی کمر سے ہٹاتے جانے لگی تھی کہ ایک ہی جست میں یزدان اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا اور اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا گیا تھا ---

کیا ہوگیا ہے تمہاری جانب سے کیسے غافل ہو سکتا ہوں

مائے ایڈکشن ---

یزدان ہنوز ویسے ہی اپنا چہرہ نمل کی گردن میں چھپائے بولا تھا اور نمل کی دھڑکنوں کو منتشر کر گیا تھا ---

ایڈکشن؟

نمل نے نا سمجھی سے کہا---

ہاں تو اور کیا تم میرے لیے نشے کی ہی مانند ہو اس لیے تم میرا نشہ ہو جانتی ہو تم دیکھ کے بن پیے ہی بہک جاتا ہوں میں---

یزدان کی خمار زدہ آواز پہ نمل کا دل کانوں میں بجنے لگا تھا---

پی یزدان مم مجھے کچھ کہنا ہے---

ہمم نہیں آج میں کہوں گا تم سنو گی---

نمل میری ایک بات یاد رکھنا بھول کے بھی مجھ سے جدا ہونے کی کوشش مت کرنا کیونکے تمہاری بدولت ایک بار پھر جی اٹھا ہوں اب سانسیں دیکھ کے واپس مت کھینچنا کیوں کے اگر تم مجھ سے دور گئی نا یا دور جانے کی کوشش بھی کی تو میں خود نہیں جانتا میں کیا کر بیٹھوں گا ---

اسکی آنکھوں میں جنون ہلکورے لے رہا تھا ---

نمل اسکی اس قدر شدت پسندی اور جنون دیکھ ایک پل کے لیے حیران رہ گئی تھی ---

نمل کے کپکپاتے لب اسکی جھکی پلکیں اور اسکے سرخ و سفید گال جو یزدان کی قربت کے باعث مزید لال ہوگئے تھے۔۔۔

یزدان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور آخر کب تک وہ صبر کرتا رات تنہائی اپنی ملکیت کا احساس اور پھر محبوب کا اسقدر قریب ہونا اسکے سوئے ہوئے جذبات کو جگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

وہ دیوانہ وار اپنی سانسیں اسکی سانسوں میں منتقل کررہا تھا اور نمل کو ابھی تک سمجھ ہی نا آیا تھا کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے نمل نے تڑپ کے یزدان کے کالر کو پکڑا تھا جیسے جیسے یزدان کے لمس میں شدت آتی جارہی تھی نمل کی گرفت اسکے کالر پہ مضبوط ہوتی جارہی

تھی اور جب نمل کی برداشت سے باہر ہوا تب اسنے یزدان کو کالر سے پکڑتے ایک جھٹکا دیا تھا جس پر یزدان ہوش میں آیا تھا اور آہستہ سے پیچھے ہٹا تھا ----

نمل گہرے سانس لیتی اسکے سینے سے سر ٹکا گئی تھی ---

یزدان نے نمل کہ بگڑی حالت دیکھ کے اسکی پیٹھ سہلائی تھی اور گہرا مسکرایا تھا ----

بس اتنی ہی ہمت تھی ابھی تو میرے جنون کے ایک پرسنٹ سے بھی ناواقف ہو تم ---

یزدان کی بات سنتے نمل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دور گئی تھی ---

پی ی یزدان وہ دراصل کچھ بات کرنا چاہتی تھی میں ---

نمل نے موضوع بدلنا چاہا کیوں کے یزدان کی معنی خیز باتیں اسکی جان نکالنے کے درپے تھیں ---

ہاں کہو نا جانم ---

وہ میں اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتی ہوں ---

نمل نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا ---

ٹھیک ہے مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے بلکہ خوشی ہے کہ تم اپنی پڑھائی کو لے کے سیریس ہو اور اسطرح تم بزی رہوگی دل بھی لگا رہے گا تمہارا اور بور بھی نہیں ہوگی ---

یزدان کے یوں کہنے پہ نمل مسکرائی تھی نمل کو مسکراتا دیکھ یزدان کو اپنی رگوں میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

صبح یزدان نمل کو کالج چھوڑتا خود آفس کے لیے روانہ ہوچکا تھا کیونکے آج شام اسنے اسلام آباد بھی جانا تھا اور فلحال وہ اپنی دو تین اہم پریس کانفرنس کو نبٹانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

نمل کب سے کالج سے باہر کھڑئی یزدان کے آنے کا ویٹ کررہی تھی اچانک سے اپنے پاس موجود کار میں موجود تین بندوں کو دیکھ وہ پریشان ہوئی تھی وہ اسے بہت عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔
اس نے کئی بار یزدان کو کال کی لیکن اسکا نمبر بزی جارہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کالج کے اندر جاتی کار سے دو نقاب پوش نکلے تھے اور نمل کو گھسیٹتے ہوئے اندر کار میں ڈالا تھا ---

نمل کی چیخوں کا ان پہ کوئی اثر نا ہورہا تھا ---

وہاں موجود سیکورٹی گاڈ نے بھی نمل کو بچانے کی کوشش کی تھی لیکن اسے بھی انہوں نے گولیوں سے بھون ڈالا تھا جبکے گولیوں کی آواز سے وہاں موجود سبھی افراد میں بھگدڑ مچ گئی تھی نمل خون دیکھ کے بے ہوش ہونے کو تھی ---

یی یزدان یزدان --- کہاں ہیں آپ مم مجھے بب بچ بچالیں پپ پلیز ---

وہ اونچی آواز میں چیلاتی ہوئی بولی تھی ---

ابے کب سے چیلا رہی ہے سالی منہ بند کر اسکا "---"

انھی میں سے ایک نقاب پوش بولا تھا اور اس کی بات پہ عمل کرتے ہوئے دوسرے نے کلوروفام لگا رومال اسکے ناک پہ رکھا تھا اور اسکا وجود ایک طرف ڈھلک گیا تھا ---

" جی بوس لڑکی کو اٹھا لیا ہے اب آگے کیا کرنا ہے ؟ "

ہمم اسے آج رات کے لیے میرے فارم ہاؤس میں چھوڑ دینا "---"

جی بوس جیسا آپ کا حکم!!!

اسکے یوں کہنے پہ وہ خباثت سے ہنسا تھا ---

تمہارے پاس بے شک پورے ملک کے ہی اختیارات کیوں نا ہوں لیکن میری " بے عزتی کا اختیار تو میں نے کسی کو بھی نہیں دیا اور تمنے اتنی آسانی سے مجھے سب کے سامنے رسوا کردیا اب اس بے عزتی کی قیمت تمہاری بیوی چکائے گی یزدان لاشاری " ...

اس شخص نے کمینگی سے کہا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بے ساختہ ہی اسکا قہقہ بلند ہوا تھا---

*****

کچھ دیر بعد اسکی آنکھ کھلی تو خود کو ایک انجان جگہ پاتے ہوئے گھبرا گئی--

" بچاؤ بچاؤ مجھے کوئی ہے "

نمل دروازے تک پہنچی چیلانے لگی تھی اس سے پہلے وہ واپس مڑتی جھٹ سے دروازہ کھلا تھا اور وہ شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔

لل لک کلک کو کون ہو تم؟

للل کک کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟

نمل نے ڈرتے ڈرتے پوچھا اندھیرے میں وہ اسکا چہرہ نا دیکھ سکی تھی۔۔۔

تمہارے لیے یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ میں کون ہوں بس اتنا یاد رکھو کہ تمہارے شوہر اور یزدان لاشاری کا دوشمن ہوں۔۔۔

ریحان بٹ کمینگی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے بولا تھا اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ آن کردیا اسکی بے باک اور گندی نظریں نمل کو اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئیں تھیں خوف سے تھوک نگلتے اسنے ایک

بار پھر ہمت کرنا چاہی تھی ۔

دیکھو تم جو کوئی بھی ہو پلیز مجھے جانے دو اگر میرے یزدان کو پتہ چل گیا نا تو چھوڑے گے نہیں تمھیں وہ "---

نمل نے کہا تھا جبکے اسکی بات پہ ریحان کا قہقہہ بلند ہوا تھا جو نمل کو مزید خوف میں مبتلا کرگیا تھا ---

وہ میرا کچھ نہیں بگاڑا سکتا ہاں البتہ میں تمہارا بہت کچھ بگاڑ سکتا ہوں ۔

اسکی معنی خیز باتیں اور نظروں کو محسوس کر کے نمل کے قدم پیچھے اور اسکے قدم آگے کی جانب بڑھنے لگے تھے ---

نمل پیچھے ہوتی بیڈ پہ جاگری اور ریحان موقع پاتے اسپر بھوکے شیر کی طرح جھپٹا اور اسے نوچنے کا ارادہ رکھتا ہی تھا کہ نمل ہمت کرتی ایک زوردار ٹانگ اسکے پیٹ میں رسید کرتی وہاں سے اٹھی اور اندھادھند باہر کی جانب بھاگی تھی جبکے ریحان ٹانگ پڑنے پہ درد سے کراہ کے رہ گیا تھا ---

ریحان بٹ یزدان یزدان کا دوست ہوا کرتا تھا دونوں نے ایک ساتھ ہی سیاست میں) قدم رکھا تھا لیکن یزدان کو زیادہ کامیابی ملی تو ریحان سے یہ بات ہضم نا ہوئی اور اسنے یزدان پہ جالنیوا حملہ کروانے کی کوشش کی جسکے نتیجے میں یزدان کو اس بات کا علم ہوچکا تھا کہ ریحان اس سے چلتا ہے اور اب غداری کرنے پہ آمادہ ہے اور یہ جان لیوا حملہ بھی اسنے کرایا ہے لیکن یزدان نے خاموش رہنے میں عافیت جانی بعدازاں ایک پریس

کانفرنس میں ریحان نے یزدان کے باپ کے بارے میں برا بھلا کہا جو کے یزدان سے برداشت نا ہوا اور اسکا ہاتھ اٹھ گیا ریحان پر لیکن اس دن سے ریحان کے دل میں بدلہ کی آگ لگی تھی جو کے اب وہ نمل کی صورت میں پورا کرنا چاہتا تھا)۔

نمل جب نیچے آئی تو وہ اسے ٹیبل پہ ایک فون پڑا نظر آیا تھا اسنے فوری طور پہ اسے پکڑتے یزدان کا نمبر ڈائل کیا۔۔

ہہ یی ہیلو ہیلو یزدان

نمل میری جان کیا ہوا

یزدان وہ ۔ نمل روتے ہوئے بولی تھی

مم مجھے کسی نے کڈنیپ کرلیا ہے

کیا؟ کہاں ہو ان تم؟

یزدان نے لال انگارہ آنکھیں لیے سوال کیا

مجھے نہیں پتہ بس آجائیں ورنہ وہ آدمی مجھے نہیں چھوڑے گا بہت برا ہے وہ ۔ پلیز یزدان

نمل روتے ہوئے بولی

ہیلو نمل نمل بات کرو مجھ سے

یزدان نے کہا لیکن نمل وہاں ہوتی تو بات کرتی نا ۔

ڈیم اٹ !۔۔۔ کسی کی اتنی جرات ہوئی ہے کہ یزدان لاشاری کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے ۔۔۔

اپنی پیشانی کو مسلتے اسنے ارحم کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

ہاں ہیلو یزدان سب ٹھیک ہے نا

کہاں ہے تو ؟

آفس میں ہوں تو بتا۔۔۔

یزدان نے ارحم کو ساری صورتحال سے آگاہ کرتے اسے وہی نمبر ٹریس کرنے کو کہا جس سے نمل نے اسکو کال کی تھی اور ارحم بھی زرا برابر دیر نا کرتے اپنے آدمیوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچا تھا۔۔۔

میرے خلاف جائے گی تو سالی کمینی ہاں ---

نمل کے ہاتھ سے موبائل چھینتے ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا تھا جسکی وجہ سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا اور خون رسنے لگا تھا ---

دد دیکھو تمہارا کیا بگاڑا ہے جج جانے دو مم ے پی پلیز مجھے --

تو نے نہیں تیرے شوہر نے بگاڑا ہے جسکا خمیازہ تو بھگتے گی ---

اسے بازو سے گھسیٹتا اوپر لے جانے لگا اور کمرے میں لاتا اسے بیڈ، پہ دھکا دیا اور اپنی شرٹ اتارتے ہوئے اس پہ جھکنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے اسکی بازو پہ گولی ماری تھی

---گولی لگنے کی وجہ سے وہ درد سے کراہ اٹھا تھا ارحم نے آگے بڑھتے فوراً سے نمل کو پکڑا تھا----

بھابھی آپ ٹھیک ہیں --

ارحم نے فکرمندی سے پوچھا

بھائی ارحم بھائی پپ پلیز م م مجھے بچا لیں یہ شخص مم مجھے ماردے گا پلیز---

نمل روتے ہوئے ارحم کے پیچھے چھپتی بولی تھی ---

نہیں بھابھی آپکا بھائی آگیا ہے نا کچھ نہیں ہونے دے گا آپکو

ارحم نمل کو اسکا ڈوپٹہ کراتے ہوئے اسے ساتھ لیے آگے بڑھا تھا۔۔۔

اور اپنے آدمیوں کو ایک اشارہ کیا تھا اور وہ سر کو اثبات میں ہلاتے ریحان کو پکڑتے یا یوں کہنا ٹھیک ہوگا گھسیٹتے اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔

ارحم نمل کو گھر چھوڑتے اسے تسلی دیتے یزدان کے جلد آنے کا کہہ کے گیا تھا۔۔۔

نمل ڈری سمی سی بیڈ پہ سکڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔

یزدان اندر آیا اور دروازہ لاک کرتا اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

پی پی ی یزدان۔۔۔

یزدان کو اپنے سامنے دیکھ نمل مچلتی ہوئی اسکے گلے جالگی تھی اور اب وہ باقاعدہ رونے لگی تھی --

ہہ ہیے بیوٹی بس آگیا ہوں نا میں سب ٹھیک کردونگا کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جب تک تمہارا یزدان زندہ ہے ہمم ----

یو آر سیو ناؤ ---

You Are Save Now!

یزدان اسے خود سے نرمی سے الگ کرتے بیڈ پہ بیٹھاتے خود اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تھا ---

یی ی یزدان وہ اچھا آدمی ن .نن نہیں تھا یی یہ دیکھیں اسنے مجھے کتنا مارا ہے ---

نمل اپنے ہونٹوں کی جانب اشارہ کرتی بولی ---

یی یہ بھی دیکھیں اسنے کتنے زور سے میری کلائی پکڑی تھی ---

نمل اپنی کلائی کی جانب اشارہ کرتی بولی تھی جہاں نشان صاف نظر آرہے تھے ----

یزدان کی بھوری آنکھوں میں خون اترا آیا تھا عنابی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے ----

نمل تم لیٹو یہاں ---

یزدان نمل کو بیڈ پہ لیٹاتے اسکے ساتھ ہی براجمان ہوتے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا---

سب ٹھیک ہوجائے گا بیوٹی ریلیکس میں ہوں ساتھ تمہارے تمہارے تک پہنچنے سے پہلے ہر آفت ہر غم ہر مصیبت کو یزدان لاشاری سے ٹکرانا ہوگا آئی پرامس اپنی آخری سانس تک حفاظت کروں گا تمہاری تمھیں خود سے کبھی جدا نہیں ہونے دونگا تمہارے مجرموں کو موت سے بدتر سزا، دونگا آئی پرامس---

یزدان اسکے کانوں میں میٹھا میٹھا رس گھولتا اسے سلاچکا تھا ڈاکٹر کے مطابق وہ ایک ہرٹ پیشینٹ تھی اور جس حادثے سے وہ گزری تھی ایسی کنڈیشن میں اسکے دل و دماغ کا پرسکون ہونا لازمی تھا---

ریڈ ڈارک روم میں کسی کے اونچے اونچے چیلانے کی آوازیں آ رہی تھیں یوں محسوس ہورہا تھا کہ جیسے کسی کو کوئی بے دردی سے مار رہا ہے ---

چچ چھوڑ دو مجھے پل پی پلیز مم مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ میں اسکی جانب نظر بھی اٹھا کے بھی نہیں دیکھوں گا ---

آئندہ کی بات مت کر کیونکے تو دیکھنے کے قابل رہے گا نا تو دیکھے گا نا ---

نن نا نن نہیں پپ پی پلیز یزدان کو بلاؤ مم مم میں معافی مانگ لونگا اس سے دد دوست ہوں میں اسکا ---

ریان گڑگڑاتے ہوئے بولا تھا ---

بوس آگئے ہیں چلو اب ---

انہی میں سے ایک شخص بولا تھا ---

یزدان قدم با قدم چلتے ریحان کے سامنے جاکھڑا ہوا تھا جو اس وقت رسیوں میں جکڑا ہوا تھا منہ سے بہتا خون اجڑے بال اور جسم پہ جگہ جگہ نیل کے نشان اسکی حالت کے گواہ تھے ---

یی ی یزدان مم مجھے مم معاف کردو رحم کھاؤ مم مجھ پہ پپ پل پلیز ---

یزدان نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور اسکے بال مٹھی میں جکڑے گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ چیلا اٹھا تھا ---

تو نے رحم کھایا تھا میری نمل پہ جب تو نے اسکی زندگی کو برباد کرنا چاہا تجھ پہ اثر ہوا تھا اسکی سسکیوں کا آہوں کا ہاں بھونک کتے ---

یزدان اتنی اونچا ڈھارا تھا کہ وہاں موجود سبھی ہی بندے کانپ اٹھے تھے ---

وہ تو صد شکر کے ارحم جلد ہی وہاں پہنچ گیا ورنہ تو تو درندہ بنا ہوا تھا ---

یزدان نے ارحم کی جانب دیکھتے کہا جو نفرت بھری نگاہوں سے ریحان کو دیکھ رہا تھا ---

غل غلل غلطی ہوگئی مم معاف کردو پلیز ---

یزدان کی ڈکشنری میں معافی نام کوئی چیز نہیں ہے ---

یزدان نے اسکا چہرہ اپنی گرفت میں لیتے کہا تھا

ارحم مجھے گن دو ---

نن نن نا نن نہیں یزدان پلیز نہیں ریحان روتا گڑگڑاتا بولا تھا ---

ارحم نے آگے بڑھ کے گن اسے پکڑائی تھی ---

یزدان دد دوست ہوں تمہارا ---

ریحان نے ایک بار پھر کہا تھا ---

وہی دوست جسنے اپنے ہی دوست کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے ؟

ریحان بٹ یہ مت بھولو کہ تمنے یزدان لاشاری کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے جسکی سزا صرف موت ہے ---

یزدان کی لال انگارہ آنکھوں کو دیکھ اس وقت ریحان کو یزدان سے خوف محسوس ہوا تھا --

ایک، دو، تین، چار، پانچ --

کتنی ہی گولیاں اسنے اسکے اندر اتار دی تھیں ---

بس کردے یزدان چھوڑ دے مرچکا ہے وہ ---

ارحم نے زبردستی اس سے گن لیتے کہا تھا۔۔۔

یکایک ہی یزدان نے اپنا ہاتھ ارحم کے ہاتھ سے نکالا تھا۔۔۔

اسکو دفنانے کی ضرورت نہیں اسکو دنیا کے لیے عبرت کا نشان بنا دو تاکہ آئندہ اگر کوئی کبھی کسی کی عزت پہ ہاتھ ڈالنا چاہے تو اس بدذات کا انجام سوچ کے اسکی روح کانپ اٹھے۔۔۔

یزدان کی بات پہ وہاں موجود اسکے آدمیوں نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

یزدان میری بات سن یار۔۔۔

یزدان سن تو سہی ---

ارحم نے کہا تھا مگر وہ اسکی بات سنی ان سنی کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا ---

آج ایک مرتبہ پھر سے وہ اسی جگہ آکھڑا ہوا تھا جہاں وہ دوبارہ کبھی نہیں آنا چاہتا تھا وہ ہمیشہ سے اپنے ماضی سے بھاگنا چاہتا تھا لیکن قسمت نے دوبارہ اسے اسی دوراہے پہ لا کھڑا کیا تھا تو شاید نہیں یقینا اپنے ماضی سے پیچھا چھڑانا اسکے لیے اتنا آسان نا تھا ---

ارحم رات گئے گھر واپس لوٹا تھا پہلے نمل اور یزدان کی وجہ سے وہ انکی طرف چلا گیا تھا اور پھر اپنے کچھ ضروری کام جو آج ہی نپٹانے ضروری تھی انکو نپٹاتا وہ اب گھر آیا تھا سب سے پہلے وہ اپنی خون آلود شرٹ جو وائیٹ کلر کی تھی چینج کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ عائزہ

کو یہ سب نہیں بتانا چاہتا تھا نا، ہی اسے یہ سب بتا کے پریشان کرنا چاہتا تھا لہذا، وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں آیا اور وڈرواب سے دوسری شرٹ نکالتا واشروم میں گھس گیا تھا اس بات سے انجان کے عائزہ سب کچھ دیکھ چکی ہے ----

آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ارحم ایسا ہوسکتا ہے ---

عائزہ تو کتنی بے وقوف ہے اتنے عرصے سے ایک قاتل کے ساتھ رہ رہی ہے اور یہ جان ہی ناسکی نن نہیں اب اور نہیں آج دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو کے رہے گا مم میں اس سے پوچھوں گی بیوی ہوں اسکی حق ہے میرا سوال جواب کرنے کا ----

وہ اپنے آنسو صاف کرتی ڈھرکتے دل سے اسکے باہر آنے کا ویٹ کررہی تھی ---

پندرہ منٹ بعد وہ باہر آیا تھا---

ایک نظر اسنے عائزہ کو دیکھتے دلکش سمائل پاس کی تھی جس پر عائزہ نے نفرت سے منہ موڑ لیا تھا اور ارحم کی رگیں تن گئیں تھیں ---

کون ہو تم اور کیا کرتے ہو تم کونسا کام کرتے ہو سچ بتاؤ سب ؟

عائزہ نے اسکے سامنے آتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پوچھا تھا----

کیا مطلب ہے تمہارا؟

کیا تم نہیں جانتی کہ کون ہوں میں ہاں؟

ارحم نے ماتھے پہ بل لاتے کہا تھا ----

ہاں جانتی ہوں تم ایک قاتل ہو یو آر آ سیریل کلر ----

عائزہ نے لال روتی آنکھوں سے کہا تھا ---

جب ارحم کو یہ سن کے جھٹکا لگا تھا اور اس بات کا یقین بھی ہوگیا تھا کہ اسنے اسکی شرٹ دیکھ لی تھی ---

ہہ ہیے زی لسن ایسی کوئی بات نہیں ہے میری جان وہ بس ویسے ہی تمنے خون دیکھ لیا ایسا کچھ نہیں ہے ----

ارحم نے کہتے آگے بڑھنا چاہا تھا لیکن عائزہ کے قدم پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے ---

دور رہو مجھ سے تم قاتل ہو تم ایک معصوم لوگوں کی جان لیتے ہو تم گھٹیا انسان قریب مت آنا میرے ورنہ پولیس کو کال کردونگی

عائزہ نے غصے سے کہتے باہر جانا چاہا تھا ---

لیکن اس سے پہلے ہی اسکی گردن ارحم کے شکنجے میں آچکی تھی اور اسے دروازے سے پن کرتے وہ اپنی لال آنکھیں اسکی ہیزل روئی آنکھوں میں گاڑھتا ہوا بولنے لگا تھا ---

خبردار زی بے بی جو تمنے پولیس یا کسی اور کو کال کرنے کی کوشش کی تو ورنہ وہ گن " سامنے نظر آرہی ہے نا --- (ڈریسنگ پہ پڑی گن کی جانب اشارہ کرتا بولا تھا)--- اسکی تمام گولیاں تمہارے اندر ایک ایک کر کے اتاروں گا ---

اور عائزہ اب خوف سے تھر تھر کانپنے لگی تھی ----

ننن نن نہیں کک کس کسی کو نن نہیں بب بتاؤں گی مم مم میں --- ججج جانے دد دو پپ پلیز ---

مم مجھے تنتت تمہارے سس ساتھ نن نن نہیں رر رہنا ہے آزادی چاہیے مجھے تت تمم تم سے

عائزہ کے یوں کہنے پہ ارحم نے عائزہ کی گردن پہ سے ہاتھ ہٹاتے اسکی کمر پہ اپنی گرفت مضبوط کی تھی ----

ایک بات یاد رکھنا عائزہ ارحم خان انصاری کہ مرکر کے بھی تمھیں مجھ سے آزادی نہیں" ملے گی تمہارا نام میرے ساتھ جڑا ہے میرے ساتھ ہی جڑا رہے گا اور اگر تمنے مجھ سے

دور جانے کی زرا برابر بھی کوشش کی نا تو قسم اس ذات پاک کی تم خود اپنے کیے پہ پچھتاؤ گی تم لہذا تمہارے لیے بہتر جو سوچ رہی ہو وہ فضول سوچنا چھوڑ دو اور اپنے اور میرے بارے میں سوچو سمجھی تم "---

ایک ایک لفظ چبا چبا کے کہتا وہ اسکی گردن اور کان پہ اپنی پرتپش سانسیں چھوڑتا پل بھر میں اسے بے حال کرگیا تھا---

اسکی کمر کو اپنی گرفت سے آزادی بخشتا وہ باہر کی جانب جانے لگا تھا کہ ایک مرتبہ پھر اسکی باتوں نے اسے تپش دلا دیا تھا---

تمہیں کیا لگتا ہے تم دھمکیاں دے کے مجھ پہ ڈھونس جما کے مجھ سے سب ویسا ہی کرواسکتے ہو جیسا تم چاہتے ہو تو بھول ہے تمہاری ہوش کے ناخن لو مت بھولو میرا نام عائزہ قریشی ہے نا میں کبھی مایوس ہوئی ہوں نا ہار مانی ہے تمھیں تو میں سزا دلوا کے

رہوں گی اور تمہارے ساتھ بھی نہیں رہوں گی میرا بھی وعدہ ہے تمسے اب جو چاہو وہ کرلو فرق نہیں پڑتا مجھے سمجھے تم ---

وہ اسکی جانب دیکھتی تلخ لہجے میں کہتی اسکے قریب سے گزرنے لگی تھی کہ پل بھر میں ارحم نے اسکی سانسوں پہ قابض ہوتے اسے بے حال کردیا اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تھے وہ اسکے سینے پہ زور سے مکے مارتی اسکو خود سے علیحدہ کرنا چاہتی کہ ایسا کرنے پہ اسکی گرفت اور مضبوط ہوتی ایک منٹ کی آزادی کے بعد اسکی سانسیں پہ وہ دوبارہ قابض ہوجاتا شاید یہ اسکے سزا دینے کا طریقہ تھا ---

جب عائزہ کی برداشت سے باہر ہوا تو وہ اپنا پورا زور لگاتی اسکے پیٹ میں اپنا گھٹنا مارتی پیچھے ہوئی تھی اور وہ لڑکھڑایا تھا ---

اتنا جنونی پن دیکھ عائزہ حیران بھی تھی اور خوفزدہ بھی اسکے ہونٹوں سے خون نکل رہا تھا

جبکے ارحم اسکو خمار آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیوانہ دیکھتا ہے ---

ارحم کے قدم دوبارہ اسکی جانب اٹھنے لگے تھے جبکے عائزہ روتی نفی میں سرکو ہلاتی پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی وہ کہاں اس ظالم کی اتنی جنونی قربت اور اسکا پاگل پن سہہ سکتی تھی ---

وہ پیچھے پیچھے ہوتی دیوار سے جالگی تھی ---

اور ارحم نے دونوں بازو اسکے اطراف میں رکھے اسپر جھکا تھا ---

ہیزل آنکھیں جو رونے کی وجہ سے سرخ تھیں گلابی گال جو اسکی قربت کے باعث لال ہوگئے تھے کپکپاتے گلابی جو اسکی شدتوں کے باعث سرخ اناری ہوگئے تھے---

تم جانتی ہو زی تمنے ارحم خان انصاری کو اپنا دیوانہ بنالیا ہے پہلے قریب آئی اور اب " سانسیں دیکھ کے کھینچ رہی ہو دور جارہی ہو ایسا مت کرو یار مرجاؤں گا تمہارے بنا تمہاری قسم "---

وہ لال آنکھیں لیے اسکی جانب دیکھتے دیوانہ وار بولا تھا---

پپ پہ پہ پی پلیز ارحم جج جانے دو---

یقین کرو مجھے پہ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے میں قاتل نہیں ہوں نا ہی کوئی سیریل کلر میں صرف تمہارا ارحم ہوں ہاں لیکن اگر تمنے مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی نا تو جو تم کہہ رہی ہو نا مجھے وہ بننے میں بھی دیر نہیں لگے گی ---

انتہائی جنونیت سے کہتا وہ اسکے ماتھے پہ اپنے جنون کی مہر ثبت کرتا وہاں سے نکل گیا تھا ----

ارحم اسکی باتوں کی گہرائی کو سمجھتی پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی ---

عائشہ اور ارمغلان لاہور شفٹ ہوچکے تھے ارمغلان کی پوسٹنگ لاہور جاہوئی تھی لہذا اسنے عائشہ کو بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کیا تھا ہاجرہ اور راحیل اجازت تو نہیں دے رہے تھے کیوں کے وہ ارمغلان کے غصے سے واقف تھے لیکن ارمغلان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ عائشہ کا پورا پورا خیال رکھے گا لہذا انھوں نے اسے اجازت دے دی تھی اور اب وہ لاہور پہنچ چکے تھے اور وہاں ایک فلیٹ میں ٹھہرے تھے جو کے ارمغلان کا ہی تھا ارمغلان تو

گھر پہنچتے ہی کچھ ٹائم کے لیے سویا تھا اور پھر جب اسکی آنکھ کھلی تو شام کے چار بج رہے تھے لہذا اسنے گھر اپنی خیریت کی اطلاع کرتے ہوئے شاور لیا عائشہ سورہی تھی لہذا اسنے اسے جگانا مناسب نا سمجھا تھا اور والٹ اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتا ہوا گھر سے نکل گیا تھا ---

افففف اللہ میں اتنا کیسے سوتی رہی ہوں ---

عائشہ نے مندی مندی آنکھیں کھول کے گھڑی کی جانب دیکھا جو شام کے پانچ بجارہی تھی اسنے اپنے بکھرے بالوں کا جوڑا بناتے بیڈ سے اٹھتے ارمغلان کو تلاشا تھا جب کہیں نظر نا آیا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کہیں باہر گیا ہے لہذا اسنے واڈروب سے میرون اور وائیٹ کلر کا فراک نکالا تھا اور شاور لینے چل دی تھی ---

بیس منٹ بعد وہ باہر آئی اور اپنے بال کو ڈرائیر کی مدد سے سکھائے اور کیچن کی جانب رخ کیا تاکہ رات لے لیے کچھ بنا سکے ---

وہ لوگ صبح آئے تھے اور فلیٹ فرنیشڈ تھا لہذا عائشہ کو زیادہ محنت نا کرنا پڑی بس اپنا اور ارمغلان کا سامان سیٹ کیا تھا ---

بریانی کو دم لگاتے اسنے رس ملائی کے لیے دودھ چولہے پہ چڑھایا تھا اس وقت اسکی سوچوں کا محو صرف ارمغلان ہی تھا ---

کیسے پل بھر میں اسکی زندگی بدل گئی تھی کیا سوچا تھا اور کیا ہوگیا تھا اسکی ذات اتنی بھی بے مول نا تھی وہ اتنی بھی بے مول نا تھی کہ اسے یوں ہی قدموں تلے روند دیا جائے ایک آنسو اسکی پلکوں کی بار توڑ کے نکلا تھا ----

بہت چھوٹے تھے وہ اور یزدان جب انکے ماں باپ ان دونوں کو چھوڑ گئے تھے نا ماں باپ کا پیار ملا اور اب نا ہی شوہر کا کہتے ہیں شوہر ایک ایسا واحد سہارا ہوتا ہے جسکی خاطر بیوی سب کچھ سہہ جاتی ہے لیکن اگر آپ کا شوہر ہی آپ کو اجاڑنے والا ہو تو کیا قیامت ٹوٹتی ہے کیا گزرتی ہے اسپر جسنے سہا ہوتا ہے ---

اپنی آنکھوں کو رگڑتے وہ پلٹی تھی سامنے ہی ارمغلان کو اپنے سامنے پایا تھا جو اسکا گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا ---

اسکو روتے دیکھ حیران ہوا تھا اور شاید دل میں کہیں ٹھیس سی اٹھی تھی وہ کبھی اسکی محبت ہوا کرتی تھی وہ تو اسکی ان ہرنی جیسی آنکھوں کا دیوانہ ہوگیا تھا ایک ہی ملاقات میں اور اب ان آنکھوں میں آنسو لانے کا باعث بھی وہی بنا تھا ----

آپپ آپ آگئے ہیں کک کھانا تت تیار ہے بب بیٹھیں مم مم میں کھانا لل لگاتی ہوں ---

عائشہ کہہ کے وہاں سے جانے لگی تھی کہ اسکی کلائی ارمغلان کی گرفت میں آگئی تھی ---

عائشہ نے اپنی پلکوں کی بار اٹھاتے اسکی جانب دیکھا تھا ---

اسے کلائی سے پکڑ کے جھٹکا دیتے پل بھر میں وہ اسے اپنے بے حد قریب کرگیا تھا ---

ایک بات بتاؤ ہر وقت اتنا ڈری کیوں رہتی ہو مجھ سے ---

وہ اسکی بازو کو چھوڑتے اب اسکی کمر پہ اپنی گرفت مضبوط کرگیا تھا ---

نن نن ن نن نا ن نہیں تت تو ---

اسکے یوں ہکلانے پہ وہ گہرا مسکرایا تھا

اور اسکی کمر پہ گرفت مضبوط کی تھی ---

جبکے عائشہ اسکی اس حرکت پہ لرز کے رہ گئی تھی ---

تم اتنی معصوم ہو یا پھر میرے سامنے بننے کی کوشش کرتی ہو "--- "

میری معصومیت تو آپنے اسی دن چھین لی تھی جس دن میری روح کو زخمی کرنے " میں آپ کامیاب ہوئے تھے "---

ایک اذیت بھری مسکان اسکی جانب اچھالتے وہ اسکی گرفت سے اپنا آپ چھڑاتی آگے کی جانب بڑھ گئی تھی لیکن اسکے الفاظ کی چھپی گہرائی اسکے دماغ پہ ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی نجانے کیسے کسطرح کیوں وہ اتنا بڑا گناہ کربیٹھا تھا وہ یہ کیسے بھول گیا تھاکہ وہ اسکی محبت ہے کیسے نجانے کیسے ----

ایک آنسو اسکی پلکوں کی بار توڑ کے بہہ نکلا تھا اور شاید اب اسکے لیے پچھتاوا باقی رہ گیا تھا صرف پچھتاوا ---

****

نمل اب قدرے بہتر تھی وہ دن میں بارہ بجے سو کے اٹھی تھی یزدان نے بھی اسے جگانا مناسب نا سمجھا تھا کہ ڈاکٹر نے کہا تھا اسکے لیے اچھا ہے جتنا جلدی وہ یہ حادثہ بھول جائے مگر اسے یہ حادثہ بھولائے نہیں بھول رہا تھا ---

گڈ مارننگ میم آپ اٹھ گئیں ---

میڈ نمل کو نیچے کیچن میں دیکھ کے بولی ---

جی سر کہاں ہیں آپ کے ---

جی میم آپ سوئی ہوئیں تھیں اور رات آپکی طبیعت بھی ناساز تھی لہذا وہ بنا جگائے آپکو ریسٹ کرنے کی تلقین کرتے آفس چلے گئے ہیں ---

ٹھیک ہے ---

میم آپ ناشتے میں کیا لیں گی ---

آپکے سر نے ناشتہ کیا تھا ---

نو میم ---

اوکے ٹھیک ہے فلحال مجھے بھوک نہیں ہے جب ہوگی میں خود کہہ دونگی ---

بٹ میم سر نے کہا تھا کہ آپکو ناشتے کے بعد میڈیسن دینی ہے ---

کھانا ابھی بھوک نہیں ہے مجھے ---

ناچاہتے ہوئے نمل کا لہجہ تلخ ہوگیا تھا ---

اوکے میم ایز یو وش ---

نمل کمرے میں آتی کبڑ سے اپنے لیے بلیو اور بلیک کلر کی شارٹ شرٹ ساتھ اسی کے ہم رنگ ٹراؤزر نکالتی واشروم میں جابند ہوئی تھی ---

دراصل اسے خود پہ غصہ آرہا تھا کہ وہ کیسے اتنا سوتی رہی اور یزدان بھی اس سے بنا ملے چلا گیا تھا ---

شاور لے کے اسنے اپنے گیلے بالوں کو سلجھاتے ایک نظر خود پہ ڈالی تھی ناجانے کس سوچ کے تحت اسنے ڈریسنگ پہ پڑی پنک کلر کی لپ اسٹک لگالی اور آنکھوں میں کاجل لگاتے ساتھ ہی پلکوں پہ مسکارا لگالیا تھا اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے وائیٹ کلر کے ائیررنگز پہن لیے تھے ---

وہ کب سے خود پہ کسی کی پرتپش نظروں کو محسوس کرتی پلٹی ہی تھی کہ سامنے یزدان کو کھڑا دیکھ کے اسنے اپنا رخ خفگی سے موڑا جیسے ناراضگی کا اظہار کیا ہو اور اسے مکمل اگنور کرتی باہر کی جانب بڑھنے لگی تھی اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی یزدان کے ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسے دیوار سے پن کرچکا تھا اور دونوں ہاتھ اسکے اطراف پہ رکھتے اسپر جھکا تھا جبکہ نمل کو اب صحیح معنوں میں یزدان کی بھوری آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا جو اس وقت لال انگارہ ہوچکی تھیں ----

مجھے اگنور کرنے کی وجہ؟ ناشتہ نا کرنے کی وجہ "؟؟"

میں آپکو وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی ---

نمل نے ایک بار پھر اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہا تھا لیکن اس بار اسکی کمر اور بال دونوں یزدان کی سخت گرفت میں تھے ---

یزدان تیز نظروں سے اسے گھور رہا تھا جبکے نمل کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی ---

کیا مجھے آپ سے ناراض ہونے کا بھی حق نہیں ہے یزدان عرف کھڑوس شوہر کہیں کے "---

نمل نے اپنی دل کی بھڑاس نکالتے کہا تھا جبکے اسکے اس جواب نے یزدان کو مسکرانے پہ مجبور کردیا تھا ----

یزدان نے نمل کے بال چھوڑتے اب اسکی کمر پہ اپنی گرفت مضبوط بنالی تھی جبکے اسکی معنی خیز نظریں نمل کے گھبرانے کا باعث بنی تھیں ----

یزدان حد ہوتی ہے لاپرواہی کی میں نے کتنی بار آپسے کہا ہے کہ بغیر ناشتے کے ناکہیں جایا کریں لیکن نہیں میری کسی بات کا آپ پہ اثر ہو تب نا ---

نمل کے یوں خیال کرنے پہ بے ساختہ یزدان کو اسپر پیار آیا تھا اور اسنے آگے بڑھ کے اسکا ماتھا چوم لیا تھا ----

اسی لیے تمنے بھی ناشتہ نہیں کیا ہوگا آئیم شیور ---

جی ---

نمل نے مجرموں کی طرح گردن کو ہاں میں ہلایا تھا ---

اسکی سزا ملے گی تمھیں لیکن ابھی نہیں پہلے تم کچھ کھالو اور آج میں خود اپنی ہنی کو کھانا بنا کے اپنے ہاتھ سے کھلاؤں گا یزدان اسکا ہاتھ پکڑتے اسے نیچے کیچن کی جانب لے جانے لگا تھا جبکے نمل اس کے اتنے پیار پہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہنستی ہوئی اسکے ساتھ چل دی تھی ----

یزدان نے کیچن میں آ کے فریج سے سب سے پہلے چکن نکالا تھا ---

اور نمل کو دیکھا جو اسکی جانب پیار سے دیکھ رہی تھی ---

اسکی جانب سمائل پاس کرتا وہ چکن کو بوائل کرنے کے لیے رکھتا پیاز اور دیگر سبزیاں کاٹنے لگا تھا ----

آہہہ ---

یزدان کیا ہوا نمل تڑپ کے اسکی جانب بڑھی تھی ---

دراصل اسے پیاز کاٹتے ٹائم چھری ہاتھ پہ جالگی تھی ---

کہا بھی تھا آپکو یزدان دیکھیں اب ہاتھ کٹاوا لیا نا کتنا خون بہہ رہا ہے ---

نمل نم آنکھیں لیے فوراً اسکا خون روکنے کے لیے سائیڈ سے اپنا ڈوپٹہ پھاڑا اور اسکی انگلی پہ باندھا تھا---

یزدان سرشار تھا ایک سکون سا اسے اپنی رگوں میں اترتا محسوس ہوا تھا یہ جان کے وہ کتنا پیار کرتی ہے اس سے---

اچھا آپ ہٹیں میں بناتی ہوں---

نہیں بالکل نہیں یار چھوٹا سا زخم ہے ویسے بھی پیاز کاٹ چکا ہوں میں بس تم یہاں بیٹھو اور بس بیس منٹ ویٹ کرو---

نمل کو گود میں اٹھاتے اسے اپنے سامنے شلیف پہ بیٹھاتے کہا تھا جبکے نمل صرف اسے گھور کے رہ گئی تھی---

یہ لو تمہارا مزیدار سا پاستہ تیار ہے ---

یزدان نے نمل کی جانب چمچ بڑھاتے ہوئے کہا تھا ---

ہممم واؤ ڈیٹس سو ہی یزدان ---

نمل نے مزے سے کھاتے ہوئے کہا تھا ---

یزدان نے آپ بھی کھائیں نا ---

نمل نے اپنے ہاتھ میں چمچ پکڑتے اسکی جانب کیا

بے بی میں اپنے طریقے سے کھاؤں گا ---

یزدان نے معنی خیز نظروں سے نمل کے ہونٹوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں پہ کھاتے وقت تھوڑا سا پاستہ لگ گیا تھا ---

نمل نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا جبکے اب کے یزدان کو اپنے جذبات پہ قابو رکھنا مشکل ہوگیا تھا لہذا وہ . بھرپور جنون اور شدت سے اسپر جھکا تھا ---

قطرہ قطرہ اسکی سانسوں کو پیتے وہ یہ تک بھول گیا تھا کہ وہ اسکی اس قدر شدت اور جنون نہیں سہہ سکتی جبکہ نمل کی جان نکلنے کے درپے تھے لہذا اسنے اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتے اس پیچھے کرنا چاہا مگر وہ تو جیسے پیچھے ہٹنا ہی بھول گیا تھا اور نمل کو اب لگا کہ شاید وہ سانس نہیں لے سکے گی پھر اسنے خود ہی اسکی اکھڑتی سانسوں کو دیکھ کے نرمی سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا جبکے وہ رہائی ملنے پہ کھینچ کھینچ کے لمبے سانس لیتی اپنا سر اسکے

سینے سے ٹکا گئی تھی اور یزدان نے مسکراتے ہوئے اسکی پیٹھ کو سہلایا تھا اسکا گلنار چہرہ دیکھ کے وہ فقط سرشار ہوتا ہوا مسکرایا ہی تھا۔۔۔

رات سے عائزہ اور ارحم کے درمیان کوئی بات نا ہوئی تھی صبح بھی عائزہ بنا ناشتہ کیے یونی جاچکی تھی اور ارحم کو جگانا مناسب بھی نا سمجھا تھا جبکے ارحم اس بات پہ کافی غصہ تھا کہ وہ اسے اگنور کررہی ہے۔۔۔

آج بھی یونی میں بالکل بھی اسکا پڑھائی میں دل نا، لگا تھا لیکچر لیتے ٹائم بھی اسکا دماغ ،صرف ایک ہی بات سوچ رہا تھا کہ ارحم نامی بلا، سے کیسے رہائی حاصل کرے پلینز تو اسکے پاس بہت تھے لیکن ان پر عمل درآمد کرنا اس سے بھی کئی زیادہ مشکل تھا۔۔۔

آف ہونے پہ وہ کلاس روم سے باہر آئی جبھی اسے پیچھے سے کسی نے آواز دی تھی اور سامنے سے آتے ارحم کو وہ دیکھ نا سکی تھی ---

لِسن ---

ریان،،، عائزہ کا کلاس میٹ بولا تھا ---

جی ---

کیسی ہیں آپ؟

الحمد اللہ ---

اوکے سو لیٹ می انٹرڈیوس مائے سلیف ---

Ok So Let Me Introduce Myself...

،میرا نام ریان ہے اور میں آپکا کلاس میٹ ہوں ایکچولی میں نیو ہوں یونی میں زیادہ جانتا نہیں نا ہی کوئی فرینڈ ہے میرا سو کیا، آپ میری فرینڈ بنیں گی؟

ریان نے اپنا ہاتھ عائزہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تھا ---

جبکے عائزہ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اسکا بڑھا ہوا، ہاتھ تھام لیا تھا ---

جبکے ارحم کو یہ منظر دیکھ کے اپنی آنکھوں میں سوئیاں چبھتی ہوئیں محسوس، ہوئیں تھیں اور کانوں سے جیسے، دھواں نکلنے لگا تھا---

میرا نام عائزہ ہے---

اسنے مسکراتے کہا تھا---

اوکے ٹھیک ہے ایکچولی میں نے کچھ لیکچرز مس کردیے ہیں تو کیا آپ مجھے وہ ٹاپکس سمجھا دیں گی اف یو ڈونٹ مائنڈ؟---

ریان بولا تھا---

یا شیور وائے ناٹ---

اوکے ابھی میں چلتی ہوں لیٹ ہوگیا ہے کل آپکو جو، سمجھنا ہوا سمجھ لینا، آپ اللہ حافظ

اللہ حافظ اینڈ تھینک یو وانس اگین!...

عائزہ مسکراتی ہوئی آگے کی جانب بڑھ گئی تھی جبکے ارحم وہاں سے ہٹتا گاڑی میں جابیٹھا تھا---

عائزہ چپ چاپ گاڑی میں آ بیٹھی تھی اور ارحم کو اگنور، کیے کھڑکی کی جانب رخ کیا تھا

ارحم نے ایک سرسری سی سرد نگاہ اسپر ڈالتے ہوئے گاڑی کا رخ موڑا کیا تھا---

ارحم نے گاڑی قدرے سنسان جگہ پہ آروکی تھی عائزہ کو اب خوف محسوس ہونے لگا تھا ---

گاڑی روکتے ارحم نے ایک نظر عائزہ پہ ڈالی اور پھر کہنے لگا ---

کون تھا وہ لڑکا؟ --

عائزہ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو لال انگارہ آنکھیں لیے اسے گھور رہا تھا ---

ککک ک کک کون سس سا لڑکا؟

وہی جس سے یونی میں ہاتھ ملایا جارہا تھا ---

مم میرا دوست تھا ریان ---

عائزہ نے اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے جواب دیا تھا ---

او اچھا دوست تھا ---

ہاں اور ویسے بھی آپپ آپ کو فرق نہیں پڑنا چاہیے میں جو مرضی کروں میری اپنی بھی کوئی لائف ہے کچھ رولز ہیں سو آئی ہوپ کہ آپ نے مائینڈ نہیں کیا ہوگا ---

عائزہ نے اپنی لرزتی انگلیوں کو اپنے ڈوپٹے کے پیچھے چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی کہ ارحم سے اسکی یہ حرکت مخفی نا رہ سکی تھی --

اسکے ہونٹ پہ اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے مگر یکدم ہی عائزہ کی گردن میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنے قریب کرچکا تھا ---

ارحم اپنی آنکھیں اس کی ہیزل آنکھوں میں ڈالے جہاں ڈر اور خوف واضح تھا چبا چبا کے لفظ ادا کرتے بولا تھا ---

تمہارا دوست تمہارا جنون تمہارا تمہاری دیوانگی تمہارا سکون صرف اور صرف میں ہوں صرف " ارحم خان انصاری سمجھ آئی اور اگر تمنے یہ جگہ کسی اور کو دینے کی کوشش بھی کی تو وہ

" بندہ جان سے جائے گا ہی تمھیں بھی میں زمین میں زندہ گاڑ دونگا گوٹ مائے پوائنٹ

ارحم کی حد درجہ قربت اور اسکی باتیں اسکی جان نکالنے کے درپے تھیں ---

ایک جھٹکے سے اسکی گردن کو آزاد کرتا وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھنسائے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا ---

وہ صرف دوست ہے میرا یونی میں نیو ہے مجھ سے کورس کا پوچھ رہا تھا اور ہاں میرا نام " بھی عائزہ قریشی ہے میں نے اسے کہا تھا کہ اسے کورس کو سمجھنے میں اسکی مدد کروں گی " تو کروں گی اینڈ ڈیٹس فائنل ---

عائزہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی اس لیے تڑخ کے بولی تھی ---

اور اسکا یہ بولنا ارحم کو طیش دلانے کا باعث بنا تھا اس لیے ایک ہاتھ اسکی کمر پہ باندھتے ہوئے جھٹکے سے اسے قریب کرتے وہ اسپر جھکا تھا ---

اسکا لمس غصہ دیوانگی شدت اور جنون اختیار کیے ہوئے تھا کہ عائزہ کو تو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ بھرپور مزاحمت کرتی اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کرنے کی تگ ودو میں تھی کہ اب کی بار اسکے دونوں ہاتھ اسکی گرفت میں تھے اسے اپنی بے بسی اور اسکے بے درد لمس پہ رونا آرہا تھا اور شاید وہ رو بھی رہی تھی ---

جب ارحم کو اسکی سانسیں مدھم ہوتی محسوس ہوئیں جب جا کے اسنے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا ---

اور اب کی بار نشانہ اسکی گردن تھی اسکا سلگتا لمس اپنی گردن پہ محسوس کرکے وہ کانپ اٹھی تھی جبکے ارحم ہمیشہ کی طرح آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے بہک رہا تھا---

اسکی گردن میں ہی منہ دیئے اسنے اپنی ڈارھی سہلائی تھی اور عائزہ کی گردن پہ جگہ جگہ لال نشان پڑگئے تھے جو ارحم کی شدتوں کے باعث تھے اسنے اسکی گردن سے منہ نکالا تھا اور ایک نظر عائزہ کی جانب دیکھا تھا جو رونے میں مصروف تھی کہ ایک بار اسنے اسکی گردن سمیٹ اسکے کندھے پہ اپنے دانت زور سے گاڑھے تھے کہ عائزہ سسکی تھی---

سسس---

کیا ہوا درد ہوا نا؟

ایسا ہی درد مجھے ہوا تھا جب تمنے اس دو ٹکے کے لوفر لفنگے سے ہاتھ ملایا تھا ---

میں بس ایک بات کہنا چاہتا ہوں عائزہ ---

لوک ایٹ می عائزہ ---

عائزہ کو رخ موڑتے دیکھ وہ تیز آواز میں بولا تھا کہ عائزہ نے فوراً رخ اسکی جانب کیا تھا اور شکوہ کن نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی تھی ---

تم یہ بات اچھی طرح جانتی ہو کہ میرا پاگل پن میری دیوانگی سہنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے اس لیے آئیندہ احتیاط کرنا اور اس لڑکے سے دور رہنا اگر اسے زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو سمجھ گئی ---

ارحم نے اسکی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکے عائزہ نے بنا کوئی جواب دیئے اپنا رخ کھڑکی کی جانب کرتے ہوئے بات ختم کی تھی ---

مجھے گھر جانا ہے "---"

اسکی بات پہ لب بھینچتے اسنے گاڑی سٹارٹ کی تھی ---

عائشہ اور ارمغلان آج شاپنگ کرنے آئے تھے عائشہ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن ارمغلان کے غصے اور جنون سے واقف تھی لہذا بنا کچھ کہے تیار ہوگئی تھی ---

وہ لوگ شام کو نکلے تھے اور اب انکو رات ہوگئی تھی ---

عائشہ اور ارمغلان شاپنگ کرنے تھک گئے تھے لہذا ارمغلان اسے مال کے اندر ہی موجود کیفٹریا میں بیٹھاتے اپنے اور اسکے لیے کچھ آرڈر کرتے اپنی ایک ضروری کال سننے گیا تھا ---

ویٹر کافی کے دو کپ کے ساتھ سنیکس اور برگر فرائز لارہا تھا کہ بے دھیانی میں اسکے ہاتھ سے کافی کا ایک کپ پھسلا اور عائشہ کے ہاتھ پہ جاگرا تھا ---

او سسوری آئیم سو سوری میم غلطی سے گر گئی ---

ویٹر فوراً سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اسپر گری کافی کو ٹشو کی مدد سے صاف کرنے لگا تھا ---

اور سامنے سے آتے ارمغلان کو تو گویا یہ دیکھتے ہوئے اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا

یہ کیا ہورہا ہے ؟

ارمغلان نے انتہائی ضبط کرتے پوچھا تھا کہ عائشہ اسکا لال بھبھوکا چہرہ دیکھتی گھبرائی تھی

کلک کچھ نہیں سر غلطی سے مم میم کے ہاتھ پہ کافی گرگئی تھی ---

ویٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا کہ اسکے تیور دیکھ کے ویٹر بھی خوفزدہ ہوگیا تھا ----

چلو عائش ---

ایک ہاتھ میں شاپنگ بیگز پکڑے اور ایک ہاتھ میں عائشہ کا ہاتھ پکڑے جو جلا ہوا تھا اسے مزید دباتے گویا جیسا اپنا غصہ اسپر اتارا ہو ساتھ لے جانے لگا تھا لیکن جانے سے پہلے ویٹر پر ایک غضبناک نظر ڈالنا نا بھولا تھا جبکے ویٹر نے اسکے جاتے ہی شکر کا کلمہ پڑھا تھا ---

گھر آتے ہی اسنے تمام بیگز صوفے پہ بے ترتیبی سے پھینکے تھے اور واشروم میں گھستے گرج دار آواز میں اسنے دروازہ بند کیا تھا کہ عائشہ کانپ کے رہ گئی تھی اور دل ہی دل میں آیتِ الکرسی کا ورد کرنے لگی تھی ---

ارمغلان شاور کے نیچے کھڑا تھا لیکن پھر بھی کسی طور پہ بھی اسکا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسے رہ رہ کے عائشہ پہ غصہ آرہا تھا کہ کیسے اسنے کسی کو بھی خود کو ہاتھ لگانے دیا تھا۔۔

عائش ۔۔۔

عائش ۔۔۔

وہ ڈھارا تھا ۔۔۔

ججج جج جج جی ۔۔۔

عائشہ نے ڈرتے ہکلاتے جواب دیا تھا ۔۔۔

میرا ٹاول دو مجھے ---

عائشہ نے کانپتے ہاتھوں میں سے واڈروب میں سے ٹاول نکالا تھا تھا اور باہر سے ہی ٹاول پکڑانا چاہا تھا کہ ارمغلان نے اسکا وہ ہاتھ جس سے اسنے ٹاول پکڑا ہوا تھا پکڑ کے اندر کھینچ لیا تھا عائشہ جو اس سب کے لیے تیار نا تھی یکدم اسکے سینے سے آلگی تھی ---

عائشہ نے جب اسے بنا شرٹ کے دیکھا تو ڈھیروں شرم نے اسکے آگھیرا تھا جبکے دل میں اسنے ارمغلان کو کافی گالیوں سے نوازا تھا ---

ارمغلان لال چہرہ لیے اسکی جانب دیکھ رہا تھا جیسے ابھی اسے سالم نگل جائے گا ---

مممم مم مان مم میں نے کک کچھ نن نہیں کک کیا ---

ہکلاتے اسنے کہا تھا ---

!لیکن تمنے اسے خود کو ہاتھ کیسے لگانا دیا ڈیم اٹ

ارمغلان نے ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو جکڑے دوسرا ہاتھ دیوار پہ دے مارا تھا جس پر عائشہ نے ڈر سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں ---

وو وو وہ غلل غغ غلطی سے گگ گرگ گئی تت تھی ---

ایک بات یاد رکھنا عائشہ تم پہ صرف اور صرف میرا حق ہے یعنی ارمغلان قریشی کا تم " "اچھے سے جانتی ہو تم میرا جنون ہو اور میری ---

اور کیا عائشہ نے اب بغیر کسی خوف کے پوچھا تھا ---

اور میری محبت ---

ارمغلان کے دل کے کسی کونے سے آواز آئی تھی ---

اور یہ ---

ارمغلان نے اسکی کمر کے خم پہ دباؤ دے کے اسے مزید نزدیک کیا تھا اسکی آنکھوں میں چھائی خمار کی سرخی عائشہ کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی ---

غلطی ہوگئی مجھ سے جو اس مونسٹر سے پوچھ لیا پہلی بار اسنے اسکے سامنے منہ کھولا تھا جو شاید نہیں کھولنا چاہیے تھا۔۔۔

اسنے دل میں کہا تھا اسکے منہ پہ کہتی تو شاید پھر کبھی بھی منہ نا کھول سکتی۔۔۔

کچھ کہا تمنے؟

نن نہیں تو۔۔۔

ارمغلان اسکی پلکوں کی لرزش دیکھ کے مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔

اسنے بے اختیار ہوتے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے جیسے اسے عزت اور مان بخشا ہو آج پہلی بار عائشہ کو اسکا چھونا برا نہیں لگا تھا۔۔۔

ماتھے پہ لب رکھنے کے بعد اسنے اسکے نقش نقش پہ اپنی محبت کے پھول برسائے تھے جبکہ عائشہ اپنی جانب سے مزاحمت کررہی تھی لیکن سامنے ارمغلان تھا جس سے پیچھے چھڑوانا آسان ہی نہیں ناممکن تھا۔۔۔

اسکی چھوٹی سی ناک پہ لب رکھتے وہ اب اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھنے لگا اور اسکے ہونٹوں کو دیکھتے اسے اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے تھے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو اسے دیکھتی نفی میں سر کو ہلا رہی تھی دل کی دھڑکن حد درجہ تیز تھی اور وہ اپنا اختیار کھوتا شدت سے ان پر جھکا تھا جنون شدت دیوانگی کیا نہیں تھا اسکے لمس میں جبکے عائشہ نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اسکے کندھے میں اپنے ناخن گاڑھ دیئے تھے

۔۔۔

اسکی اسقدر شدت پہ عائشہ کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے اور وہ بھرپور مزاحمت کررہی تھی کہ اب اسکو سانس لینا محال لگنے لگا تھا ---

لیکن ارمغلان کسی پیاسے کی طرح خود کو سراب کررہا تھا ---

آخرکار اسکی اکھڑتی سانسوں کا خیال کرتے وہ نرمی سے اس سے الگ ہوا تھا اور اسکے گلنار چہرے کو دیکھتا وہ مسکرا کے رہ گیا تھا جبکے عائشہ اسی کے سینے پہ سر رکھتی اپنی سانسوں کو ہموار کرنے لگی تھی ---

عائش ---

جی مان ---

یہاں آؤ ذرا میری بات سنو ---

ارمغلان اپنی شرٹ پہنتا ہوا بولا ---

عائشہ جو ابھی ہی اپنے لیے چائے بنا کے لائی تھی اور پینے ہی لگی تھی کہ ارمغلان کے بلانے پہ روم میں گئی تھی ---

جی کوئی کام تھا آپکو؟

ہاں یہاں آکے میری شرٹ کا بٹن لگاؤ ٹوٹ گیا ہے ---

عائشہ نے ایک نظر اسکی شرٹ پہ ڈالی جسکا بٹن بالکل ٹھیک لگا ہوا تھا ---

اور ارمغلان اسکی جانب دیکھتے ہوئے کھینچ کے اپنا بٹن توڑ دیا تھا ---

اور عائشہ کا منہ صدمے کے مارا کھلا کا کھلا رہ گیا تھا جس پر ارمغلان نے کافی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی ---

عائشہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکے قریب گئی تھی ---

لل لکی لیکن مجھے تو بٹن لگانا ہی نہیں آتا ایی ایک کک کام کرتی ہوں آپ کے لل لیے دوسری شرٹ نکال دیتی ہوں ---

نہیں ضرورت نہیں ہے یہاں آؤ اور لگاؤ ---

لیکن مم مجھے نن نہیں آتا نا ---

کوئی بات نہیں واڈروب میں ایک بلیو کلر کا باکس رکھا ہے نکال کے لے آؤ اس میں سوئی دھاگا ہے ---

عائشہ مرے مرے قدم اٹھاتی گئی اور باکس نکال کے لائی تھی ---

چلو اب سوئی میں دھاگا ڈالو ---

عائشہ دور کھڑی ہی سوئی میں دھاگا ڈال رہی تھی کہ ارمغلان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کھینچا تھا ---

اتنا دور کون کھڑا رہ کے بٹن لگاتا ہے پاس آ کے لگاؤ ---

عائشہ اس افتاد پہ بھونچکا کے رہ گئی تھی ---

چلو اب بٹن کو شرٹ کے اوپر رکھ کر ٹانکتی جاؤ جیسے جیسے ارمغلان بتا رہا تھا عائشہ ویسے ہی کرتی جارہی تھی لیکن اسکے ہاتھ لڑکھڑا رہے تھے کیوں کے کبھی ارمغلان اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتا تو کبھی اسکی کمر پہ اپنی گرفت مضبوط کردیتا تھا ---

اگر آئندہ تم مجھے کسی لڑکے کے قریب کھڑی دیکھائی دی یا کسی سے بات کرتی دیکھائی دی تو جو سزا میں نے تمھیں کل رات دی تھی وہ صرف ٹریلر تھا
اگر دوبارہ ایسا کوئی کام کیا تو پوری پیکچر دیکھاؤں گا جس میں ہم دونوں ہیرو ہیروئن ہونگے ---

سمجھ آئی؟

وہ اسکے چہرے کی جانب دیکھتا ہوا بولا جو اسکی قربت کے باعث لال ہوگیا تھا---

جج جی آگئی ---

ہمم ڈیٹس لائک آ گڈ گرل --

وہ اسکی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑتا ہوا باہر نکلا تھا---

آج اسکے لمس میں کہیں بھی سختی نہیں تھی---

اسنے اپنے ماتھے پہ ہاتھ لگایا تھا یعنی کے وہ جیلس ہورہا تھا لیکن پہلے تو اسنے کبھی اس سے نرمی سے بات نا کی تھی لیکن اب کیوں؟ آخر وہ شخص اس سے چاہتا کیا تھا درد بھی خود لگاتا تھا اور مسیحائی بھی خود کرتا تھا --- شاید وہ اسکو کبھی سمجھ ہی نہیں سکتی تھی ---

ایک ٹھنڈی آہ بھرتے وہ باہر آئی تھی چائے ٹھنڈی ہونے کے باعث وہ کیچن میں اسے واپس رکھ آئی تھی دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ ہوگیا تھا وہ کھڑکی کے پردے برابر کرتی کمرے میں موجود آخری لائیٹ بھی آف کرتی پورے گھر میں اندھیرا کرگئی تھی ---

****

ارمغلان کے دل و دماغ میں اس وقت ایک جنگ چھیڑی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ جب بھی وہ عائشہ پہ یقین کرنے کی کوشش کرتا اسکی نظروں

کے سامنے اپنے ماں کا روتا ہوا چہرہ اپنے باپ کا بے بس چہرہ بھول جاتا تھا اسے وہ بدنامی یاد آتی تھی جب ٹی وی پہ نمل کی ذات پہ کیچڑ اچھالا گیا تھا اس اس پل یزدان سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی ---

نمل کب سے یزدان کے واپس آنے کا ویٹ کررہی تھی دو بج رہے تھے لیکن یزدان تھا کہ آہی نا رہا تھا ----

وہ لاؤنج میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی کہ اسے یزدان اسے سامنے سے آتا ہوا دیکھائی دیا تھا ---

اسلام و علیکم --

وعلیکم اسلام--

یزدان کہاں رہ گئے تھے آپ ---

نمل اسکے ساتھ اوپر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس کا کوٹ لیتی ہوئی بولی تھی ---

او میرا بے بی مجھے مس کررہا تھا ---

یزدان اسکے ہاتھ سے کوٹ لیتا بیڈ پہ اچھالتا کمرے سے پکڑے اپنی جانب کھینچ چکا تھا ---

نمل اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی ---

ہٹیں یزدان آپ کو تو ہر وقت رومینس ہی آتا ہے --

وہ اپنی کمر سے اسکے ہاتھ ہٹاتے ہوئے خفگی سے بولی ---

جبکے یزدان اسکے دور ہونے پہ بدمزہ ہوا تھا ---

نمل چلتی سائیڈ ٹیبل کی جانب گئی اور ٹھنڈے پانی کا گلاس بھرتے یزدان کو دیا ---

جو اسنے پکڑ لیا تھا ---

یزدان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی ---

ہمم بولو ---

یزدان مجھے عائشہ اور بھائی سے ملنے پہ دل کررہا ہے لاہور چلیں کافی ٹائم ہوگیا ہے ان سے ملے ہوئے میں دونوں کو مس کررہی ہوں اور اب تو بے بی بھی آنا والا ہے نا اس لیے میں بہت ایکسائیڈ ہوں --

نمل نے یزدان کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا ---

جبکے یزدان اسکی بات کو سن تو رہا تھا لیکن اسکا دھیان اسکے ہلتے سرخ ہونٹوں پہ تھا ---

وہ بیڈ پہ بیٹھا تھا اور نمل کو بھی کھینچتے اپنی گود میں بیٹھایا تھا ---

جبکے نمل اس افتاد کے لیے تیار نا تھی اس لیے اسکے سینے سے آلگی تھی ---

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بے حد نزدیک تھے ---

نمل کو یزدان کی سلگتی سانسیں اپنی گردن پہ پڑتی محسوس ہورہی تھی جسکی وجہ سے وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی وہ ہمیشہ اسکی قربت میں گھبرا جاتی تھی ---

ٹھیک ہے تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں میں لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا "؟ "

کیا چاہیے آپکو؟

نمل نے مسکراتے ہوئے پوچھا ---

بس کچھ زیادہ نہیں تم، تمہارے ساتھ چند پل چند لمحے اور تمہاری قربت --- "

یزدان نے بے باکی سے کہا تھا ---

جبکے آخری الفاظ پہ نمل کا دل اچھل کے باہر آنا کو تھا اسکے سفید گالوں میں سرخی گھلی تھی ---

بے ساختہ نمل نے پلکیں گرائیں تھیں ---

بی بی یزدان میں کیا کہہ رہی تھی کہ اگر ہم ٹائم سے نکلے گے تو ٹائم سے پہنچیں گے نا ---

جب کہ وہ کہاں سن رہا تھا وہ تو اسکے حسن کے آگے بے بس ہو جاتا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بہک رہا تھا ---

اسکی گردن سے بال ہٹاتے وہ جھک کے اپنا تڑپتا سلگتا تپش زدہ لمس چھوڑنے لگا تھا جبکے نمل اسکی گرفت میں تڑپ کے رہ گئی تھی ---

اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے مزاحمت کرتے اسنے اسے روکنا چاہا تھا لیکن اسنے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کرتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے مزید اپنے قریب تر کرگیا تھا جیسے آج ایک جسم ایک جان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ---

پی ی یز ---

نمل نے تیز ہوتی سانسوں سے بولنا چاہا تھا لیکن وہ اسکی سانسوں کو پی گیا تھا اسکے انداز میں جنون واضع طور محسوس کیاجاسکتا تھا جبکے اسکی شدت پہ نمل کو سانس بند ہوتا محسوس

ہوا تھا تکلیف برداشت کرتے اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے لیکن اسے خود سے دور کرنے کی غلطی وہ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکے یزدان کو اسکا خود سے دور جانا گوارا نا تھا ---

اسنے خود کو مکمل سیراب کرتے اسکے ہونٹوں کو آزادی دی تھی وہ سانسوں کے لیے تڑپتی مچلتی اب گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کررہی تھی جبکے چہرہ سرخ قندھاری ہوا چلا تھا ---

تم بہت میٹھی ہو جانم ---

یزدان نے اسکے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا

جبکے نمل نے شرماتے اسکے سینے پہ ایک مکا جڑا تھا جس پہ وہ مسکرایا تھا اور کہنے لگا ---

سامان پیک کرلو اپنا بھی میرا بھی شام تک نکلتے ہیں "---"

اسکے ماتھے پہ لب رکھتے وہ اسے چھوڑتے واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا---

ارمغلان آج اپنی ڈیوٹی سے جلدی ہی فری ہوگیا تھا اس لیے وہ جلد گھر آگیا باقی اگر اسکی ہیڈ کوارٹرز میں ضرورت پڑ بھی جاتی تو اسکے انڈر کام کرنے والے آفیسرز اسکو اطلاع کردیتے تھے---

وہ گھر میں داخل ہوا تو مزیدار کھانے کی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی تھی وہ پہلے تو حیران ہوا تھا لیکن پھر آگے بڑھا ہی تھا کہ سامنے کام کرتی عائشہ کو دیکھ کے وہ مزید حیران ہوا تھا عائشہ بلیک بلیو کلر کی سادہ قمیض اور ٹراوز میں ملبوس گیلے بال جو اسکی پشت پہ بکھرے تھے انتہاء کی خوبصورت لگ رہی تھی تو وہ کیسے نا بہکتا---

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتے اسکی جانب گیا تھا وہ اسکی آمد سے بے خبر تھی اس لیے بنا ڈوپٹے کے بالوں کو ایک سائیڈ پہ کیے وہ ٹماٹر کاٹنے میں مگن تھی ---

وہ عین اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ شلف پہ رکھے اسنے اسکے گرد گھیرا ڈالا تھا ---

وہ جان چکی تھی کہ یہ ارمغلان ہی ہے لہذا اسکے ہاتھ اب کانپنے لگے تھے اسکے کانپتے جسم جو دیکھ کے وہ گہرا مسکرایا تھا ---

اسکی سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کرتے وہ لرز کے رہ گئی تھی ---

عائشہ کے جسم سے اٹھتی خوشبو ارمغلان کو مدہوش کرنے کو کافی تھی وہ دیوانہ وار اسکی گردن پہ جھکے وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا اسکی شیو کی چبھن اور اسکا لمس محسوس کرتی عائشہ مچلی تھی ---

لیکن اسکے تڑپنے مچلنے کے باوجود وہ جھکا رہا تھا ---

ممم مان ---

وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ بولی تھی ---

جی مان کی جان ---

اسکے خمار زدہ لہجے کو محسوس کرکے اسکی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ڈور گئی تھی ---

ممم مان و وہ آپکو بتانا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر میں بھائی اور نمل آنے والے ہیں ---

اسکی بات سن کے وہ اس سے دور ہوا تھا ---

اچھا تمھیں کس نے بتایا ---

نمل نے بتایا تھا کال پہ ---

اچھا تو ایہ اہتمام اسی خوشی میں ہے ---

ارمغلان کھانے کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا تھا ---

جج جی ---

ٹھیک ہے تم اپنا کام ختم کرو میں فریش ہو کے آتا ہوں ---

آج اسکے لہجے میں بے پناہ نرمی تھی جسکو عائشہ نے محسوس کیا تھا حیران بھی ہوئی لیکن پھر خود ہی سر جھٹک کے کام کرنے لگی تھی ---

نمل اور یزدان کے آتے ہی عائشہ کے چہرے پہ مسکراتے چھاگئی تھی جسکو ارمغلان نے نوٹ کیا تھا ---

نمل باتوں ہی باتوں میں ہزار دفعہ اسے اپنا خیال کرنے کی سختی سے تنبیہ کرچکی تھی جبکہ وہ ہنستے ہوئے اسے یہی کہتی کہ بہت خیال رکھتی ہوں اپنا ---

ارمغلان بھی اسکا خیال رکھتا تھا ہاجرہ اور راحیل وقتاً فوقتاً اسے کال کر کے عائشہ کا سختی سے خیال رکھنے کی تنبیہ کرتے رہتے تھے۔۔۔

عائشہ سب کے لیے چائے بنارہی تھی کہ یزدان کیچن میں چلا آیا تھا۔۔۔

گڑیا وہ گدھا تمہارا خیال تو رکھتا ہے نا۔۔۔

یزدان نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

جس پہ عائشہ نے سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔

جی بھائی بہت خیال رکھتے ہیں بھائی آپ جانتے ہیں نمل کے والدین بھی بہت زیادہ اچھے ہیں انھوں نے مجھے اس تمام عرصے میں کبھی بھی ماں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ---

عائشہ نے نم آنکھوں سے کہا تھا جبکہ یزدان کسی گہری سوچ میں پڑگیا تھا ---

کیا سوچ رہے ہیں بھائی ---

ارمغلان جو پانی پینے آیا تھا کیچن میں ان دونوں کو بات کرتے دیکھ رکا تھا اور وہی کھڑا ہوکے سننے لگا تھا ---

سوچ رہا ہوں کہ ارمغلان کتنا بیوقوف ہے بنا سچ جانے ہی اتنا کچھ کر گزرا ہے جب اسے سچ کا علم ہوا تو کیا کرے گا وہ کیسے برداشت کرپائے گا کہ اس سے کس طرح کا گناہ سرزد ہوچکا ہے ---

یزدان نے بغور عائشہ کو دیکھتے کہا تھا کہ جھٹ سے عائشہ بولی تھی ---

نہیں بھائی میں نہیں چاہتی کہ انکو سچ کا پتہ چلے میں چاہتی ہوں جس غفلت میں وہ " ڈوبے ہوئے ہیں اسی غفلت میں وہ ڈوبے رہیں ان کی عقل پہ پردہ پڑا رہنے دیں ---

عائشہ کی بات سن کے ارمغلان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا یعنی وہ سچ سے نا واقف تھا اور عائشہ کیوں نا چاہتی تھی کہ اسے سچ کا پتہ چلے وہ کچھ سوچتا ہوا ایک فیصلے پہ پہنچا تھا اب سچ جاننا اس کے لیے نہایت ضروری ہوگیا تھا ---

چائے اور کھانے سے فراغت حاصل کرتے نمل اور یزدان نے اجازت چاہی تھی ---

ان دونوں نے کہا تھا کہ جب تک وہ یہاں ہیں یہی رک جائیں لیکن یزدان پہلے سے ہی وہاں اپنے اور نمل کے لیے ہوٹل بک کرا چکا تھا اور پیمینٹ بھی کر دی تھی ---

لہذا وہ دونوں ان سے اجازت لیتے محبت سے انکا شکریہ ادا کرتے اپنے سفر کی جانب روانہ ہوئے تھے ---

نمل اور یزدان کے جانے کے بعد عائشہ پھر سے افسردہ ہو گئی تھی ---

ارمغلان اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں وہ چاہ کے بھی بات نا کر رہا پا رہا تھا ایسا نا تھا کہ اس کی انا یا اسکا غصہ اسکو بات کرنے سے منع کر رہے تھے بلکہ وہ یہ

سوچ رہا تھا کہ اگر عائشہ بے گناہ ہوئی تو وہ کیا کرے گا کیسے اسکا اور باقی سب کا سامنا کرے گا اور کیسے اپنے رب سے اپنے کیے گئے گناہ کی معافی مانگے گا ---

وہ پوری رات سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا رہا تھا لیکن اسکے اندر جلتی آگ کم نا ہو رہی تھی اسکے اندر موجود وحشت کم ہونے کا نام ہی نا لے رہی تھی ---

ایک بات پوچھوں تم سے یزدان؟

ارمغلان نے شیشے کے پار دیکھتے ہوئے کہا تھا ---

ویسے حیرت کی بات ہے کہ دشمن آج خود چل کے میرے پاس آیا ہے مجھ سے ملنے ---

یزدان نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے کہا تھا جبکے اسکے ایسا کہنے پہ ارمغلان نے بہت مشکل سے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا ---

خیر پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

جس دن تم نے نمل کو کڈنیپ کیا تھا کیا اس دن عائشہ تمہارے ساتھ موجود تھی اور کیا وہ اس بات سے واقف تھی کہ تمنے نمل کو کڈنیپ کیا ہے؟

اسکے پوچھنے پہ یزدان نے غور سے اسکی جانب دیکھا تھا جو اس وقت کافی الجھا ہوا لگ رہا تھا جیسے کچھ سلجھانے کی کوشش میں ہو اور وہ سلجھ ہی نا رہا ہو ---

ویسے حیرت ہے ڈی آئی جی راحیل قریشی کا بیٹا کیپٹن ارمغلان قریشی جسکا نام اس ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے جو اپنے ملک کی عزت اسکا وقار بچانے کے لیے اپنی جان دینے سے

بھی دریغ نہیں کرتا اتنا بے غیرت کیسے بن گیا کہ ایک لڑکی کی آبرو اسکی عزت پہ ہاتھ ڈالتے اسکو نوچتے زرا خیال نا آیا تیری روح نہیں کانپی ایسا کرتے ؟ --

یزدان کی باتوں نے اسکا روم روم سلگا دیا تھا آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور لب آپس میں سختی سے پیوست تھے ---

سٹاپ اٹ ---

بکواس بند کر اپنی تو کونسا دودھ کا دھلا ہے جب تو نے میری بہن کو اپنے بدلے کے لیے استعمال کیا تو کیا تجھے اسکی عزت کا خیال نا آیا ہاں ؟ تجھ نا آیا تو مجھے کیسے آجاتا ---

ارمغلان نے یزدان کا گریبان پکڑتے لفظ لفظ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا تھا

کہنے کو میں بھی ایک سیاست دان ہوں کسی کی جان لے لینا میرے لیے کوئی مشکل بلکہ میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن تو جانتا ہے ارمغلان مجھ میں اور تجھ میں ایک چیز کا فرق ہے پوچھ کونسا فرق؟

اب تو تو پوچھنے سے رہا میں بتاتا ہوں ---

یزدان لاشاری کی غیرت زندہ ہے جبکہ ارمغلان قریشی کی غیرت مرچکی ہے اگر میں نے تیری بہن کو کڈنیپ کیا تھا تو میں نے کوئی غیر اخلاقی حرکت نہیں کی اسکے ساتھ بلکہ میں نے اسے اپنا نام دیا نکاح کیا اس سے ایک جائز رشتہ بنایا جبکے تو نے کیا کیا ہاں؟

اس معصوم کو روندنے کے بعد بھی تو اسکو اپنانے کو تیار نا تھا اگر تیرا باپ تجھے اس بات کے لیے راضی نا کرتا تو ---

یزدان اب کی بار ڈھارا تھا اور ایک زور دار مکا ارمغلان کے ناک پہ دے مارا تھا جہاں سے خون بہنا شروع ہوچکا تھا ---

جبکے ارمغلان اب کی بار نظریں چرا گیا تھا ---

یزدان پے در پے اسے مکے مار رہا تھا لیکن اسے تو جیسے کسی چیز کا اثر ہی نا ہورہا تھا ---

یکدم ہی یزدان نے اسکا گریبان پکڑا تھا ---

تو جانتا ہے جب مجھے پتہ چلا تھا کہ عائشہ کنسیو کر رہی ہے تب میں نے اسے کہا تھا کہ اسکا جو فیصلہ ہوگا میں اسکے ساتھ ہوں تب بھی اسنے تیرا دفاع کیا تیرے حق میں بولی وہ کہ وہ اپنے بچے کو باپ کی شفقت سے محروم نہیں کرنا چاہتی حتہ کے آج تو زندہ بھی صرف عائشہ کی وجہ سے ہے اگر وہ مجھے منع نا کرتی تو باخدا تیرے اتنے ٹکڑے کرتا کہ دنیا کے لیے عبرت کا نشان بنا دیتا تجھے میں اور سب سے آخری بات جسکے بعد شاید تجھے اس پر یقین آجائے کہ اسکا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے اور وہ بات جسکا جواب ڈھونڈنے آج خود چل کے میرے پاس آیا ہے جس دن نمل کو کڈنیپ کیا تھا میں نے تب عائشہ گھر تھی جبکے میں نمل کو اپنے فارم ہاؤس لے کے گیا تھا اس بچاری کو اس بات کا علم ہی نا تھا اور تو نے بنا سمجھے بنا جانے اسے روند ڈالا تف ہے تجھ پہ تجھ سے بڑا کم ظرف اور گھٹیا انسان میں نے نہیں دیکھا ---

یزدان نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا جو بے یقینی سے سب سن رہا تھا اور دیکھ رہا تھا ---

پچھتاؤں کے ناگ اسے ڈسنا شروع ہوچکے تھے ---

******

رات کے دس بج چکے تھے یزدان ابھی تک واپس نا آیا تھا اب نمل کو فکر ہوچلی تھی اس کا موبائل بھی مسلسل پار آف آرہا تھا وہ ہوٹل کے کمرے سے باہر نکلی تھی کہ اچانک ہی اسکے فون پہ نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی اسنے واٹس ایپ اوپن کرکے کے دیکھا ہی تھا کہ وہ اپنے ہی قدموں پہ لڑکھڑائی تھی یوں محسوس ہورہا تھا کہ جیسے جسم سے جان نکل گئی ہوں جسم کا خون کسی نے نچوڑ لیا ہوں ---

آنسو متواتر آنکھوں سے بہنے لگے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یزدان اس حد تک گر سکتا ہے کہ وہ اکثر اسی وجہ سے رات کو لیٹ گھر آتا تھا ---

اسکے قدم من من کے ہورہے تھے وہ جیسے تیسے کر کے کمرے تک پہنچی تھی اور فون کو بیڈ پہ اچھالتے دھاڑ سے دروازہ بند کیا تھا اور پھوٹ پھوٹ کے روئی تھی ---

یزدان اسے کیسے اتنا بڑا دھوکا دے سکتا تھا کیسے ایسا کرسکتا تھا کیا اس نے ایسا کرتے وقت ایک دفعہ بھی اسکے بارے میں نا سوچا خیال نا آیا وہ تو اس سے محبت کا دعویدار تھا اور اب؟ کیسے اسکو اسکی ذات کو بے مول کرگیا وہ ابھی اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ اچانک ہی اسکا سیل رنگ ہوا تھا ---

اسنے فون اٹھایا تو کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی پہلے اسکا دل کیا کہ وہ نا اٹھائے لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے اسنے یس کا بٹن دبا کے فون کو کان سے لگایا تھا ---

ہیلو مائی ڈیئر نمل یزدان لاشاری "---"

مقابل کی گھمبیر سرد آواز سن کے نمل خوفزدہ ہوئی تھی ---

کککک کون ہو تت تم؟ کک میرا نن نام کک کیسے جج جانتے ہو؟

میں جو کوئی بھی ہوں مائی ڈیئر تمہارے لیے یہ جاننا ضروری نہیں ہے بلکہ تمہارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ تمہارا نام نہاد شوہر کیا کرتا پھر رہا ہے تصویریں تو تم دیکھ ہی چکی ہوگی نا؟

تت تے تم جھوٹ بول رہے ہو یہ سب سچ نہیں ہے میرا یزدان ایسا نہیں کرسکتا ---

سب سچ ہے بلکہ سچ بات تو یہ ہے کہ تم اسے جانتی ہی نہیں ہو میں بتاتا ہوں جانتی " ہوں وہ درندہ شخص ہے سائیکو ہے وہ نفسیاتی انسان ہے اسنے پہلے اپنی بہن کو پھر اپنے ماں باپ کو جان سے مار ڈالا اور اب تمہاری باری ہے "---

ننن نا نن نہیں جھوٹے انسان نمل نے سسکی لیتے ہوئے کہا ---

یزدان نے محض تمہارے باپ سے اپنی کی گئی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے تم سے " نکاح کیا بھول گئی ہو کیا کس طرح تمھیں تمہاری ذات کو نشانہ بنایا تھا اسنے کیچڑ اچھالا تھا تم پہ "

بکواس بند کرو کمینے انسان میں تمہاری ان جھوٹی باتوں میں نہیں آنے والی مم مجھے پ‍ی" " یقین ہے اپنے یزدان پہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے کرنا تو دور کی بات ہے

نمل نے گویا خود کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا ---

"ہاہاہا تم بہت معصوم ہو مائی ڈیئر جانتی ہو وہ تمھیں اب بھی استعمال کررہا ہے لیکن تم اسکی محبت میں اندھی ہو کے اسپر اعتماد کررہی ہو میں جانتا تھا تم میری بات کا یقین نہیں کروگی تو ٹھیک ہے ٹی وی آن کر کے بریکنگ نیوز دیکھ لو دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجائے گا "---

کہہ کے مقابل نے مکرو ہنسی ہنستے ہوئے کال کاٹ دی تھی ---

نمل نے کانپتے ہاتھوں سے ٹی وی کا ریموٹ اٹھایا تھا اور سامنے چلتی خبر کو دیکھ کے اسکے اوسان خطا ہوئے تھے جہاں یزدان کو بہت سی لڑکیوں کے اسمگل کیس اور ریپ کرنے کے بعد مار دینے کے الزام میں گرفتار کیا جارہا تھا...

نمل کو لگا جیسا ساتوں آسمان اسکے سر پہ آن گرے ہوں ---

اسنے اپنی لال ہوتی آنکھوں سے ایک نفرت بھری نگاہ یزدان پہ ڈالی تھی اور سامنے لگی سکرین کے دو ٹکڑے کیے تھے ---

وہ زمین پہ بیٹھتی ہی چلی گئی تھی سوجی ہوئی لال آنکھیں بکھرے بال اسکی حالت کے گواہ تھے اسکے دل میں درد کی لہر اٹھی تھی ---

کیوں یزدان کیوں کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں کیوں اتنی بڑی سزا دی کیا جرم تھا " میرا کیا خطا تھی میری "...

وہ خالی خالی نظروں سے زمین کو گھورتے ہوئے پاگلوں کی طرح بولنے لگی تھی اسکی حالت یوں تھی کہ سامنے والا دیکھ لے تو گویا اسکا کلیجہ منہ کو آجائے ---

چند گھنٹے پہلے "---"

یزدان ارمغلان سے ملنے کے بعد کافی ڈسٹرب تھا اسکو آج آفس کا کام ہر حال میں ختم کرنا ہی تھا کیونکے فارن کلائنٹس تھے تمام میٹنگز کو نپٹاتے اسکی آج اپنی پارٹی کے ساتھ ایک مشاورتی اجلاس تھا جسکو نپٹانے کے بعد وہ فوراً نمل کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا کہ اچانک ہی اسکی گاڑی کو پولیس کی کسٹیڈی) حراست (میں لے لیا گیا ---

یزدان کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے تھے کہ یوں اچانک وہ بھی اس کی گاڑی کو کیسے حراست میں لے سکتے ہیں جبکے وہ اب وزیراعظم کے عہدے پہ فائز تھا ---

یزدان کو اچانک ہی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا لہذا اسنے فوراً سے پہلے اپنے وکیل کو ایک ٹکیسٹ کیا تھا جو اسکی جانب سے ریڈ کرلیا تھا ---

سر کانسٹیبل آپ باہر آئیں ہم کچھ بات کرنی ہے آپ سے "---"

یزدان گاڑی سے اترتا ہوا انکے سامنے آن کھڑا ہوا تھا---

جی فرمائیے انسپکٹر کیا کام پڑ گیا آپکو کہ آپ نے میرا راستہ ہی روک لیا "---"

سر دراصل آپ پہ ابھی ابھی ایک کیس درج ہوا ہے آئی مین ٹو سے ایف آئی آر کٹوائی گئی ہے آپ کے خلاف---

او اچھا تو آپ اب اپنے وزیراعظم کو گرفتار کریں گے ہاں؟

سر دراصل جسنے کیس کیا ہے اسکا بیگ گراونڈ بہت سٹرونگ ہے اور سب سے بڑی بات ہمیں کورٹ کے آرڈرز ہیں سو کائنڈلی ہمارے ساتھ تعاون کریں ---

انسپکٹر نے بے چارگی سے کہاکہ یزدان کی رگیں تن گئیں کہ ایسا بھی کون ہو سکتا تھا جو اس حد تک گیا تھا ---

یزدان ابھی وہی کھڑا انسپکٹر سے بحث کررہا تھاکہ اچانک ہی اسکی نوٹیفکیشن ٹون بجی جب اسنے میسج کھولا تو سامنے موجود ویڈیو کو دیکھ اسکی رگیں تن گئیں کہ کس نے اسپر اتنا گھٹیا الزام لگایا وہ ابھی اسی اثنا میں کھڑا تھاکہ اسکے باڈی گارڈز اسکی سکیورٹی ٹیم اسکے قریب جاکھڑے ہوئے اور وہاں موجود ہر ایک شخص کو سختی سے ہدایات دی گئی تھیں کہ اسکو کوئی ہاتھ بھی نا لگائے اب جب کے وہ وزیراعظم تھا تو اسکی جان کو مزید خطرہ تھا پولیس کی بھاری نفری وہی موجود تھی ---

یزدان نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا تھا کہ سامنے سے اسے اسکا وکیل جاوید آتا ہوا دیکھائی دیا تھا یزدان کو گویا ایک امید کی کرن نظر آئی تھی ---

جی آپ؟

انسپکٹر نے آگے بڑھتے ہوئے جاوید سے پوچھا ---

جی میں یزدان صاحب کا وکیل ہوں انھی کے کہنے پہ یہاں آیا ہوں ---

جی ٹھیک ہے ---

برائے مہربانی آپ مجھے تمام صورتحال سے آگاہ کریں ---

انسپکٹر نے اسے تمام روادار سنائی ---

جسکو سننے کے بعد کافی دیر تک جاوید انسپکٹر سے بحث کرتا رہا تھا لیکن انسپکٹر کے مطابق سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے آرڈرز ہیں تو تھانے تو انکو انوسٹگیشن کے لیے جانا پڑا تھا جس پہ جاوید کو ناچاہتے ہوئے خاموش ہونا ہی پڑا تھا ---

ہاں جاوید کیا بنا پھر؟

یزدان نے فون جو کان سے لگایا ہوا تھا ہٹاتا ہوا بولا تھا ---

سر دراصل بات یہ ہے کہ کورٹ کے آرڈرز ہیں تفتیش کرنے کے یہ لوگ بھی مجبور" ہیں تو لیٹ لیسٹ ایک دفعہ تو تھانے جانا ہی پڑے گا نا گئے تو یہ لوگ اپنی نوکریوں سے

ہاتھ دھو بیٹھے گے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں تھانے پہنچ کے انوسٹیگیشن کے بعد آپکی ضمانت کروانا میرا فرض ہے چاہے جس طرح بھی مجھے کرنا پڑے میں کروگا "---

ہمم ٹھیک ہے چلو "---"

یزدان نے ہنکارہ بھرتے کہا اور انسپکٹر کے ساتھ ہولیا تھا ---

تھانے پہنچنے کے بعد سب معاملات کو نمٹانے کے بعد یزدان کی بہت مشکل سے بیل ہوئی تھی یزدان خود بھی بہت پریشان تھا کہ آخر کون ہے جو اسکے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑا ہے ---

بہرحال جاوید نے یزدان کو مکمل تسلی دی کہ انکا کیس سٹرونگ ہے کوئی اسکا بال بھی بانکا نہیں کرسکتا اور وہ ہر ممکن تلاشنے کی کوشش کرے گا کہ آخر کس کی اتنی جرات ہوئی جس نے یزدان لاشاری سے پنگا لیا۔۔

یزدان کو صرف نمل کی فکر کھائے جارہی تھی وہ کیسے بھی کر کے بس اس تک پہنچنا چاہتا تھا اور دل کی خواہش پہ لبیک کہتے اسنے گاڑی کا رخ ہوٹل کی جانب کیا تھا۔۔۔

آسمان کالے بادلوں سے ڈھک چکا تھا دیکھتے دیکھتے بارش زورو شور سے برسنے لگی تھی نمل اس وقت ٹرانس کی سی کیفیت میں ہوٹل کے باہر بنے لان میں آئی تھی سب حیرت سے اسے تکنے لگے تھے کہ اسے اچانک کیا ہوگیا ہے ہوٹل سٹاف نے اسے روکنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن بدلے میں وہ غرائی تھی وہاں موجود لوگ سبھی جانتے تھے کہ وہ یزدان لاشاری کی بیوی ہے لہذا دوبارہ کسی نے اسے کچھ نا کہا تھا۔۔۔

یزدان ہوٹل میں پہنچا تھا تو اسی وقت سامنے ہی نمل اسے ہوٹل کے لان میں بھیگتی دیکھائی دی تھی یزدان کے ادھر ادھر دیکھا تو سامنے کوئی نا تھا یقیناً وہ کافی وقت سے یہاں کھڑی بھیگ رہی تھی یزدان کے قدم اب آگے کی جانب بڑھنے لگے تھے ---

نمل ---

نمل

آواز آرہی ہے تمھیں؟

یزدان نے لان میں کھڑی نمل کو آواز دی جو اسنے سننے کے باوجود نظر انداز کردی تھی ---

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اسکی جانب آیا تھا اور جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا ---

نمل سنائی نہیں دے رہا تمھیں کیا کب سے بلا رہا ہوں اور اتنی تیز بارش میں بھیگ رہی ہو پاگل ہو کیا؟

ہاں ہوں میں پاگل پاگل ہی تو تھی جو آپ جیسے انسان پہ بھروسہ کرلیا تھا میں نے ---

کیا بکواس ہے یہ سب نمل؟

اسکو بازو سے پکڑ کے اپنی جانب کھینچتے اسنے اسکی جانب دیکھا تھا

کیا کمی رہ گئی تھی یزدان میری محبت میں ہاں کیا کمی رہ گئی تھی جو آپ نے اس قدر گھٹیا حرکت کی کک کیسے کیسے اپنا آپ کسی اور کو سونپ دیا آپ نے ایک دفعہ بھی میرا نا سوچا ہاں ؟

نمل نے اسکا گریبان پکڑتے اونچی آواز میں چیلاتے کہا تھا ---

ایسا کچھ نہیں ہے نمل میری جان تمہاری جگہ کوئی اور نہیں لے سکتا نا ہی اپنا آپ کسی کو سونپا ہے میں نے سوائے تمہارے تم میرا سب کچھ ہو وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے بے بنیاد الزام لگارہی ہے مجھ پہ ---

جھوٹ جھوٹ سب جھوٹ ہے آپ دھوکے باز ہی نہیں ایک درندے بھی ہیں یزدان بتائیں مجھے اب تک کتنی لڑکیوں کی زندگیاں برباد کیں ہیں آپ نے اور برباد کرکے کتنی لڑکیوں کو جان سے مارا ہے آپنے خدا کا خوف ہے آپ میں یزدان ---

نمل سرخ بھیگی آنکھیں لیے اسکی لال انگارہ آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی ---

نمل بے بی جسٹ ٹرسٹ می کچھ غلط نہیں کیا میں نے ---

اور کتنا یقین کروں میں ہاں کتنا یقین اسی ایک یقین کے پیچھے برباد ہو گئی ہوں میں نا اپنے باپ کی سنی نا اپنے بھائی کی مانی کہتے رہے وہ مجھے ---

لیکن اب اور نہیں نمل نے اپنی بازو یزدان سے چھڑاتے دو قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا تھا ---

می -- مم م مجھے طلاق چاہیے آپ سے ---

لڑکھڑاتے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا تھا ---

نمل ---

یزدان ڈھاڑا تھا ---

اور اگر آپ طلاق نہیں دیں گے تو میں خلع لے لونگی ---

نمل نے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا ---

اور وہاں سے جانے لگی تھی کہ کمر پہ یزدان کی جارہانہ گرفت محسوس کر کے کانپ اٹھی تھی اس کہ جانب دیکھتے تو اسکی رہی سہی جان بھی نکل گئی تھی کیوں کے اسکی بھوری

آنکھیں جو اس وقت لال انگارہ تھیں اور اسکے ارادے بھی حد درجہ خطرناک لگ رہے تھے

تمھیں یاد ہوگا نمل بے بی میں نے کہا تھا کہ مجھے سانسیں دیکھ کے واپس مت کھینچنا نا " ہی مجھ سے دور جانا کیوں کے اگر تم مجھ سے دور گئی تو میں خود نہیں جانتا کہ میں کیا کروں گا "---

اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی کان کی لو کو کاٹتے کہا تھا کہ نمل اسکے اس انداز پہ گھبرا گئی تھی ---

مجھے لگتا ہے اب ہمیں اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہیے ---

ننن نا ننن نہیں یی یزدان ایسا نن نہیں ہوسکتا ---

نمل نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا ۔۔۔

یزدان لاشاری وہ ہر وجہ مٹادے گا جس وجہ سے نمل لاشاری کو اس سے دور ہونا پڑے "
"

اپنی بھوری لال آنکھیں جن میں جنون ہلکورے لے رہا تھا نمل کی آنکھوں میں گاڑھتا اس اپنے کندھے پہ اٹھائے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا ۔۔۔

یزدان یزدان چھوڑیں مجھے ۔۔۔

نمل چیخ رہی تھی لیکن اسکی چیخوں کا کوئی اثر نا ہورہا تھا وہ اسے جھٹکے سے بیڈ پہ گراتے اسپر جھکا تھا ۔۔۔

کیا سمجھتی ہو تم خود کو ہاں اتنی آسانی سے مجھ سے پیچھا چھڑا لوں گی میں مر تو سکتا " ہوں لیکن تمھیں چھوڑنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا

وہ اسکے کان کے قریب پھنکارتے ہوتے بولا کہ نمل کی تو جیسے جان پہ بن آئی تھی ---

پپ پی پپ پلیز چھوڑیں مم مجھے نن نن نہیں رہنا مجھے تت تمہارے ساتھ "---"

کیوں نہیں کیا یقین نہیں تمھیں مجھ پہ؟

یزدان نے سوالیہ نظروں سے اب کی بار قدرے نرم لہجے میں کہا ---

تھا اب نہیں رہا ثابت کردیا آپنے کہ آپ ایک گھٹیا شخص ہیں مجھ سے جی نہیں بھرا" میری محبت کافی نہیں تھی آپکے لیے کہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس حد تک گر گئے"

نمل اکھڑے لہجے میں بولی جبکہ یزدان کی رگیں تن گئیں تھیں لال آنکھیں لیے وہ اسے گھورنے میں مصروف تھا ---

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی وہ اسے اسکی کلائیوں سے جکڑے بیڈ پہ پٹخ چکا تھا ---

جبکہ نمل مسلسل برستی آنکھوں سے اپنا آپ چھڑانے کی تگ ودو میں تھی --

" چھوڑیں مجھے ورنہ میں خود کو ختم کرلونگی "

نمل لال آنکھیں لیے اسے خود سے دور کرتی بیڈ سے اٹھی تھی اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب بڑھتی یزدان نے ایک ہی جست میں اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا---

کیا بکواس کی ہے تمنے خود کو ختم کرلوگی ہاں؟"

"اگر تمنے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو میں خود کو بھی ختم کرلونگا اور تمھیں بھی---

ہاں ٹھیک ہے مار دیں گے مجھے آپ کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے میں مرجاؤں---

نمل کا یہ جملہ بولنا یزدان کو مزید طیش دلانے کا باعث بنا تھا اور اسنے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کرتے اسنے اسے بیڈ پہ ایک بار پھر دھکا دیا تھا

" مجھے گھن آتی ہے آپ سے آپکے اس گھٹیا لمس سے "

نمل غصے کی کیفیت میں جو منہ میں آیا بول گئی تھی جبکے یزدان کے دل میں درد کی ایک لہر اٹھی تھی ---

میں دیکھتا ہوں کیسے دور جاتی ہو تم مجھ سے میں تمھیں اس قابل چھوڑونگا ہی نہیں کہ " تم مجھ سے دور جاسکو "

یزدان کہتے نمل کی گردن پہ جھکا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اپنی سلگتا تڑپتا لمس چھوڑتا نمل نے تڑپ کے اسے پکارا تھا

آپکو میری قسم ہے یزدان پلیز رک جائیں "--- "

نمل رندھی ہوئی آواز اور بھیگی پلکوں سمیت بولی تھی ---

یزدان نے اسکی گردن سے چہرہ اٹھاتے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا نمل اسکی لال انگارہ آنکھوں کو دیکھ کے اپنے لب کچل کے رہ گئی تھی جبکے دل اسکی ایسی حالت پہ تڑپ اٹھا تھا ---

تم نے میرا مان توڑ دیا نمل مجھے لگتا تھا کہ کوئی اور یقین کرے نا کرے لیکن تم اپنے " یزدان کا یقین ضرور کروگی لیکن یار تمنے تو میرے لمس کو ہی گھٹیا کہہ دیا "

نمل نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں ---

ٹھیک ہے میرا وعدہ ہے تم سے اپنی بے گناہی کا ثبوت دونگا تمھیں لیکن میری " بے گناہی ثابت ہوجانے کے بعد میں اپنے اور تمہارے درمیان قائم اس رشتے کا جو بھی فیصلہ لوں تمھیں قبول کرنا ہی ہوگا "---

یزدان نے ایک نظر نمل کی جانب دیکھتے سخت سنجیدہ لہجے میں کہا تھا لیکن نمل کی جانب سے کوئی جواب نا پاکے اسنے اپنا رخ پیچھے کی جانب کیا تھا اس سے پہلے کہ نمل زمین بوس ہوتی یزدان نے ایک ہی جست میں آگے بڑھتے اسکی اپنی مضبوط بازوؤں میں تھام لیا تھا ---

******

یزدان پریشانی کے عالم میں نمل کو اپنی بانھوں میں بھرے ہوسپٹل تقریباً بھاگتے ہوئے پہنچا تھا ---

نمل کو سٹریچر پہ لیٹاتے وہ تمام نرس اور واڑ بوائے کے ساتھ ہولیا تھا اس سے پہلے کہ وہ ایمرجنسی روم میں داخل ہوتا سینئر ڈاکٹر نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

مسٹر لاشاری آپ اندر نہیں جاسکتے بہت معذرت کے ساتھ فلحال آپکو یہی رکنا پڑے گا" ---"

اوکے ڈاکٹر میں ویٹ کرونگا لیکن نمل کو کچھ نہیں ہونا چاہیے،،

وہ ڈاکٹر کی جانب دیکھتا ہوا سخت سرد آواز میں بولا تھا کہ ڈاکٹر نے خوف سے اپنا تھوک نگلتے سر کو اثبات میں ہلانا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔۔

آدھا گھنٹہ ہوگیا تھا لیکن ڈاکٹر تھا کہ باہر ہی نا آرہا تھا ایک دو دفعہ بیچ میں نرس سے بھی پوچھا تھا یزدان نے لیکن اسنے فل وقت یہی کہا تھا کہ آپ بس دعا کریں باقی اللہ بہتر کرے گا ---

یزدان کا خون ہی تو کھول اٹھا تھا کہ یہ شخص آخر ہے کون اور کیوں اسکے کردار پہ بات کررہا ہے اور یہ جھوٹے ثبوت سبکو دکھا کے کیا ثابت کرنا چاہتا ہے ---

وہ شدت سے نمل کی زندگی کی دعا مانگ رہا تھا اس وقت وہ کہیں سے کسی ملک کا وزیرا عظم یا پھر امیر کبیر شخص نا لگ رہا تھا اس وقت وہ محبت میں ہارا ہوا جواری لگ رہا تھا جو رو رو کے بھیک مانگ کے اللہ کی ذات سے اپنی زندگی کی دعا مانگتا ہے کئی آنسو اسکے بہہ نکلے تھے کہ اسنے فوراً صاف کرڈالے تھے ---

کون کہتا ہے کہ مرد نہیں روتا ؟

" مرد جب روتا ہے "

.... میں نے کہیں سنا تھا کہ مرد جب روتا ہے تو وہ مگرمچھ کے آنسو ہوتے ہیں

لیکن میرا ماننا ہے کہ مرد جب روتا ہے تو کرب کے انتہا پر ہوتا ہے ,کچھ تو اس نے ضرور ایسا کھویا ہوگا جو اس نے کبھی بہت سنبھال کہ رکھا ہوگا ,کوئی تو خواب ہوگا جو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کے بکھرا ہوگا ,کوئی تو ایسا دکھ ہوگا جو دل کو کرچی کرچی کر کے دل کو لہولہان کر گیا ہوگا........

کون کہتا کہ مرد کو درد نہیں ہوتا ,مرد مجبور نہیں ہوتا ,مرد بھی انسان ہوتا ہے فرشتہ نہیں کبھی دکھ سے تڑپتے مرد کی سرخ انگاروں سی دہکتی آنکھوں میں ضرور جھانکنا اور دیکھنا....

!..·······مرد دکھ میں کتنا تنہا ہوتا ہے "

یزدان کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا کہ ڈاکٹر باہر آیا تھا

وہ فوراً ڈاکٹر کی جانب لپکا تھا۔۔۔

ڈاکٹر میری نمل کیسی ہے؟؟

...ناؤ شی از فائن مسٹر لاشاری بٹ آئی ہیو ٹو ٹاک ٹو یو ارجنٹلی

Now she is Fine Mr lashari But I have to talk to you urgently...

اوکے ڈاکٹر۔۔۔

ڈاکٹر اسے اپنے کیبین میں لیے داخل ہوا تھا اور اسے سامنے والی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا ---

جی ڈاکٹر بتائیں کچھ کہنا تھا آپ کو "--- "

دیکھیئے مسٹر لاشاری ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے میں آپکو مخلصانہ مشورہ دونگا کہ آپ " اپنی وائف کا پراپر ٹریٹمنٹ کرائیں "---

آپکی وائف کا ہارٹ نارمل انسانوں سے کافی کمزور ہے ----

دل ٹوٹنا ایک باقاعدہ بیماری ہے جسے تاکت سوبو کارڈیومایوپیتھی سنڈروم بھی کہا جاتا ہے " " یہ دل کی اسی عارضی حالت ہے انتہائی جذباتی یا جسمانی دباؤ کے نتیجے میں ہوسکتی ہے

آپکی وائف کو بھی یہی بیماری ہے یہ بیماری کافی خطرناک ہے ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے اور سانس بھی بند ہوسکتا ہے دل کی دھڑکن بھی رک سکتی ہے ---

آج بھی انھوں نے ضرورت سے زیادہ سٹریس لیا اس لیے آج انکو دوبارہ اٹیک آیا ہے لہذا آپ کو انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے اور اسکا واحد حل صرف آپریشن ہے جس میں 50% چانسز ہیں کہ پیشنٹ سروایو کرجائے ---

ڈاکٹر نے تفصیل سے بیان کیا تھا کہ یزدان کا دل مرنے والی بات پہ جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ لیا تھا ---

ڈاکٹر اب کیسی ہے وہ؟

ٹھیک ہیں لیکن آئی سی یو میں ہیں کیونکے یہ اٹیک انکو پہلے بھی آچکا ہے کئی بار انکی رپورٹس سے پتہ چلا ہے ---

مل سکتا ہوں میں؟

جی آپ مل سکتے ہیں لیکن کوشش کیجئے گا کہ کوئی سٹریس فل بات نا کریں انھیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں باقی ڈسچارج ہم کل تک کردیں گے اور آپریشن انکا کب کیسے کروانا ہے وہ میں آپکو کال پہ پوری تفصیل بتاؤں گا ---

اوکے ڈاکٹر تھینک یو --

یزدان سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور آئی سی یو کی جانب بڑھا تھا ---

ارمغلان کو جب سے سچائی کا علم ہوا تھا وہ ایسی شرمندگی میں گرھ گیا تھا کہ وہ عائشہ سے نظریں تک نا ملا سکتا تھا کتنا غلط تھا وہ کس قدر ظلم کیا تھا اسنے وہ کیسے اتنا سفاک بن گیا تھا وہ بھی ایک عورت کے معاملے میں عورت بھی وہ جو اس کی اپنی محبت تھی اسکی پہلی نظر کی محبت ---

وہ پوری رات باہر رہا تھا وہ پچھتاوے کی آگ میں جل رہا تھا سلگ رہا تھا تڑپ رہا تھا لیکن اب سکون کہاں میسر آنا تھا جو ستم وہ اپنی محبت پہ ڈھا چکا تھا اسکا کفارہ تو ادا کرنا ہی تھا نا اسے ---

وہ رات کا تھکا ہارا صبح لوٹا تھا عائشہ سورہی تھی اس لیے وہ فلیٹ کی چابی اپنے پاس رکھتا تھا لہذا وہ چابی سے لاک کھولے اندر داخل ہوا تھا فلیٹ میں مکمل اندھیرے نے اسکا

استقبال کیا تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا اپنے کمرے پہ پہنچنے کے بعد اسکی نظر اس پری پیکر کے سوئے وجود پہ پڑی تھی ---

قدم آہستہ آہستہ خود بخود اسکی جانب اٹھنے لگے تھے اسکے قریب جاتے بیڈ پہ اسکے قریب ہی وہ براجمان ہوا تھا ---

اسکے سرخ و سفید چہرے کو دیکھتے اسکے بے داغ حسن کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی کیسے وہ اس پری پیکر کو اپنی محبت کو اتنی تکلیف دے گیا تھا رات وہ مسجد میں اپنے رب کے حضور پیش ہوکر رو رو کر بلک بلک کر اپنے نادانی میں کئے گئے گناہ کی معافی مانگتا رہا تھا ---

اسنے اس کے چہرے پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان دیکھے تھے جسکو اس نے چھونے کی چاہ کی تھی لیکن ایسا کر نا سکا تھا ہمیشہ ہی تو وہ زبردستی کرتا آیا تھا ---

اسنے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پہ لب رکھے تھے ---

آئیم سوری عائشہ سو سوری میں جانتا ہوں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن کیا کروں "
انسان ہوں نا بہت شدت سے چاہ ہے تمھیں اب سے نہیں تب سے جب سے پہلی
مرتبہ دیکھا تھا تمھیں تب سے نجانے کب کیسے کیوں میرے دل میں دھڑکن بن کے
دھڑکنے لگی تم تم دیکھتے ہی گویا میرا دل دھڑکنا بھول گیا لیکن پھر ہماری محبت کو نظر
لگ گئی تمھارے بھائی کی بدنظر اسنے اپنا انتقام لینے کے خاطر میری گڑیا میری نمل کو
ہتھیار بنا لیا اسکے کردار کو سوالیہ نشان بنا دیا تم خود بتاؤ کیسے کوئی غیرت مند مرد یہ
برداشت کرسکتا ہے کہ اسکی بیوی بہن ماں کی عزت پہ کوئی ہاتھ ڈالے بس اسی لیے
میرے سینے میں انتقام کی آگ جل اٹھی تھی اور پتہ نہیں میں کیسے اتنا اندھا ہوگیا کہ مجھے
کچھ دیکھائی ہی نا دیا کیسے بہرہ ہوگیا کہ کچھ سنائی ہی نا دیا پلیز معاف کردو اپنے مان کو پلیز

مرجاؤنگا قسم سے تمہارے بنا اب عادت سی ہوگئی ہے تمہاری اور یہ عادت میری جان لے لے گی یا مجھے اجازت دے گی پلیز---"

ارمغلان کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے عائشہ کے چہرے پہ جاگرا تھا---

وہ اپنی بات ختم کرتے ایک گہرا سانس بھرتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر وہاں سے نکلتا ہی چلا گیا تھا

--

اسکے جانے کے بعد عائشہ نے آنکھیں کھولیں تھیں کئی آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے تھے

نہیں ارمغلان آپ نے میری روح میں جو نشتر اتارے ہیں جو گھاؤ میری روح کو دیئے " ہیں جتنی بار میری ذات کو دھتکارا ہے ان کا ازالہ یہ ہمدردی کے چند بول یا معافی نہیں کرسکتے "---

سرد لہجے میں کہتے عائشہ نے ایک مرتبہ پھر آنکھیں موند لیں تھیں ---

یزدان جب نمل سے ملنے گیا تھا وہ تب بے ہوش تھی لہذا وہ نماز ادا کرنے مسجد چلا گیا تھا ---

واپسی جب وہ نماز ادا کرکے آیا تو نرس نے نمل کے ہوش میں آنے کی خبر سنائی تھی کہ یزدان نے اللہ کا شکر ادا کرتے آئی سی یو کا رخ کیا تھا ---

نمل میری جان اللہ کا شکر ہے ہوش آگیا تمھیں تمھیں پتہ ہے جب تم بے ہوش تھی " وہ ایک ایک پل میرا کتنی اذیت میں گزار ہے پل پل مرا ہوں میں "---

وہ اسکے چہرے پہ اپنے شدت بھرے لمس چھوڑتا اسکے بوکھلانے پہ مجبور کرگیا تھا---

چھوڑیں مجھے جھوٹے انسان مکار انسان آپ ایک دوغلے انسان ہیں آپ نے میرا مان " توڑا ہے اسی لیے آپ راتوں کو گھر سے باہر رہتے تھے اور جب پوچھو تو کہتے تھے کہ کام تھا مصروف تھا یہ مصروفیت تھی آپکی جو آج سرِعام ٹی وی پہ دیکھائی گئی تھی کیا ہیں آپ نمل قریشی تو کبھی یزدان لاشاری کو سمجھ ہی نہیں سکے گی شاید میرے جذبات کا میرے مان کا میرے بھروسے کا جو مجھے آپ تھا اسکا خون کیا ہے یزدان آئی ہیٹ یو یزدان ہیٹ ".یو کاش کاش میں مرجاتی میں زندہ ہی نا رہتی یا اللہ مجھے موت دے دے --

نمل کے خود کو بدعا دینے پہ یزدان کا میٹر گھوم گیا تھا لہذا اسنے بنا لحاظ کیے نمل کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسکے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھے تھے اسکے عمل میں غصہ جنونیت شدت تھی کہ پل بھر میں وہ نمل کی حالت غیر کرگیا تھا نمل بھرپور مزاحمت کررہی تھی لیکن شاید وہ اسے چھوڑنے کے موڈ میں نا تھا نرس نمل کا چیک اپ کرنے آئی تھی لیکن انھیں ایک دوسرے میں الجھا دیکھ کے وہ سرخ چہرہ لیے وہاں سے تیزی سے نکلی تھی

نمل کی اکھڑتی سانسوں کو دیکھ اسنے اسکو آزادی بخشی تھی کہ نمل گھرے گھرے سانس بھرتی اسکے سینے سے سر ٹکا گئی تھی---

خبردار جو آئندہ مرنے کی بات کی ہو تو جان نکال لونگا تمہاری سمجھی تم جان بستی ہے " تم میں میری مرجاؤں گا تمہارے بنا سمجھ کیوں نہیں آتی تمھیں کیوں یقین نہیں آتا میرا

تمھیں تمھارے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہوں کیسے اتنا گھٹیا کام کر سکتا ہوں پلیز نمل ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ "

نمل کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں تھیں لیکن اگلے ہی پل وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی تھی ---

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے واپس جانا ہے اپنے گھر ---

نہیں جا سکتی میری اجازت کے بنا سمجھی تم ---

آپ کو کیا لگتا ہے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے مجھے اب بھی؟.

نمل سپاٹ لہجے میں بولی تھی ---

لِسن نمل تم جیسا چاہوگی ویسا ہی کرونگا بتاؤ کیا چاہتی ہو تم جان لینا چاہتی ہو میری لے لو لیکن چھوڑ کے مت جاؤ نہیں جینا آتا مجھے تمہارے بنا تم نے واپس سے زندہ کیا ہے مجھے مجھ پتھر کو جینا سکھایا ہے نمل تمنے پلیز اگر چھوڑ گئی تو میں وہ درندہ بن جاؤں گا جو بے گناہوں کو بھی نوچ لے گا...

نمل کو اس کے جنون اور شدت سے خوف آیا تھا تو کیا وہ شخص اسکی محبت میں اتنا آگے نکل چکا تھا کہ سہی اور غلط کا فرق ہی بھول گیا تھا---

ٹھیک ہے مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا آپکو ایک ---

کیسا وعدہ؟

آپ اب تب ہی میرے قریب آئیں گے جب اپنی بے گناہی کو ثابت کر چکے ہوں گے"

" ورنہ میں اتنی دور چلی جاؤنگی آپ سے کہ آپ چاہ کے بھی مجھ ڈھونڈ نا پائیں گے

نمل کی شرط پہ اسنے اسے بے یقینی اور لال آنکھوں سے دیکھا تھا نمل جانتی تھی یزدان کو نمل کی قربت میں کتنا سکون ملتا ہے لیکن وہ جان بوجھ کے خود کو اور اسکو سکون مل رہا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اسنے سر کو اثبات میں ہلایا تھا---

اس سے پہلے کہ نمل لیٹی یزدان ایک مرتبہ پھر واپس سے اسپر جھکا تھا اور شدت بھرا لمس اسکے ہونٹوں پہ چھوڑتا پیچھے ہٹا تھا نمل کا چہرہ سرخ انار ہوا تھا---

اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے اسنے اسکے کان میں ایک جان لیوا سرگوشی کرنے لگا تھا

جس دن میری بے گناہی ثابت ہوجائے گی اسی دن آپنے اور تمہارے درمیان موجود "تمام پردوں کو گرا دونگا وعدہ رہا تم سے میری جان "---

نمل کے کان کی لو کو لبوں تلے دبائے وہ اسے آہستگی سے چھوڑتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جبکے نمل نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ خفگی سے اسکی پشت کو دیکھا تھا---

عائشہ نے صبح اکیلے ہی ناشتہ کیا تھا اب وہ اس فلیٹ سے عاجز آگئی تھی اکیلے پن سے اسے وحشت ہوتی تھی لہذا اسنے فیصلہ کیا کہ وہ آج ارمغلان سے کہے گی کہ گھر واپس چلے---

ارمغلان کو صبح ہی یزدان کے کیس کا پتہ چلا تھا جس پہ وہ غصہ ہونے کے ساتھ ساتھ کافی حیران بھی ہوا تھا وہ یزدان سے کسی بھی چیز کی توقع کرسکتا تھا لیکن ایسی کسی چیز

پہ تو اسکا اپنا دل نہیں مان رہا تھا اسنے یزدان کو کال کی تھی لیکن یزدان نمل کی وجہ سے آل ریڈی بہت پریشان تھا اس لیے اسنے اپنا فون ائیرو پلان موڈ پہ لگایا ہوا تھا۔۔۔

سوشل میڈیا کے اسکے تمام اکاونٹس نمبر سب کچھ بند تھا اسے بس کسی طرح نمل کا اعتماد واپس لانا تھا جو نمل کو اس پہ تھا خود کو بے گناہ ثابت کرنا نمل کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ارمغلان بہت الجھن میں تھا لہذا آج وہ ہیڈ کوارٹرز نا جاسکا تھا جو ضروری کام تھا وہ اپنے لیپ ٹاپ پہ نپٹانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

جس دن سے ارحم اور عائزہ کی تلخی ہوئی تھی اسی دن سے عائزہ ارحم کو بہت کم مخاطب کرتی تھی بلکہ وہ ارحم کے سامنے بھی نہیں آتی تھی کہ اسے ارحم کا جنونی روپ یاد آجاتا تھا اور پھر اسکی پر شدت سخت سنگلاخ گرفت جس میں وہ ہمیشہ خود کو بے بس محسوس

کرتی تھی ارحم کی آنکھوں میں اس اپنے لیے جذبات دیکھائی دیتے تھے جس دیوانگی سے وہ اسے دیکھتا تھا وہ نظروں کا زاویہ ہی بدل لیتی تھی جبکے اسکے مسلسل منہ پھیرنے سے ارحم کے دور رہنے سے ارحم بھی اب اسکے قریب ہی جاتا تھا وہ تھک گیا تھا اسے احساس دلوا دلواکہ وہ اسے محبت کرنے لگا ہے کئی دفعہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اظہار کرچکا تھا لیکن عائزہ پھوہڑ کہیں کی جان کے بھی انجان بننے کی کوشش کرتی تھی ---

ارحم اور عائزہ کو آج ایک ڈنر پارٹی میں جانا تھا جو کے ارحم کے دوست کی جانب سے ہی رکھی گئی تھی ارحم نے عائزہ آج کو صبح بتایا تھا جس پہ عائزہ نے سر کو اثبات میں ہلایا تھاکہ ارحم کو کافی حیرانی ہوئی تھی کہ یہ ٹیڑھی لڑکی نے آج اسے سیدھا جواب دے کیسے دیا تھا---

عائزہ اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی جب ارحم تولیے سے اپنے گیلے بال رگڑتا ہوا واشروم سے باہر نکلا تھا

عائزہ جو اپنی پینسل ہیل کی سڑ تھی۔۔۔

کرتے باہر جانے کے قدم بڑھانے والی ہی تھی کہ اچانک کی ارحم کی گھمبیر آواز پہ اسے ناچار رکنا پڑا تھا۔۔۔

" ویٹ "

ارحم نے لال آنکھیں لیے غصے سے اسکے قیامت برپا کرتے حسن کو دیکھا تھا۔۔۔

میرون کلر کی ساڑھی پہنے جسکا گلا کافی گہرا تھا ساتھ ہی کانوں میں میرون کلر کے ہی بڑے بڑے آویزے ڈالے مسکارے سے بوجھل ہوتی پلکیں اور میرون کلر کی لپ اسٹک اور بالوں کا اونچا جوڑا بنائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

" کچھ اور نہیں تھا تمہارے پاس پہننے کو "

ارحم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے آبرو اچکاتے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا جبکے عائزہ نے آنکھیں گھماتے اسکو خاطر میں نا لاتے ایک بار پھر باہر جانا چاہا تھا کہ اب کی بار کلائی ارحم کی گرفت میں آچکی تھی ۔۔۔

چینج کرو اسے اور کوئی اور ڈریس پہنو ۔۔

جبکے عائزہ کو کافی حیرانگی ہوئی اور غصہ بھی آیا ۔۔۔

اس میں کیا خرابی ہے ؟

ارحم نے اسکا رخ جھٹکے سے شیشے کی جانب موڑتے کہا تھا

یہ بے ہودہ لباس پہن کے تم پارٹی میں سب مردوں کے سامنے جاؤگی ہاں؟

جبکے عائزہ نے ایک مرتبہ اپنی ساڑھی کی جانب دیکھا جسکا پچھلا گلہ کافی گہرا تھا ---

تو کیا ہوا ارحم سبھی پہنتے ہیں ---

کوئی کیا کرتا ہے کیسے کرتا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا تم فلحال یہیں رکو ---

وہ اس وہی چھوڑے واڈروب کی جانب بڑھا تھا اور وہاں سے بلیک کلر کی شال نکالے اسکی جانب آیا تھا جبکہ عائزہ اگلی بات سمجھتی رونی صورت بنائے اسکی التجائیں کرنے لگی تھی ---

ارحم نہیں پلیز میں اتنی محنت سے تیار ہوئی ہوں ایسا مت کرو نو پلیز ---

عائزہ ارحم کی جانب دیکھنے میں مصروف تھی جبکہ ارحم نے اسکے کندھوں پہ شال ڈالی اور آگے پیچھے سے ٹھیک کرتے سیفٹی پنز لگائے اسکے بالوں کے بنے جوڑے کو کھولتے اسکے لمبے بال اسکی کمر پہ بکھیرتے اسکی جانب دیکھا جو خونخوار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی ---

اپنی لپ اسٹک فوراً سے پہلے ہلکی کرو جب میں باہر آؤں تو مجھے تم ریڈی چاہیے ہو " اوکے "---

لیکن ارحم ---

اسکا مطلب تم چاہتی ہو کہ میں خود صاف کروں

ارحم نے اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھتے کہا تھا

جس پہ عائزہ فوراً سے پہلے ٹشو اٹھاتے منہ بسورتے لپ اسٹک ہلکی تھی ---

کچھ ہی دیر میں وہ بھی تیار ہوتا باہر آیا تھا جو بلیک اور وائیٹ تھری پیس میں انتہائی ہینڈسم دیکھائی دے رہا تھا ---

اب پرفیکٹ ہے چلو چلیں اور ہاں یہ سب پہننے کا اتنا شوق ہے تو یہ سب میرے سامنے پہنا کرو سمجھ آئی ---

ایک نظر اسکی جانب ڈالتے کہا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑے باہر لے جانے لگا تھا جبکے خود کو شیشے میں دیکھتے عائزہ افسردہ سی ہوئی تھی ---

کہاں وہ ماڈرن لگ رہی تھی کہاں اب اس نے اسے کارٹون جیسا بنا دیا تھا ----

اللہ کرے تیرا بیڑا غرق ہو ارحم ---

اسے دل ہی دل میں کوستی وہ نیچے چل دی تھی---

پارٹی میں پہنچتے ارحم نے عائزہ کو اپنے تمام دوستوں سے انٹرو کرایا تھا عائزہ سبکو خوش دلی سے ملی تھی بلکہ سبکو ارحم اور عائزہ کی جوڑی بھی بہت پسند آئی تھی جبکہ عائزہ کا نرم رویہ دیکھتے ارحم کافی حیران ہوا تھا کہ گھر میں کیسے بات کرتی ہے اور بار آپ آپ کرتے نہیں تھک رہی تھی ---

جس پارٹی میں ارحم عائزہ تھے وہاں لڑکے لڑکیاں اکھٹے تھے کچھ کپلز تھے جبکے کچھ سنگل لوگ بھی موجود تھے ---

ارحم عائزہ سے کچھ دور کھڑا تھا اور کوک سے لطف اندوز ہورہا اور وقت فوقتاً عائزہ پہ نظر ڈال رہا تھا کہ اچانک ہی وہاں موجود ڈی جے نے وہاں ایک رومینٹک سونگ پلے کیا تھا جس پر ارحم نے خود سے دور کھڑی عائزہ کی جانب دیکھا جو کاونٹر پہ کھڑی تھی ارحم قدم با قدم اسکی جانب گیا تھا اور اسکے سامنے اپنا ہاتھ کیا تھا ---

" would you like to dance with Me Zi"

ارحم کے پوچھنے پہ عائزہ نے اسکی جانب دیکھا تھا جو امید بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا لیکن عائزہ نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنی نظروں کا رخ موڑ لیا جس پہ ارحم کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑگیا تھا ---

اس سے پہلے کہ ارحم پلٹتا اپنے پیچھے سے اسے ایک آؤاز سنائی دی ---

" Would You Like To Dance with Me Mr handsome " ?

جولی نے ارحم سے پوچھا تھا جولی امریکا سے تعلق رکھتی تھی اور یہاں پہ ارحم کے دوست کی بزنس میں ففٹی پرسنٹ کی پارٹنر تھی اور فل وقت پاکستان میں ہی مقیم تھی ---

ارحم نے ایک نظر جولی کی جانب دیکھا تھا جس نے ریڈ کلر کی شارٹ سکرٹ پہن رکھی تھی اور گولڈن کلر کے بالوں کو کھلا چھوڑے ہونٹوں پہ ریڈ کلر کی ہی لپ اسٹک لگائے ریڈ کلر کی ہی ہیلز پہنے کافی خوبصورت لگ رہی تھی ---

" Looking Hot"

ارحم نے بے باکی سے جان بوجھ کے عائزہ کو تنگ کرنے کے لیے کہا اور اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کے اسے سٹیج کی جانب لے گیا تھا---

جبکہ عائزہ کا چہرہ اب سرخ ہورہا تھا آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اسکی برداشت سے باہر تب ہوا جب جولی نے اپنی بازوؤں کو ارحم کی گردن میں ڈالا تھا اور ارحم نے اسکی کمر پہ اپنے ہاتھ رکھے اسے تھوڑا نزدیک کھینچا تھا---

عائزہ کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا جبکہ آنکھیں غصے کی شدت سے اور رونے سے لال ہوچکی تھیں اس وقت جتنی جلن اسے جولی سے محسوس ہورہی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ سٹیج پہ پہنچ کے دونوں کا گلا ایک ساتھ ہی دبا دے---

کتنا دوغلہ ہے یہ شخص میرے ماں باپ کو بولتا ہے کہ آپکی بیٹی سے محبت ہے جبکے " حقیقت میں گوریوں کے ساتھ گلچرے اڑاتا پھر رہا ہے "

چونکہ اس پارٹی میں مسلم غیر مسلم سبھی موجود تھے تو یہاں شراب بھی باآسانی دستیاب تھی ----

ویٹر "؟"

یس میم؟

مجھے وائن دو ---

عائزہ نے سرخ آنکھوں سے کہا تھا ---

جبکہ ویٹر سر کو اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے گلاس پکڑا گیا تھا جسکو وہ ایک دفعہ میں ہی ختم کرگئی تھی ---

ایک اور ---

عائزہ نے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اب کسی بات پہ قہقہے لگا کے ہنس رہے تھے ---

ایک اور ---

ایسے کرتے کرتے وہ شراب کے پانچ گلاس اپنے اندر انڈیل چکی تھی سر میں شدید قسم کی درد کی لہر اٹھی تھی جبکہ سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا ---

ارحم جو کے جولی کو گڈ بائے بولتا عائزہ کی جانب آرہا تھا کہ عائزہ کو دیکھ کے ٹھٹکا تھا جو کے عجیب انداز میں سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ لڑکھڑاتی ہوئی اسکے قریب آئی تھی اور اسکی گردن میں اپنی بانہوں کو ڈالتے ہوئے آدھی کھلی اور آدھی بند آنکھوں سے اسے خمار زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی ---

" I want to kiss you Right Now" ...

عائزہ نے ہنستے ہوئے ارحم سے کہا تھا کہ ارحم کا دماغ اس کے جملے سے بھک سے اڑا تھا ---

اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھکتی ارحم نے ساری صورتحال کو سمجھتے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھا تھا کہ اسکے ایسا کرنے سے سبنے وہاں ہوٹنگ کی تھی جبکے جولی نے شعلہ باز آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا ---

ارحم فورا عائزہ کو گاڑی میں بیٹھاتے سیٹ بیلٹ پہنائے گاڑی میں بیٹھا اور ڈرائیونگ سٹارٹ کی تھی ----

عائزہ جسکو شراب کی وجہ سے نشہ چڑھا تھا اسنے کھلی بند آنکھوں سے ایک نظر ارحم کو دیکھا اور پھر شرارت سے ارحم کا گال چوم لیا تھا جبکے ارحم حیران رہ گیا تھا ---

" ااا ارر ارحم بے بی پپ پلیز کک کک کس می نا "

وہ ارحم کو بازو سے جھنجھوڑتی بولی تھی کہ ارحم کے صبر کا پیمانہ اسکی حرکات و سکنات سے لبریز ہورہا تھا ---

" Zi Don't Do this Silly Girl"

تم کس نے کہا تھا کہ شراب پیو پاگل لڑکی ۔۔۔

ارحم فل وقت کافی غصے میں تھا۔۔۔

جبکہ عائزہ مسلسل اسے تنگ کررہی تھی کبھی اسکے گال پہ انگلیاں پھیرتی کبھی بے باک جملے بولتی اور پھر خود ہی ہنستی ۔۔۔

گھر پہنچتے اسنے اسے اپنے روم میں جاتے عائزہ کو احتیاط سے بیڈ پہ لیٹایا تھا اور اٹھنے ہی لگے تھا کہ عائزہ نے اپنا پورا زور لگاتے اسے اپنی اور کھینچا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ سیدھا اس پہ آگرا تھا۔۔۔

ااا اارر ارحم مم م مت جج جاؤ ناچچ چھوڑ کے مجھے پلیز "۔۔۔"

ارحم نے ایک نظر اسکے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا تھا جو اس وقت مزید خوبصورت لگ رہا تھا ۔۔۔۔

تمنے شراب کیوں پی "؟"

ارحم نے غصے میں اسکا گردن میں ہاتھ ڈالتے پوچھا تھا کہ اب کی بار عائزہ کو تکلیف ہوئی تھی ۔۔

کی کک کیونکہ تت تم نن نے اا اسس اس گگ گوری کے سس ساتھ ڈانس کک کیا" تھا "

کک کیوں کک کیا تے تت تم نن نے مم میری جج جگہ کلک کیوں دد دی کک کسی کو ہہ

" ہاں

عائزہ نے اب کی بار خمازدہ آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا جو اسکی جانب دیکھتا ہوا مسکرایا تھا۔۔۔

کیوں تمھیں جلن ہورہی ہے کیا "؟ "

" تمھیں تو مجھ سے محبت ہی نہیں ہے تو کیوں برا لگ رہا میرا اسکے قریب جانا "

اب کی بات ارحم نے سپاٹ سرد لہجے میں پوچھا تھا ۔۔۔

" لل ل لو یو سس سو مم مچ "

ارحم کو ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا تھا آج صبح سے عائزہ حیران کیسے جارہی تھی ---

کیا کہا پھر سے کہو "؟"

"افففف بہرے ہو کیا میں نے کہا آئی لو یو"

عائزہ کی آواز میں نیند کا عنصر شامل تھا ---

جبکے ارحم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا اسکے کان یہی ایک جملہ سننے کو بے تاب تھے جو بالاآخر آج عائزہ نے کہہ ہی ڈالا تھا ---

"آئی لو یو ٹو زی لو یو سو مچ "

ارحم نے اسے کے ماتھے پہ لب رکھتے بھیگی آنکھوں سمیت کہا تھا ---

تمھیں کس نے کہا کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے ہاں "؟"

" میں بتاؤں مجھے تم سے کتنی محبت ہے "

" مجھے تمہاری ان گہری آنکھوں سے محبت ہے جن سے تم مجھے گھورتے ہو "

عائزہ نے اسکی آنکھوں پہ اپنی انگلی رکھتے کیا جس پہ ارحم مسکرایا تھا

تمہارے اس مغرور کھڑی ناک سے محبت ہے جو غصے میں ہر وقت لال رہتی ہے --"-"

عائزہ نے ہنستے ہوئے کہا جس پہ ارحم بھی ہنس پڑا تھا ---

"تمہارے ان ہونٹوں سے محبت ہے جن سے تم میرا نام لیتے ہو زی"

عائزہ نے کھلی بند آنکھوں سے کہا تھا اس وقت وہ نشے میں تھی جبھی وہ یہ سب کہہ گئی تھی ورنہ وہ حقیقت میں ایسا مر کر بھی نا بولتی ---

ارحم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر چوما تھا جس پر عائزہ مسکرائی تھی ---

" تم اس گوری کے پاس تو نہیں جاؤ گے نا اب"

ورنہ میں اس گوری کی زبان کاٹ دونگی جس سے اسنے تمھیں ہینڈسم کہا تھا ---

ارحم نے اس کی بات پہ قہقہہ لگا گیا اور یکدم ہی گویا ہوا ---

ایک شرط ہے اگر تم مجھے چھوڑ کے کبھی جاؤگی نہیں نا ہی کبھی دور جاؤگی ایک بات یاد " رکھنا تمہاری دوری ارحم خان انصاری کو کبھی برداشت نہیں "---

" پرامس نہیں جاتی کہیں "

عائزہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا ---

ارحم نے ایک نظر اسکی ہونٹوں کی جانب دیکھا تھا پارٹی سے لے اب تک یہ سرخ ہونٹ اسکا ضبط آزما رہے تھے ---

عائزہ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا جسکی آنکھوں میں اس کے لیے ماسوائے شدت چاہت اور دیوانگی کے علاوہ کچھ نا تھا ---

وہ زیادہ دیر اسکی آنکھوں میں نا دیکھ پائی تھی اور اپنی سرخ ہیزل آنکھیں جنکا ارحم دیوانہ تھا گرا گئی تھی اسکی پلکوں کی لرزش اسکا سرخ چہرہ دیکھتے وہ مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسکے پور پور کو اپنے لمس سے مہکاتا روشناس کراتا عائزہ نے اپنے ہاتھ اسکے ہونٹوں پہ رکھے تھے۔۔۔

" ارحم وہ مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں "

عائزہ نے تیز ہوتی دھڑکنوں پہ قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

صبح کرلینا۔۔۔

ویسے بھی جسکے لیے اتنا حسین تیار ہوئی ہو اس سے خراج تو وصول کرلو۔۔۔

ارحم نے اسکے خوبصورت سراپے کی جانب دیکھ کے کہا تھا کہ عائزہ کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو تھا۔۔۔

" وہ ارحم مم م مجھے نن ناپپ پیاس لگ رہی ہے "

" مجھے بھی "

ارحم نے اسکی جانب گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا اور اسکے وجود کو اپنی محبت کی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

عائزہ اسکی شدتوں جنونیت اسکی دیوانگی پہ خود میں سمٹتی اسکے سینے میں پناہ ڈھونڈتی اپنا آپ اسکے سپرد کر گئی تھی جس پہ ارحم فقط سرشار ہوتا مسکراتے اپنی تمام تر محبت اسپر نچھاور کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

سورج کی چھن چھن آتی روشنی جب اسکے چہرے پہ پڑھی تب اسنے مندی مندی آنکھیں کھولیں تو ایک نگاہ کمرے میں دوڑائیں لیکن جیسے ہی اسنے اپنے حلیے کی جانب دیکھا اور اپنے پاس سوتے ارحم کو جو اس وقت شرٹ لیس تھا دیکھ کر اسکی آنکھیں ابل آئیں اسنے ایک ہی جست میں ارحم کو بازو سے جھنجھوڑ ڈالا ---

" اٹھو ارحم کیا کیا ہے تمنے میرے ساتھ رات کو اٹھو "

عائزہ روتی ہوئی طیش بھرے لہجے میں بولی ---

... " اوہوں کیا ہے یار سونے دو نا عرصے بعد سکون کی نیند آئی ہے "

" تم میری زندگی برباد کر کے اتنی آسانی سے کیسے سو سکتے ہو ارحم خان انصاری "

کس بات کا سوگ منا رہی ہو یار میاں بیوی ہیں ہم کوئی گناہ نہیں کیا میں نے تمہارے " قریب آکر حق ہے میرا پورا تم پہ اور ویسے بھی رات کو آپ خود نشے میں تھیں سب کچھ کرنے پہ تمنے مجھے اکسایا سمجھی تم اب رونا بند کرو "

اور عائزہ سن سی اس کی باتیں سن رہی تھی تو کیا واقعی ہی رات وہ خود اس کے قریب آئی تھی ---

...نن ن نہیں مم مم میں ای ایسے کیسے کر سکتی ہو اتنی بڑی حماقت

کک لل کک کی کیا ہوا تھا رات میں ہم دونوں کے درمیان "؟"

اس نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا ---

ہمم زیادہ کچھ نہیں رات کو تم نے خود میرے قریب آئی تھی اور تم پارٹی میں مجھے "
جولی کے ساتھ ڈانس کرتا دیکھ بہت جیلس بھی ہوئی اور پھر تمنے نے غصے میں پی لی
تھی اور پینے کے بعد کافی رومینٹک ہونے لگی تم اور پتہ ہے گھر آنے کے بعد تمنے مجھے
کہا کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو اچھا لگتا ہوں تمھیں جانتی ہو تمہارے منہ سے یہ سب سنکر
مجھے کس قدر سکون ملا خوشی ہوئی الفاظ نہیں کہ میں اپنی خوشی بیان کرسکوں تھینک یو سو
..." !مچ عائزہ تھینک یو سو مچ

...عائزہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے حیران پریشان سی اسے دیکھے گئی تھی

کیا تمھیں اپنے لیے میری آنکھوں میں محبت نظر نہیں آتی کیا میری آنکھوں میں اپنے "
...لیے جذبات نظر نہیں آتے ہاں "؟

عائزہ نے نظریں اٹھائیں تھیں لیکن جلد ہی جھکا گئی تھی کیونکے وہ ارحم کی والہانہ نظروں کی تاب نا لاسکی تھی...

کچھ یاد آنے پر وہ یکدم ہی شیرنیوں کی طرح ارحم پہ جھپٹی تھی اور جھٹکے سے اسے بیڈ پہ گراتے خود اسکا گریبان پکڑا تھا...

"کیا گارنٹی ہے کہ تم دوبارہ اس جولی مولی کے پاس نہیں جاؤ گے ہاں؟"

عائزہ نے تیز نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا تو ارحم قہقہہ لگا کے ہنسا تھا اور یکدم ہی اسکو بیڈ پہ گراتے اسپر جھکا تھا...

"اور اگر چلا گیا تو کیا کروگی؟؟"

....تو میں تمہیں اور اسے دونوں کو جان سے

اس سے پہلے کہ عائزہ اپنا جملہ مکمل کرتی ارحم کی نظر اس کے گلابی ہلتے ہونٹوں پہ پڑی اور پوری شدت سے ان پر وہ جھکا تھا---

قطرہ قطرہ وہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا اسکے لمس میں بلا کی شدت آنے لگی تھی جبکے عائزہ کی سانسیں تھمنے لگیں تھیں عائزہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسکو پیچھے کرنا چاہا تھا کہ ارحم اسکی دونوں ہاتھوں کو اپنے بازوؤں میں قید کرگیا تھا ...

کافی دیر بعد وہ پیچھے ہٹا تھا جبکے عائزہ کھینچ کھینچ کے سانس لیتی اپنی بچی کچی سانسوں کو بحال کرنے میں مصروف تھی جب کے ارحم خمار بھری نظروں سے اسے دیکھتا اسکی گردن میں منہ دیئے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا تھا اسکو رات کے موڈ میں واپس آتا دیکھ کر وہ فورا سے کہنے لگی ---

..." مم مم مجھے بھوک لگی ہے ارحم "

ارحم نے اسکی گردن سے منہ نکالے سرخ خمار آلود نظروں سے اسے دیکھا اور گویا ہوا ---

مجھے بھی بھوک لگی ہے پہلے تم میری بھوک کا انتظام کرو پھر میں تمہاری بھوک کا "
..." کرونگا

کہتے ہوئے وہ پھر سے اسے خود میں اور خود اس میں گم ہونے لگا تھا ---

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ اپنے سرخ و سفید ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھی کہ اچانک سے اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی وہ جانتی تھی کہ کون ہے لیکن جان بوجھ کر انجان

بنی رہی تھی وہ قدم با قدم اسکے قریب آتا جارہا تھا اور اس کی ڈھرکنیں تیز ہوتی جارہیں تھیں اسکے قریب آکر وہ اس کی گردن سے اٹھتی خوشبو سے مسرور سا ہوتا اسکی گردن میں چہرہ چھپا گیا تھا کہ ایسا کرتے نمل بھڑکی تھی ---

" آپنے کچھ کہا تھا مسٹر یزدان لاشاری کہ اس وقت تک میرے قریب نہیں آئیں گے جب تک اپنی بے گناہی ثابت نا کردیں " ...

اسکا سرد لہجہ سن یزدان کی خماری بھک سے اڑای تھی لال آنکھیں لیے اسنے نمل کو سر تا پیر دیکھا تھا کہ نمل نے بے ساختہ پلکیں گرائیں تھیں ---

" ہمم ٹھیک ہے سوری یاد نہیں رہا مجھے کیا کروں عادت نہیں ہے نا مجھے تمہارے بنا رہنے کی لمحہ لمحہ عذاب لگ رہا ہے مجھے پل پل میں تڑپ رہا ہوں قسم سے آزمائش ختم کردو میری " ...

یزدان نے نمل کے قریب جھکتے کہا تھا کہ نمل کا دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا ...

ہہ ہہ ہٹیں یزدان "نمل جیسے ہی باہر کی واڈروب کی جانب مڑی تھی کہ یزدان کی پکار" پہ ٹھہری تھی

"آج رات دس بجے تیار رہنا ایک پارٹی میں جانا ہے "

میں کسی پارٹی میں نہیں جانا چاہتی میرا موڈ نہیں ہے کہیں جانے کا ---

نمل نے کرخت آواز میں کہا کہ اب یزدان کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ---

اس سے پہلے کہ نمل واڈروب میں داخل ہوتی جھٹکے سے اسکے ہاتھ گاؤن کا روب کھینچتے یزدان اسے اپنی قریب تر کرگیا تھا کہ نمل حواس باختہ سی اس کے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ گئی تھی ---

نمل کی آنکھوں میں غصہ دیکھتے یزدان محظوظ ہوا تھا ---

" دیکھ لو ہاتھ نہیں لگایا تمھیں بس روب پکڑا ہے لیکن اگر تم آج رات کو میرے ساتھ پارٹی میں نا گئی تو میں کسی بھی طرح کی کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا " ...

نمل کو گہری نظروں سے سر تا پیر دیکھتے وہ بولا تھا کہ نمل محض دانت پیستی رہ گئی تھی ---

" گھٹیا آوارہ لوفر " ...

... وہ بیک وقت ان سب القابات سے نوازتی پیر پٹختی واشروم میں جابند ہوئی تھی

" وہ تو میں ہوں "

وہ پراسرار سا کہتا گہرا مسکرا گیا تھا ---

رات کو پارٹی سے آنے کے بعد نمل کی تو ہمت ہی نہیں ہورہی تھی کہ وہ یزدان سے کوئی بات کرے یا اسے کچھ بتائے اور بتاتی بھی کیا کہ تمہاری بے گناہی مجھ پہ عیاں ہوچکی ہے تم سچے تھے اور میں تم پہ یقین نا کرسکی یہی سوچ سوچ کر اسکا دماغ شل ہورہا تھا رات یزدان نمل سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن نمل طبیعت خرابی کا کہہ کر جلدی سوگئی تھی اسی لیے یزدان نے بھی اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نا سمجھا تھا ---

یزدان آج آفس نہیں گیا تھا کیونکے آج رات کو اسنے خطاب کرنا تھا اسی وجہ سے اسنے اپنے سیکرٹری کو بول کے جو بھی میٹنگز تھیں وہ یا تو آگے رکھوا لیں تھیں یا اگر کوئی فارن کلائنٹس تھے تو تب اسنے کہا تھا کہ وہ ویڈیو کال کر کے میٹنگ اٹینڈ کر لے گا ابھی وہ یہی کام نمٹا کے آرہا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتے اسکی پہلی نگاہ نمل پہ پڑی جو الجھی ہوئی سی کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی بلیک کلر کا شارٹ فراک پہنے ساتھ بلیک کلر کا کھلا پلازو پہنے بالوں کا رف سا جوڑا بنائے ڈوپٹے سے بے نیاز میک اپ سے پاک صاف چہرہ اسکا دل ڈھرکا گئی تھی ---

اسکے قدم خود بخود اسکی جانب بڑھنے لگے تھے یکدم ہی نمل پلٹی تھی تو یزدان کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر وہ چونکی تھی...

بلیک کلر کی شرٹ اور بلیک کلر کی پینٹ پہنے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ سرخ و سفید رنگت کا پر کشش شہزادہ سیدھا اسکے دل میں اتر رہا تھا---

نمل کیا ہوا تم مجھے کل رات سے اپ سیٹ لگ رہی ہو جب سے واپس آئی ہو پارٹی سے "...

وہ اس کے قریب ہی کھڑا تھا البتہ اسنے اسے ہاتھ نہیں لگایا تھا کہ مبادا پھر سے ہی نا بگڑ جائے لیکن یہ چیز نمل نے محسوس کی تھی اور اسکی آنکھوں میں نمی چمکی تھی...

ارے نمل کیا ہوا کیوں رو رہی ہو یار مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے آئیم سوری پلیز رو مت یار تم جانتی ہو نا تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا میرا خون کھولنے لگتا ہے میرا کسی نے کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے "...

یزدان نے لال آنکھیں لیے نمل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محبت اور جنون سے کہا تھا ---

"آاااآئی آیی آئ آئیم س سوری س سس سوری یی یی یزدان مم مم میں کتنی غ غلط تھی آپپ آپ پہ یقین نن نا نہیں کیا جج جب کے آپ نن نے توکک کچھ کک کیا ہی نن نہیں خخ خود کک کو بب بھی تکلیف دی اور آپپ کک کو بھی پپ پلیز آئیم سس سوری " ...

نمل نے روتے بلکتے لڑکھڑاتے لہجے میں سر جھکائے کہا تھا کہ یزدان کا چہرہ سب سنتے سپاٹ ہوا تھا ...

اور یکدم ہی وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا کہ ایسا کرنے سے نمل نے جھٹکے سے اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا تھا ۔۔۔

..."پی یز یزدان مم میری بب بات تت توسس سنیں "

... نمل نے آگے ہوتے یزدان کے کالر کو مٹھیوں میں بھینچتے روتے ہوئے کہا تھا

"پہلے پہل تم میری کسی لڑکی کے ساتھ تصاویر دیکھتی ہو اور تمھیں لگتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں دھوکا دے رہا ہوں پھر تم میرے لمس کو گھٹیا کہتی ہو مجھے گھٹیا کہتی ہو میں قسمیں کھاتا ہوں منتیں کرتا ہوں یقین دلاتا ہوں تمھیں کہ یہ سب کچھ سچ نہیں ہے تمہاری نظروں کا دھوکا ہے پھر تم مجھے اپنے قریب آنے سے منع کرتی ہو اور آج یوں اچانک تم پہ میری بے گناہی ثابت ہوگئی جبکہ میں نے تو اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے کچھ

نہیں کیا تو پھر کیسے کس طرح تمہارے دل میں مجھ جیسے گھٹیا انسان کے لیے نرم گوشہ پیدا ہوگیا ہاں "؟؟؟

یزدان کا سرد سپاٹ رویہ اسکی جان نکال گیا تھا ---

نن نا نہیں یی یزدان آپپ آپ اای ایسا کیوں بی ہیو کررہے ہیں مم مم میں اپنی غلطی مم مان رہی ہوں نن ناپپ پلیز ---

بات غلطی ماننے کی نہیں ہے نمل بات بھروسے کی ہے اس بھروسے کی جو تمھیں مجھ " پہ ہونا چاہیئے تھا اور جو تمنے نہیں کیا ... "

آئیم سوری ناپپ پلیز اب کبھی ایسی غلطی نہیں ہوگی پلیز آپکا یہ سرد رویہ میری جان نکال رہا ہے پلیز ---

نمل اسکے کالر پہ انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہنے لگی تھی ---

... جبھی یزدان نے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے اسے خود سے قریب ترین کیا تھا

...دونوں کے چہرے میں انچ بھر کا فاصلہ تھا

میری جان بھی ایسی ہی نکلی تھی جب تمہارے منہ سے اپنے لیے گھٹیا کا لفظ سنا تھا "
جب تمنے میرے لمس کو گھٹیا کہا تھا میرا دل ٹوٹا ہے نمل اور جب دل ایک دفعہ ٹوٹ
...جائے نا تو اسکو دوبارہ جڑنے میں وقت درکار ہوتا ہے

کہتے وہ دھاڑ سے کمرے کا دروازہ بند کرتے نکلا تھا کہ نمل روتے ہوئے اپنی جگہ خوف سے
...اچھل کے رہ گئی تھی اس وقت اسے وہ وہی سفاک بے رحم یزدان لگا تھا

وہ تھکا ہارا سا فلیٹ میں داخل ہوا تھا بڑھی ہوئی شیو آنکھوں کے گرد گہرے حلقے اسکی حالت کے اسکے تڑپنے کے گواہ تھے۔۔۔

عائشہ اپنے کمرے میں موجود واڈروب میں کچھ تلاش کررہی تھی یکایک اسکو اپنے پیچھے کسی کے کھڑا ہونے کا احساس ہوا تھا مڑ کر دیکھا تو وہ ستمگر سامنے تھا۔۔۔

عائشہ نے ایک ناگوار نگاہ اسپر ڈال کے وہاں سے جانا چاہا تھا کہ ارمغلان کی آواز نے اسکے قدم وہی روک لیے تھے۔۔۔

عائش پلیز مجھے معاف کردو میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

عائشہ نے گھوم کے اسکی جانب تمسخر اڑاتی نگاہوں سے دیکھا تھا---

مجھے معاف کردو میں شرمندہ ہوں "---"

فقط یہ ایک جملہ جو انتہائی آسانی سے کہا جاسکتا ہے میرے دکھوں کا مداوا کرسکتا ہے؟

کیا یہ جملہ میری وحشت کو میرے خوف کو اسے وسوسے کو جسکو تم نے جگایا ختم کرسکتا ہے؟

کیا یہ جملہ اس کالی رات کو میرے ذہن سے نکال سکتا ہے جس رات تمنے مجھے نوچا تھا؟

جواب دو ارمغلان قریشی چپ کیوں ہو---

عائشہ ڈھاری تھی ---

آنکھیں حد درجہ سرخ ہو چکی تھیں ---

جبکہ ارمغلان قریشی اس سے نظر نا ملا سکا تھا ---

کہاں گیا وہ غرور، وہ مان وہ انا جو تمھیں خود پہ تھا اپنی ذات پہ تھا ارمغلان قریشی؟

یہ دیکھ رہے ہو آج خود کو اپنی اس حالت کو یہی اوقات ہے تمہاری سمجھے تم ---

عائشہ کے بولنے پہ ضبط کرتے ہوئے اسنے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں ---

دو آنسو اسکے گال پہ لڑھک گئے تھے ---

معاف کیوں نہیں کردیتی تم مجھے کیوں اذیت ختم نہیں کردیتی میری کیوں تڑپا رہی ہو ---

ارمغلان نے باہر جاتی عائشہ کی کلائی پکڑ کے روکا تھا ---

تڑپ اور اذیت؟

تمھیں معلوم بھی ہے کہ تڑپ اور اذیت کیا ہوتی ہے؟

تڑپ وہ ہے جب تم مجھے نوچ رہے جب میں نے تڑپ تڑپ کے تمہارے آگے ہاتھ جوڑے تھے کہ خدارا ایسا مت کرو اذیت وہ ہے جب تم میرے قریب آتے تھے مجھے محسوس ہوتی تھی ---

عائشہ کے الفاظ اسکے دل پہ کسی تیر کی طرح پیوست ہوئے تھے ---

تم نے کہا تھا مجھے معاف کردو میں تمھیں معاف کردونگی لیکن میری دو شرطیں ہیں اور وہ شرطیں یہ ہیں کہ میں تم سے علیحدگی چاہتی ہوں اور میرا بچہ میرے پاس رہے گا نا کے تمہارے پاس ---

ارمغلان نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا تھا اپنے اندر ابلتے لاوے پر اسنے نہایت مشکل سے ضبط کیا تھا ---

تم اتنی تو سنگدل نہیں تھی عائشہ ---

سرخ آنکھیں لیے اسکی جانب دیکھتا ہوا بولا تھا ---

جبکہ عائشہ ایک خشک سا قہقہہ لگا اٹھی تھی جس میں اذیت بے بسی تڑپ واضح طور پہ محسوس کی جاسکتی تھی ---

... " شاید تمہارے ساتھ رہ رہ کے تمہاری طرح ہی بے حس بن گئی ہوں "

عائشہ کہتی جانے لگی تھی لیکن کچھ یاد آنے پہ رکی تھی اور پلٹی ہوئی اسکے قریب آئی تھی ---

... " مجھے کل گھر واپس جانا ہے کل کا مطلب ہی "

وہ درشتگی سے کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی ---

یزدان کی ناراضگی تو طویل ہی ہوگئی تھی اور نمل کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کس طرح منائے یزدان زیادہ تر وقت اب گھر سے باہر ہی گزارتا تھا اور روز رات کو لیٹ گھر آتا تھا کہ نمل اسکا انتظار کرتی کرتی سوجاتی تھی نمل کی جان آدھی ہوگئی یزدان کی ناراضگی کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ یزدان اس سے راضی ہوجائے اسکا یہ سرد رویہ کھردرا پن نمل کو بار بار اس چیز کا احساس دلا رہا تھا کہ اسنے واقعی ہی میں اس پہ یقین نا کرکے کتنی بڑی غلطی کردی ہے...

ابھی وہ اس سوچ میں غرق تھی کہ یزدان کو کیسے منائے یکایک اسے عائشہ کا خیال آیا اور اسنے عائشہ کو کال کی تھی...

اسلام و علیکم کیسی ہو عائشہ؟

وعلیکم اسلام الحمد اللہ تم بتاؤ کیسی ہو؟

ہاں اللہ کا شکر ٹھیک ہوں گھر میں کیسے ہیں سب؟

یہاں بھی سب ٹھیک ہیں...

زی آپی نے کوئی رابطہ کیا؟

نہیں نمل تمھیں پتہ تو ہے ہماری زندگیوں میں بے پناہ آزمائشیں لکھ دی گئی ہیں جب بھی کوئی خوشی آنے لگتی ہے تو کچھ نا کچھ ایسا ہوجاتا ہے جس سے خوشی ماند پڑجاتی ہے دل ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے ...

کہتے ہوئے عائشہ کے لہجے میں کرب تھا...

کیا ہوا عائشہ تم ٹھیک ہو نا کوئی بات ہوئی ہے کیا؟

نمل نے پریشانی کے عالم میں پوچھا..

نہیں ایسی کوئی بات نہیں تم بتاؤ تم تو ٹھیک ہو نا؟

ہمم بس تمہارے بھائی ناراض ہیں مجھ سے سمجھ نہیں آرہا کیسے مناؤں...

عائشہ ہلکے سے مسکرائی تھی...

ہمم یزدان بھائی کی عادت ہے کہ جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو وہ چاہتے ہیں کہ انکو کوئی راضی کرے یعنی انکو کوئی پیار کرے...

عائشہ آج عرصے بعد مسکراتے ہوئے نمل سے باتیں کررہی تھی جبکے نمل کا چہرہ لال ہوا تھا...

یار نمل اپنے شوہر کو لبھانا سیکھو مطلب اپنی اداؤں سے یزدان بھائی کی توجہ حاصل کرو پیار شیار ہوکر رہا کرو...

عائشہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا...

عائش کی بچی تم نا حدوں میں رہو اپنی سمجھی نا ویسے بھی مجھ سے نہیں ہوتیں یہ اوٹ پٹانگ حرکتیں...

ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری پھر نہیں راضی ہونے والے بھائی سوچ لو میری جان...

عائشہ نے شرارتاً کہتے فون بند کردیا تھا جبکے نمل ہکا بکا فون کی جانب دیکھ رہی تھی...

عائشہ جیسے ہی پلٹی تھی سامنے کھڑے ارمغلان کو دیکھ کے حیران رہ گئی تھی یقیناً اسنے نمل اور عائشہ کی باتیں سن لی ہوگی ...کیونکے ارمغلان چہرے پہ ایک گہری مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا...

آپپ آپپ آپ اتنی جج جلدی کیسے آگئے "؟"

کیوں کیا نہیں آسکتا؟ کہتے ہوئے ارمغلان کے قدم آگے کی جانب جبکے عائشہ کے پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے ...

پیچھے ہوتے عائشہ یکدم ہی دیوار سے ٹکرائی تھی...

اور ارمغلان نے اپنے دونوں کو اسکے ارگرد رکھتے اسکی فرار کی راہیں مسدود کی تھیں...

تم نمل کو بول رہی تھی کہ شوہر کو لبھانے کے طریقے سیکھو تو تمنے یہ حربہ آج تک " اپنے شوہر پہ کیوں نہیں آزمایا "؟؟

وہ اس کے ہونٹوں پہ اپنا انگوٹھا رگڑتے بولا تھا...

...جبکے عائشہ کی پلکوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی

..." نن ن نن نہیں مم مان پپ پی پلیز مم مجھے جج جانے دیں "

عائشہ اسکے سینے پہ اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی پیچھے کرنے لگی تھی کہ ارمغلان اسکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اسکی دونوں کلائیوں کو جکڑتے موڑتے پیچھے اس کی کمر پہ ...لگاتے اسے مزید نزدیک کھینچ گیا تھا

..." مم مان پی پلیز"

" اششش پلیز کچھ دیر کے لیے مجھے خود کو محسوس کرلینے دو پلیز بس چند لمحے کے لیے "

...

وہ اسکی ناک سے ناک ملائے سب کچھ بھلائے سب بس خود کو اس کی ذات میں گم کردینا چاہتا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید بہکتا اپنے فون کی سیل ٹون پہ اسکا فسوں ٹوٹا تھا جبھی عائشہ اس سے اپنا آپ چھڑاتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکے ارمغلان بیزاری سے فون پہ آئی کال سننے لگا تھا...

نمل جانتی تھی کہ یہ وقت ارمغلان کے آنے کا ہے لہذا وہ جلدی سے واڈروب سے اپنا ڈریس نکالتے واشروم میں جابند ہوئی تھی کمرے کو وہ پہلے سے ہی سیٹ کرچکی تھی کمرے کے وسط میں فوریسٹ چاکلیٹ کیک پڑا تھا پورا کمرہ گلاب کی پتیوں سے مہک رہا تھا دراصل آج یزدان اور نمل کی ویڈنگ ایناورسری تھی پل جھپکتے ہی ایک سال بیت گیا تھا لہذا نمل نے یزدان کو منانے کے لیے یہ پلان کیا تھا کیونکے یزدان اپنی مصروفیات کی وجہ سے بھول چکا تھا...

نمل لال رنگ کی ساڑھی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے ہونٹوں پہ لال رنگ کی ہی لیپسٹک لگائے مسکارے بوجھل ہوتی پلکیں گرائے کانوں میں بڑے بڑے آویزے ڈالے پاؤں میں لال رنگ کی پینسل ہیل پہنے وہ آج یزدان کے ہوش ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتی تھی...

اسے تیار ہوئے پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ یزدان کی کار کا ہارن بجنے کی آواز آئی تھی وہ اپنے بے تحاشہ ڈھرکتے دل کو بامشکل سنبھالتی کھڑکی کے قریب آکھڑئی ہوئی تھی کچھ ہی دیر میں یزدان کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے کی لائیٹس آف دیکھ کر وہ قدم با قدم چلتا ہوا آیا اور جب نظر نمل پہ پڑی تو گویا پلٹنا بھول گئی تھی لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کرتے وہ آگے بڑھا تھا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ٹیریس پہ جاکھڑا ہوا تھا جبھی اسکے کانوں میں نمل کے گنگنانے کی آواز پڑی تھی...

روٹھے ہو تم تم کو کیسے مناؤں پیا

بولو نا بولو نا

روٹھے ہو تم تم کو کیسے مناؤں پیا

بولو نا بولو نا

...یزدان کی پشت کو جکڑے وہ اسپر بجلیاں گراتی اسکو حیران کر گئی تھی

سینے سے لگ جاؤں

بانہوں میں مرجاؤں

کیسے تم کو مناؤں

نمل نے بھیگی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ اس کے ایسا کرنے سے یزدان نظریں چرا گیا تھا...

تم بن پیا مورا جیا نہیں لگاے

تڑپے ہے ترسے ہے ساری رات جاگے

مانو گے پیا کیسے یہ بتادو

جل جل کے مرجاؤں ایسے نا سزا دو

آنسو ہیں آنکھوں میں ہلچل ہے سانسوں میں

لے بھی لو بانہوں میں

دیکھو پیا ایسے نا تڑپاؤ

جس دل میں رہتے ہو اسکو نا تڑپاؤ

نمل نے بھیگی آنسو سمیت سامنے صوفے پہ بیٹھے یزدان کو دیکھتے کہا تھا جو بظاہر تو اپنے فون میں مصروف تھا لیکن اسکا دل ہمک ہمک کے تڑپ کے کہہ رہا تھا کہ ابھی ہی اسکو اپنی بانہوں میں بھر لے اسکے آنسو اپنے لبوں سے چن لے...

کیا میں کروں پیا یہ بتادو

تمکو میرے سر کی قسم اب تو مسکرادو

ورنہ میں رودونگی پھر نا کبھی بولوں گی

اپنی جان دے دونگی...

نمل کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ یزدان تڑپ اٹھا تھا اور فورا آگے بڑھتے نمل کو اپنے حصار میں لیا تھا...

روٹھے ہو تم تمکو کیسے مناؤں پیا بولو نا بولو نا...

نمل نے روتے ہوئے یزدان کے چہرے کو اپنوں ہاتھوں کے پیالے میں لیتے کہا تھا کہ

...یزدان بے چین سا ہوا اپنے لبوں سے اسکے آنسو چنتے اسکو سرشار کرگیا تھا

...سوری یزدان

نمل نے بھیگی آؤاز میں کہا تھا

... اٹس اوکے میری جان تمھیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے

...اسکے ماتھے پہ اپنے سلگتے لب رکھتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے مزید نزدیک کرگیا تھا

... " قیامت ڈھا رہی ہو آج تو "

...یزدان کی خمار آلود آواز سنتے نمل کی پلکیں لرزی تھیں

...جی یزدان آئیں کیک کاٹیں

نمل اسکا ہاتھ پکڑے ٹیبل کی جانب لائی تھی اور دونوں نے ملکر کیک کاٹا تھا اور ایک دوسرے کو کھلایا تھا...

...ہمم نمل ایک بات تو بتاؤ ذرا

... جی

تمھیں اینا ورسری یاد تھی لیکن میرا گفٹ وہ کہاں ہے؟

...یزدان نے شرارت بھری نظروں سے کہا تھا جبکے نمل اسکی بات سنکر مسکرائی تھی

..."کیا میں کافی نہیں ہوں آپکے لیے میں ہی تو ہوں آپکا گفٹ"

نمل نے مسکراتی نظروں سے کہا تھا کہ یزدان کی میں آنکھوں میں خمار اترا تھا جسکو دیکھتے ...نمل نے اپنا حلق تر کیا اور بال اڑیسے تھے

...اس سے پہلے یزدان اس تک پہنچتا نمل کھکھلاتی ہوئی ٹیریس پہ چلی گئی تھی

یزدان بے قرار سا اسکی جانب کھینچا چلا جارہا تھا اسکا بے داغ حسن دیکھتے اسکو آج اپنے ...جذبات پہ بندھ باندھنا مشکل ہورہا تھا

وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچتا اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگاتا اسکی گردن پہ اپنی شیو رگڑنے لگا تھا کہ نمل کی سانس سینے میں اٹکی تھی...

اسکی گردن پہ اپنے لب رکھتے وہ اسے آنکھیں موندنے پہ مجبور کرگیا تھا اسکی پرتپش سانسیں اپنی گردن پہ محسوس کرتے وہ یکدم مڑتے شرم سے لال چہرے کو یزدان کے سینے میں چھپا گئی تھی کہ یزدان یہ دیکھتے گہرا مسکرایا تھا..

اور اسے اپنی باہنوں میں اٹھائے کمرے کی جانب بڑھا تھا اسکو بیڈ پہ لیٹاتے وہ اسپر حاوی ہوتا کانوں سے آویزے نکالنے لگا تھا...

یزدان نمل کے کانوں میں محبت بھری سرگوشی کرنے لگا تھا---

نمل زندگی ہو تم میری تمہارے بنا اب یزدان لاشاری کا کوئی وجود نہیں اب کبھی مجھ پہ "
... " شک مت کرنا ورنہ با خدا اب مرجاؤنگا

... اللہ نا کرے یزدان آپکو میری عمر بھی لگ جائے

...نمل نے نم لہجے میں کہا تھا

... " تم جانتی ہو تم میرا کل سرمایہ ہو تم میں تم سے شروع ہوکر تم پہ ختم ہوتا ہوں "

یزدان کی وارفتگی سے اسکی دیوانگی سے اسکی محبت سے شرما کر وہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی تھی دل کی دھڑکن اس قدر تیز تھی مانو دل نکل کر ابھی باہر آجائے گا ---

...یزدان نے اس کے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹاتے اسکی جانب دیکھا تھا

...اور نمل کو یزدان کے لب اپنے کندھے گردن پہ محسوس ہوئے تھے

...جبکہ اسنے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے آنکھیں زور سے بند کیں تھیں

...نمل آنکھیں کھولو میری طرف دیکھو

... "ن نن نن نہیں یزدان ڈر لل لگ رہا ہے"

... "آخری بار بول رہا ہوں کھولو آنکھیں"

...نمل نے اسکے لہجے کی سختی کو محسوس کرتے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں تھیں

..." مجھ پہ بھروسہ ہے نا"

نمل نے سر کو اثبات میں سرہلایا تھا---

...." بس پھر مجھے میری محبت کو محسوس کرو"

کہتے ہوئے یزدان پوری شدت سے نمل کے ہونٹوں پہ جھکا تھا اور اسکی سانسوں پہ حکمرانی کرنے لگا تھا...

اور پھر یہ رات انکی محبت کی گواہ بنی تھی---

کیا میں تمہاری روح کو چھولوں؟ ---

یزدان نے پوچھا تھا کہ نمل نے پلکوں کی چلمن گراتے فقط یہی کہا تھا ---

...ملا تو مجھے بڑی دیر سے عمر بھر تجھ سے شکایت رہے گی "

" ...لگالے گلے تو مجھے گلے بن بتائے عمر بھر تجھکو اجازت رہے گی

...جبکے یزدان نے فقط سرشار ہوتے نمل کو کسی کانچ کی گڑیا کی مانند خود میں سمیٹ لیا تھا

...آج کی صبح بہت حسین تھی کیونکے انکی محبت آج مکمل ہوئی تھی

... " یزدان پلیز اٹھ جائیں نا آدھے گھنٹے سے آپکو جگا رہی ہوں "

...نمل نے کوفت بھرے لہجے میں کہا تھا

ہمم جان پلیز کچھ دیر مزید سونے دو نا اتنے عرصے بعد سکون کی نیند میسر ہوئی ہے "
... " مجھے تمہاری قربت تو نشے کی مانند ہے

یزدان نے خمار آلود آواز میں کہا تھا آنکھوں کے ڈورے لال تھے جو ان دونوں کے رات
... بھر جاگنے کا ثبوت دے رہے تھے

یزدان نے پوری رات نمل کی ننھی جان کو ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بخشا تھا اور صبح
چار بجے وہ دونوں سوئے تھے نمل تو ایک گھنٹہ ہی سوئی تھی کیونکے اسنے فجر پڑھنی تھی
لہذا نماز پڑھ کر وہ دوبارہ نا سو سکی تھی یزدان کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے پتہ ہی نہیں
چلا کہ کب صبح ہوگئی تھی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہی نہیں تھک رہی تھی کہ جسکو

چاہا اسکو پالیا تھا آج اسکی دعائیں رنگ لائیں تھیں اسنے جو صبر کیا تھا اللہ کی ذات پہ بھروسہ کیا تھا آج اس کا پھل اسکو ملا تھا خوشی اسقدر تھی کہ آنکھیں نم تھیں...

" ویسے میری شرٹ میں کافی ہاٹ لگ رہی ہو جان "...

یزدان کی جذبات سے چور آواز سنتے اسکی سوچوں کا محور ٹوٹا تھا جو یزدان اور اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی اسکی بات سن کر اسکا چہرہ لال ہوا تھا جبکے یزدان گہرا مسکرایا تھا اور اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے پھر اسکے گلابی ہوتے گالوں پہ پھر اسکی لال ہوتی ناک پہ اس سے پہلے کہ وہ اسکی سانسیں روکتا نمل نے اسکو رات کے موڈ میں واپس آتا دیکھ کراس کے لبوں پہ اپنے ہاتھ رکھے تھے...

" پلیز یزدان مجھے بہت بھوک لگی ہے "...

یزدان نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا اور مسکراتے اسکے ہاتھوں پہ بوسا دیتے اسے اپنے قید سے آزاد کیا تھا جبکے نمل مسکراتی ہوئی اپنے واڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی...

ارحم عائزہ کی زندگی بہت خوشگوار ہوگئی تھی اب جبکے سب کچھ ٹھیک ہوگیا تھا تو عائزہ کو اس بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ کتنی غلط تھی ارحم کو لے کر وہ اس سے نفرت کرتی تھی کیونکہ اسکو لگتا تھا یہ بھی باقی مردوں کی طرح ہی ہے جو اپنا مطلب پورا کرکے بیچ راہ میں چھوڑ جاتے ہیں لیکن وہ غلط تھی ارحم تو چاہے جانے کے لائق تھا اسی وجہ سے وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ اپنے تعلقات کتنے خراب کرچکی تھی اس بات کا اسے اندازہ تھا اور وہ اپنے رویے پہ شرمندہ بھی تھی...

ارحم تھکا ہارا آفس سے گھر آیا تھا کمرے میں داخل ہوا تو عائزہ کو اپنا منتظر پایا تھا...

اسلام و علیکم ...

...و علیکم اسلام انتظار کررہی تھی میرا

...ارحم نے گھڑی اتارتے ہوئے کہا تھا جبکے عائزہ نے آگے بڑھ کر اسکا کوٹ اتارا تھا

...گلاس میں پانی بھرتے اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا

...ہاں ویٹ کررہی تھی کافی دیر لگا دی آپنے آج تو

بس یار آج آفس میں کام زیادہ تھا ---

ہمم ...وہ صوفے پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں غرق تھی جب گلاس ٹیبل پہ رکھتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ اسکے انتہائی قریب آکر بیٹھ گیا تھا اور جھٹکے سے اسکی کمر کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا...

..."کیا سوچ رہی ہو جانم "

...اسکی جذبات سے بوجھل ہوتی آؤاز سنکر عائزہ کا دل دھڑکا تھا

ارحم میں ماما پاپا سے ملنا چاہتی ہوں ان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں جذبات میں آکر "
... "میں نے اپنا بھی اور انکا بھی کافی نقصان کرلیا ہے میں شرمندہ ہوں اپنے کیے پہ

...اور پتہ نہیں وہ سب کیسے ہونگے کس حال میں ہونگے

...ڈونٹ وری وہ سب ٹھیک ہیں ان فیکٹ ایک خوشخبری بھی ہے تمہارے لیے

وہ کیا؟؟ عائزہ نے جھٹ سے پوچھا تھا---

...تم پھوپھو بننے والی ہو

...واٹ آر یو سیریس ارحم او مائی گاڈ آئی ایم سو ہیپی ارحم

...وہ خوشی سے ارحم کو گلے سے لگاتی بولی تھی

ویٹ ویٹ بٹ یہ سب آپکو کیسے پتہ اور مجھے کیوں نہیں بتایا یہ پہلے اگر آپ پہلے سے یہ سب جانتے تھے تو...

ایکچولی میری پاپا سے بات ہوتی ہے اب سے نہیں کافی ٹائم سے اور انھوں نے ہی منع کیا تھا کہ تمھیں نا بتاؤں ایسا نا ہو تم مجھے بھی بات کرنے سے منع کردو تمہاری خیریت دریافت کرنے کے لیے فون کر لیا کرتے ہیں اور وہ تم سے ناراض نہیں ہے ٹرسٹ می بس غصہ ہیں تھوڑے اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم ان سے مل کے انکو منالوگی ہے نا...

ارحم نے محبت سے عائزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے کہا تھا جبکے عائزہ کی آنکھیں اسکی اسقدر محبت دیکھ کر نم ہوئیں تھیں...

ارحم میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسا ہمسفر ملا تھینک یو سو مچ کے سوری " فار ایوری تھنگ "...

عائزہ کہتی ہوئی اسکے سینے سے لگی تھی کہ ارحم بس مسکرا ہی سکا تھا...

اچھا آپکو بھوک لگی ہوگی نا ہٹیں میں کھانا لاتی ہوں آپ کے لیے...

عائزہ بولتی جانے لگی تھی کہ اچانک ہی ارحم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا اور کٹی ہوئی ڈالی کی مانند اسکے سینے پہ آن گری تھی...

... " مجھے بھوک تو لگی ہے لیکن کھانے کی نہیں تمہاری "

کہتے اسنے اپنے لب شدت سے عائزہ کے لبوں پہ رکھے تھے اسکے لمس کی شدت کو برداشت نا کرتے ہوئے عائزہ نے گھبراہٹ کا شکار ہوتے مزاحمت کرنا چاہی تھی لیکن اسکی ہر مزاحمت کو توڑتا وہ اسکی سانسوں پہ حکمرانی کرنے لگا تھا...

ارمغلان عائشہ کو لیے گھر آچکا تھا اور ایک دن رکنے کے بعد واپس چلا گیا تھا کیونکے وہ جانتا تھا کہ عائشہ کس قدر اس سے نفرت کرتی ہے وہ کس قدر اذیت میں تھا یہ اسکا اللہ جانتا تھا یہ بات سچ تھی اس سے گناہ ہوا تھا لیکن وہ شرمندہ بھی تو تھا رویا بھی تھا تڑپا بھی تھا پھر کیونکر عائشہ کا دل موم نا ہوپایا تھا اس کے لیے اسنے عائشہ کو ہر فیصلہ لینے کی اجازت دی تھی اب وہ اس پہ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا...

اسنے ساری بات راحیل اور ہاجرہ کو بتادی تھی وہ بھی عائشہ کے حق میں تھے جانتے تھے جس اذیت سے وہ گزری ہے اسکا مداوا کوئی کرہی نہیں سکتا لہذا انھوں نے اسے فل وقت روک لیا تھا کہ ڈیلیوری تک وہ انکے پاس ہی رکے جائے عائشہ کا خیال وہ اپنی ہی بیٹیوں کی طرح رکھتے تھے عائشہ کی آنکھیں ہمیشہ نم ہوجاتی تھیں انکی محبت دیکھ کر...

ساری رات اسکی انگاروں پہ بسر ہوتی تھی دل چاہتا تھا کہ ارمغلان کو معاف کردے کیونکے وہ اسکی آنکھوں میں اپنے لیے شرمندگی اور سچی محبت دیکھ چکی تھی ... لیکن پھر

وہ اذیت جو اسے ارمغلان سے ملی تھی وہ تکلیف جو اسنے اسے دی تھی یاد آجاتی تھی جو چاہ کے بھی اسے کچھ بھی بھولنے نہیں دیتی تھی...

******

عائزہ نے آج اپنے گھر جانا تھا اسی لیے آج الارم لگا کے سوئی تھی جسکی بنا پہ آج اسکی آنکھ جلدی ہی کھل گئی تھی ارحم کو بھی اسنے جلدی جگا کے ناشتہ کرا دیا تھا اور کہا تھا آج اسنے گھر جانا ہے جس پہ ارحم نے یہی کہا تھا کہ وہ صبح اسے ڈراپ کردے گا اور آفس کے تمام کام ختم کر کے جلدی فری ہو کے جلد ہی قریشی ہاؤس پہنچ جائے گا جس پہ عائزہ نے سر کو اثبات میں ہلاتے تیاری شروع کی تھی...

ریڈ کلر کا سمپل فراک پہنے جسکے ساتھ چوڑی دار پاجامہ تھا ساتھ ہی ریڈ کلر کا ڈوپٹہ لیے بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر مسکارے سے بوجھل ہوتیں پلکیں اور

ریڈ بلڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے ہاتھ میں ایک سائیڈ پہ قیمتی گھڑی اور ایک سائیڈ پہ لال رنگ کی چوڑیاں پہنے کانوں اور گلے میں ڈائمنڈ کے ریڈ کلر کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور نفیس سا ہار اور ساتھ ہی ریڈ کلر کی ہیلز پہنے وہ بے تحاشا خوبصورت نظر آرہی تھی ارحم جسنے وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہن رکھی تھی اور شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کلائی پہ قیمتی گھڑی باندھے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ٹھٹک کے رکا تھا عائزہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہوئی تھی کیونکہ وہ آنکھوں میں بے تحاشا دیوانگی لیے اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا....

وہ قدم با قدم آگے بڑھتا اسکے نزدیک پہنچا تھا اور دیوانگی سے اسکی گردن پہ اپنے لب رکھے تھے کہ عائزہ اسکے لمس میں موجود جنونیت محبت دیوانگی محسوس کرتے جی جان سے کانپی تھی...

"کیسی لگ رہی ہوں مم میں "...

اسکی قربت کے زیرِ اثر ہکلاتے پوچھا تھا جبکے اب اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا تھا...

..." اممم گھائل کرنے کا مکمل سامان تیار کر رکھا ہے تمنے تو "

...او ہو بتائیں بھی ارحم

..."پرفیکٹ بالکل ماشاءاللہ بالکل میری لگ رہی ہو"

...عائزہ نے اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑیسے تھے

...ہمم لیکن ایک کمی ہے

...ارحم نے اسکی جانب دیکھا تھا تو عائزہ نے بے ساختہ پلکیں اٹھائیں تھیں

یہ بال دونوں سائیڈ پہ آگے ڈالنے تھے تمہیں گلا ڈیپ ہونے کی وجہ سے گلے کی تمام رعنائیاں صاف نظر آرہی ہیں بٹ انکو دیکھنے کا حق صرف مجھے حاصل ہے صرف ارحم خان انصاری کو " ...

...اسکے لہجے سے چھلکتی محبت دیوانگی جنونیت کو محسوس کرتے وہ سرشار ہوئی تھی

...اور شیشے میں بالوں کو آگے کی طرف کرتی وہ گویا ہوئی تھی

" ہوگیا اب چلیں " ...

..." جی میڈم جیسا آپکا حکم خادم حاضر ہے "

اسکے یوں کہنے پہ عائزہ کھلکھلائی تھی اور اسکا ہاتھ پکڑتے اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئی تھی...

...اسلام و علیکم ماما پاپا

...عائزہ نے ان دونوں کو دیکھتے کہا تھا جو لاؤنج میں بیٹھے کسی موضوع پہ بات کررہے تھے

...وعلیکم اسلام میرا بچہ

ہاجرہ بیگم نے تڑپ کے جواب دیا تھا

عائزہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر گرے تھے

وہ دوڑتی ہوئی ہاجرہ بیگم بیگم کے گلے لگی تھی اور پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی...

عائشہ اور راحیل کی آنکھیں یہ منظر دیکھ کر نم ہوئیں تھیں ...

ڈدد ڈیڈ آئیم سو سوری مم مم میں نے بب بہت غلط سمجھا آپکو میں نے بنا سوچے " سمجھے اتنا بڑا فیصلہ لے لیا لیکن میرا اللہ گواہ ہے کہ یہ فیصلہ لے کر بھی سکون میں نہیں رہی آپ دونوں کی محبت کو ترستی رہی پپ پلیز مجھے معاف کردیں ڈیڈ " ...

وہ انکے قدموں میں بیٹھتی بلکتی ہوئی بول رہی تھی جبکہ راحیل صاحب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا تھا اور یکدم ہی سینے سے لگالیا تھا...

نہیں میرے بچے تمہاری کوئی غلطی نہیں اس سب میں مجھ سے واقعی ہی میں غلطی " ہوئی مجھے تمہاری رائے معلوم کرلینی چاہیئے تھی خود کو قصوروار مت سمجھو میں نے معاف کیا تمھیں "---

نہیں ڈیڈ آپ کا کوئی قصور نہیں اس سب میں بلکہ آپ نے تو میرے لیے بہترین " ہمسفر کا انتخاب کیا بس اپنی نادانیوں اور ضد کی وجہ سے مجھے اس چیز کا احساس ہونے ... " میں دیر ہوگئی

...اچھا بس چھوڑو یہ باتیں آؤ بیٹھو

راحیل نے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتے کہا تھا جبھی عائزہ کی نظر عائشہ پہ پڑی ...تھی جو سر سے لیکر پاؤں تک حسن کا پیکر تھی

آآپ عائشہ بھابھی ہیں نا؟؟

...عائزہ نے اسکی جانب دیکھتے پوچھا تھا

...جس پہ عائشہ نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ عائزہ یکدم ہی اسکے گلے جا لگی تھی

... " تھینک یو سو مچ بھابھی مجھے پھپو بنانے کے لیے آپ کتنی کیوٹ ہیں "

عائزہ نے اسکے گال کھینچتے پیار سے کہا تھا کہ عائشہ اسکی محبت پہ بس مسکرا ہی سکی تھی...

... "آپ بھی بہت اچھی ہو پیاری "

عائشہ نے اسکے ہاتھوں کو پکڑ کے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا کہ عائزہ بھی مسکرانے لگی تھی...

بیٹا ارحم کے ساتھ خوش ہو نا تم "؟؟"

صوفے پہ بیٹھتے راحیل صاحب نے پوچھا تھا...

جی ڈیڈ بہت لکی ہوں میں اس معاملے میں بھی ارحم بہت اچھے ہیں بہت خیال " رکھتے ہیں میرا خوش ہیں انکے ساتھ بہت "...

" موم ڈیڈ ارمغلان بھائی کیسے ہیں اور کہاں ہیں وہ دیکھائی نہیں دے رہے "...

عائزہ کے پوچھنے پہ عائشہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑلیا تھا...

بیٹا تمھیں تو اسکے کام کا اندازہ ہے نا آرمی میں وکیشنز ملنا مشکل ہے "--- "

ہاجرہ بیگم نے کہا تھا ---

... " ہمم "

...اور نمل کیسی ہے خوش ہے یزدان کے ساتھ ماشاءاللہ اب تو وزیراعظم کی بیوی ہے

...عائزہ نے مسکراتے کہا تھا جبکے عائشہ بھی مسکرائی تھی

ہاں ماشاءاللہ خوش ہے وہ بھی تمہاری طرح فون آتا رہتا ہے اسکا بھی پوچھتی رہتی ہے "
... "تمہارا

اچھا زی بیٹا تم جلدی سے فریش ہوجاؤ پھر تمہاری پسند کا کھانا بنایا ہے میں نے اپنے "
... " ہاتھوں سے مل کر کھاتے ہیں

اور پھر سبنے ملکر کھانا کھایا تھا اور ایک خوبصورت شام ساتھ گزارتے عائزہ ارحم کے ساتھ
...ہمراہ واپس ہنسی خوشی لوٹ چکی تھی

...نمل کب سے یزدان کے آنے کا ویٹ کررہی تھی جو آکے ہی نہیں دے رہا تھا

نمل نے ڈنر میں یزدان کی پسند کی ہر ایک چیز بنائی تھی جس میں بریانی، کوفتے، اور کھیر
...جیسے لذید پکوان شامل تھے

ابھی وہ پریشانی کے عالم میں بیٹھی یزدان کا انتظار کرہی رہی تھی جبھی وہ سامنے سے آتا ہوا دیکھائی دیا تھا...

وائیٹ شرٹ پہ گرے کلر کی پینٹ پہنے شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کیے وائیٹ کلر کا ہی کوٹ بازو پہ ڈالے وہ تھکا ہارا سا کمرے میں داخل ہوا تھا کہ نمل اس کی آہٹ کو محسوس کرتے اسکی جانب پلٹی تھی...

وائیٹ کلر کی شارٹ شرٹ پہنے ساتھ ہی وائیٹ کلر کا پلازو پہنے وائیٹ کلر کا جالی دار دوپٹہ اوڑھے کانوں میں وائیٹ گولڈ کی بالیاں ڈالے آنکھوں میں کاجل کی ایک لکیر ہونٹوں پہ لال رنگ کی لپ اسٹک اور ساتھ ہی وائیٹ کلر کے کھسے پہنے وہ بےپناہ خوبصورت لگ رہی تھی ...

یزدان اسکو دیکھتے بے خود سا ہوا تھا اور آنکھوں میں خماری در آئی تھی...

...نمل اسکے قریب پہنچتی اسکے ہاتھ سے کوٹ لیتی پانی کا گلاس اسے پکڑاتے گویا ہوئی تھی

... "کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں "

... "آں ہاں تھکا ہوا تھا اب نہیں کیونکے تمھیں دیکھنے کے بعد تمام تھکن اتر گئی "

...اسکے یوں کہنے پہ نمل بلش کرگئی تھی

... " او تو مسز لاشاری بھی بلش کرتی ہیں "

...اسکے یوں کہنے پہ نمل مسکرائی تھی جبکے اسکی مسکراہٹ دیکھتے یزدان بھی مسکرادیا تھا

اچھا چلیں اب شاور لے لیں آپ کیونکے کھانا سب آپکی پسند کا بنا ہے اور مجھے بھی "
... " بھوک لگ رہی ہے آپکے چکر میں میں نے بھی نہیں کھایا

اچھا کیا کھانا تمنے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے "؟"

جی جی بالکل میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اب جلدی کریں آپکی بلیک کلر کی "
... " شرٹ اور ٹراؤزر آپکا ہینگ کر کے رکھا ہے

نمل کہتی جانے لگی تھی جبھی اسکی کلائی یزدان کی گرفت میں آگئی اور اسی کلائی کو جھٹکا
...دیتے وہ اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا

... " چھوڑیں یزدان آل ریڈی لیٹ ہورہے ہیں ہم "

...نمل نے لال چہرہ لیے کہا تھا

... " نہیں پلیز کچھ پل اب اتنا سجی ہو میرے لیے تو تعریف تو کرلینے دو "

...وہ اسکی گردن میں منہ دیئے جا بجا اپنا دہکتا لمس چھوڑتا اسے شرمانے پہ مجبور کررہا تھا

بامشکل خود کو آزاد کراتے وہ لڑکھڑاتی ہوئی نیچے کی جانب بھاگی تھی جبکہ یزدان اسکے بھاگنے پہ قہقہہ لگائے بنا نا رہ سکا تھا...

...کھانے سے فراغت حاصل کرتے یزدان اوپر اپنے روم کی جانب چل دیا تھا

... نمل اسکے لیے کافی بناتے اوپر ہی چلی آئی تھی

اسنے کمرے میں نگاہ دوڑائی تو کہیں نا دیکھائی دیا یکایک اسکی نظر ٹیریس پہ پڑی جہاں وہ اسکی جانب پشت کیے کھڑا تھا...

کافی ٹیبل پہ رکھتے وہ اس سے کچھ فاصلے پہ آکھڑئی ہوئی تھی...

"کافی لائی ہوں آپکے لیے "...

نمل نے اپنی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑیستے کہا تھا جو ہوا کے دوش پہ اڑتے دلفریب منظر پیش کررہی تھیں...

وہ اپنی جگہ سے ہٹتا اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا اور اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا...

مجھے کافی وقت سے پیاس لگی ہے لیکن نا ہی پانی کی نا ہی کافی کی تمہارے رسیلے " ہونٹوں کی جو مجھے پاگل کرنے کا تمام ہنر اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں "...

اسکی کئی گئی بے باک بات پہ وہ سٹپٹائی تھی جبکہ چہرے پہ حیا کے کئی رنگ در آئے تھے...

اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی اور کوئی مزاحمت کرتی یزدان اسکا رخ اپنی جانب موڑتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکے ہونٹوں پہ جھک چکا تھا...

اسکے لمس میں محبت شدت دیوانگی اور جنونیت محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی تھی اور مزاحمت کرتے اسنے یزدان کے کندھوں پہ دباؤ ڈالا تھا لیکن یزدان اسکے ہونٹوں کا جام پینے میں اسقدر مگن تھا کہ وہ نمل کی اکھڑتی سانسوں کو محسوس ہی نا کرسکا تھا نمل کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوچکے تھے کہ نمل نے بے جان وجود لیے ایک دفعہ ہمت کرتے

یزدان کے ہونٹوں پہ کاٹا تھا کہ یزدان یکدم ہی تکلیف محسوس کرتے پیچھے ہٹا تھا اور نمل کا آنسوؤں سے تر اور غصے سے لال چہرہ دیکھتا اپنی نادانی پہ شرمندہ ہوا تھا...

" ہٹیں آپ یزدان آپ درندے ہیں پورے مرجانا تھا میں نے ابھی "...

وہ غصے سے کہتی کمرے کی جانب بڑھی تھی کہ یزدان نے اسکی بازو سے پکڑتے اسے نزدیک کھینچ لیا تھا...

" آئیم سو سوری جان پتہ نہیں کونسا نشہ ہوجاتا تمہاری قربت میں پتہ ہی نہیں چلتا مجھے بن پیے بہکنے لگتا ہوں "...

اسکا مطلب آپ اب بھی اس حرام چیز کو منہ لگاتے ہیں ؟؟؟

...نمل نے غصہ لیے آنکھوں میں پوچھا تھا جبکے یزدان نے لبوں تلے زبان دبائی تھی

... " ارے نہیں یار مذاق کررہا تھا وہ جب تمہاری قربت میسر نہیں ہوتی تب کبھی کبھار "

واٹ یزدان میں نے منع کیا تھا کہ آپ اس حرام چیز کو منہ نہیں لگائیں گے لیکن " میری بات کی کوئی اہمیت نہیں آپکی نظر میں تو ٹھیک ہے اب سے اسی کو ہی منہ ... " لگائیے گا خبردار جو میرے پاس بھی آئے تو آپ

یزدان اسکی بات پہ آگ بگولا ہوا تھا کیونکے اسے نمل سے دوری کسی صورت قطعاً گوارا نہیں تھی اس سے پہلے نمل کمرے سے نکلتی وہ اسے اٹھا کے کندھے پہ ڈالتے بیڈ پہ ...پہنچ گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اترتی وہ اسپر مکمل حاوی ہوچکا تھا

" منہ تو تمھیں ہی لگاؤں گا میری جان اور آج جسطرح سے لگاؤں گا یقین جانو پناہ مانگو گی "

...

کہتے یزدان نمل کی ہر مزاحمت کو توڑتا اسکے وجود میں گم ہوتا چلا گیا تھا...

یزدان کی صبح آنکھ کھلی تو نمل اپنی جگہ موجود، نہیں تھی جسکا صاف مطلب تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے یزدان نے لب بھینچتے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی اور شاور لینے کی غرض سے وہ اٹھا تھا اور اپنا ہینگ ہوا سوٹ نکالتے واشروم میں جابند ہوا تھا...

یزدان شاور لے کر سیدھا کیچن میں چلا آیا تھا جانتا تھا کہ نمل ناشتہ خود بنارہی ہوگی کیونکے نمل کی عادت تھی کہ یزدان اور اپنے لیے وہ تینوں ٹائم کا کھانا وہ خود بناتی تھی حالانکہ گھر میں نوکروں کی لائن لگی تھی اور یزدان بھی اسے منع کرتا رہتا تھا لیکن اسکے مطابق اسے یزدان کا ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا پسند تھا...

وہ کیچن کے دروازے سے ٹیک لگائے اسے کام میں مگن دیکھ رہا تھا جو اب چائے، جوس تیار کر کے ایک سائیڈ رکھتی اور بریڈ کو گرم کر کے پلیٹ میں سجاتی پین میں آئل ڈال کے انڈا فرائی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی...

پرپل کلر کا سادہ سا فراک اور ساتھ ہی اسکا ہم رنگ تنگ پاجامہ پہنے ڈوپٹے سے بے نیاز اسکا دل دھڑکا گئی تھی اسکی فرنٹ اور بیک کا گلا کافی ڈیپ تھا ایسے کپڑے وہ گھر میں اور یزدان کے سامنے پہن لیتی تھی کیونکہ یزدان کے گھر میں زیادہ تر فی میل میڈز ہی تھیں اور ایسا تب سے ہوا تھا جب سے نمل اس کی زندگی میں آئی تھی

یزدان نمل کے معاملے میں بہت حساس تھا وہ کسی غیر کی نظر اسپر برداشت نہیں کرسکتا تھا لہذا اسنے تمام میل سٹاف کو چھٹی دے کر فی میل میڈز کو ہائر کرلیا تھا...

بالوں کا اونچا جوڑا بنائے جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر اسکے چہرے پہ بار بار آرہی تھیں جسکی وجہ سے وہ خفگی سے انھیں بار بار ہٹاتی الجھی ہوئی سی لگ رہی تھی یزدان کی آنکھوں میں پھر سے خماری چھانے لگی تھی وہ اسکی زندگی بن چکی تھی اسکے بنا اب یزدان لاشاری کو سانس لینا محال لگنے لگا تھا وہ بھاری قدم اٹھاتا اسکی پشت پہ آن کھڑا ہوا تھا اور اسکی لٹوں کو اسکے کان کے پیچھے اڑسا تھا...

اپنی دودھیا گردن پہ اسکی پرتپش سانسوں کو محسوس کرتے اسکے ہاتھ لڑکھڑائے تھے رات اسکی جنونی قربت جس میں ماسوائے شدت دیوانگی محبت جنونیت کے کچھ نا تھا سوچتے وہ سر تا پاؤں لال ہوئی تھی...

اسکی گھبراہٹ کو محسوس کرتے یزدان سرشار ہوتا مسکرایا تھا...

... " پی یز یزدان آپ جاکر بیٹھیں ٹیبل پہ ناشتہ لگواتی ہوں میں "

..." ہمم ٹھیک ہے جلدی آنا سرپرائز ہے ایک تمہارے لیے "

یزدان نے کہتے اپنے سلگتے لب نمل کی گردن پہ رکھے تھے کہ نمل اسکے لمس کو محسوس کرتے آنکھیں موند گئی تھی...

ناشتہ ٹیبل پہ لگ چکا تھا دونوں ناشتہ سے فارغ ہوئے تھے اور اب نمل وہاں سے اٹھنے کی تیاریوں میں تھی جبھی یزدان نے اسے کلائی سے پکڑ کے اپنی گود میں بیٹھالیا تھا جبکے نمل ملازموں کی موجودگی محسوس کرتے سٹپٹائی تھی...

..."آپ تو ہیں ہی بے شرم لیکن مجھ میں حیا باقی ہے نیچے اتاریں مجھے "

جبکے یزدان اسکی جانب دیکھتے مسکراتے نفی میں سرہلا گیا تھا جس پہ نمل تلملا کے رہ گئی تھی وہ اپنی من مانی کرنے والا شخص تھا...

تمھیں کہا تھا سرپرائز ہے ایک تمہارے لیے سنو گی نہیں کیا "؟؟"

کیسا سرپرائز "؟"

نمل نے آنکھیں گھماتے پوچھا تھا جبکے یزدان اسکی اس ادا پہ مسکرا کے رہ گیا تھا...

آج شام تیار رہنا تمہارے گھر چلیں گے "---"

اور نمل کو لگا کہ اسنے غلط سنا ہے اسے اپنی سماعتوں پہ یقین نا آیا تھا...

کیا کہا آپنے کہ آپ اور میں میرے گھر جائیں گے "؟؟"

ہاں آئی نو تم حیران ہورہی ہو کہ یہ کایا کیسے پلٹ گئی لیکن تمنے سنا ہوگا جس سے " محبت ہو اس سے جڑے تمام رشتوں سے بھی محبت ہوجاتی ہے انسیت ہوجاتی ہے ویسے بھی مجھے لگتا ہے میں غلط تھا مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا یہ سب جو مجھ سے نادانی ... " میں ہوگیا شرمندہ ہوں میں

یزدان نے گہرا سانس بھرتے نمل کی جانب دیکھا تھا جو حیران پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی یہ وہ شخص تھا جو دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پہ رکھتا تھا اپنی منوانا جانتا تھا اسکے دشمن اس سے خوف کھاتے تھے اور آج وہ اس چھوٹی سی سرپھری لڑکی جو اسکی دیوانی تھی کے آگے جھک چکا تھا اور پھر محبت تو اپنا آپ منوا کر رہتی ہے نمل نے آج اسی یزدان لاشاری کو پالیا تھا جسکو اسنے ہمیشہ سے چاہا تھا وہ اپنے رب کی شکرگزار تھی تشکر کے

مارے اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں جبکے یزدان نے اسکے آنسو اپنے لبوں سے چن لیے تھے...

اور شراب کا کیا وہ تو آپ اب بھی پیتے ہیں "؟"

..." ہمم اسکا حل بھی ہے میرے پاس "

کیسا حل "؟"

...نمل نے پوچھا تھا

..." اگر چوبیس گھنٹے تمہاری قربت میسر ہو تو کون کافر اس حرام شے کو منہ لگائے "

...یزدان نے کہتے نمل کی کان کی لو کو دیوانگی سے چوما تھا

...جبکے نمل کھکھلائی تھی

... " اچھا اچھا اب باتیں بنانا بند کریں اور آفس جائیں شام کو پھر جلدی آنا بھی ہے "

...نمل کہتی اسکے گود سے اُٹھی تھی

اوکے باس "---"

وہ اپنے سر کو اسکے سامنے خم کرتے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا جبکے نمل مسکراتے ہوتے اسکو جاتا ہوا دیکھنے لگی تھی...

شام کے چھے بج چکے تھے اور یزدان بھی بس آنے ہی والا تھا جبکے نمل ابھی تک تیار نا ہوئی تھی اکثر اوقات وہ جب بھی فارغ ہوتی تلاوت کرتی رہتی تھی یا پھر تسبیح پڑھتی رہتی ابھی بھی جب وہ تلاوت کرکے فارغ ہوئی تو ٹائم دیکھ کر لبوں تلے زبان دبائی کیونکے آدھے گھنٹے میں یزدان نے آجانا تھا اور سات بجے انھوں نے نکلنا تھا لہذا وہ قرآنِ مجید کو چوم کر شلف میں رکھتی فورا سے واڈروب کی جانب بڑھی تھی اور سلور کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک نکالتے جسکے نیچے اسکے ہم رنگ چوڑی دار پاجامہ تھا لیتے شاور لینے کی غرض سے واشروم کی جانب بڑھ گئی پندرہ منٹ کے بعد جب وہ باہر آئی تب تک یزدان بھی آچکا تھا کیونکے گاڑی نیچے پورچ میں ہی کھڑی تھی اور وہ بیڈ پہ بیٹھا اب محبت بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا...

یزدان آپ کے کپڑے میں نے نکال دیئے ہیں جائیں جاکے شاور لے لیں جب تک " ... " میں بھی تیار ہوجاؤنگی

...نمل نے ڈرائیر کی مدد سے بال سکھاتے اسے کہا تھا

جبکے یزدان سر کو اثبات میں ہلاتے اٹھا تھا لیکن کچھ یاد آتے وہ واپس کی جانب مڑا تھا
...اور آگے بڑھ کر نمل کے گال چوم لیے تھے جسکی بنا پہ نمل سرخ ہوئی تھی

... " زیادہ میک اپ مت کرنا تم سادگی میں بھی غضب ڈھاتی ہو "

نمل کے کان میں سرگوشی کرتے تیزی سے اسکی کان کی لو کو چومتے وہ واشروم کی جانب
...بڑھ گیا تھا جبکے نمل کے چہرے پہ ایک شرمیلی مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا

بال سکھاتے انھیں کنگی کرکے یونہی کھلا چھوڑتے اب اسنے آنکھوں میں کاجل ڈالا تھا اور
پلکوں کو مسکارے سے بوجھل کرتے ہونٹوں پہ نیچرل پنک کلر لی لپ اسٹک لگالی تھی
کانوں میں سلور کلر سے ہی آویزے ڈالتے ایک ہاتھ میں قیمتی گھڑی پہنے جبکے دوسرے

ہاتھ میں سلور کلر کی ہی چند چوڑیاں پہنتے اسنے خود پہ پرفیوم چھڑکا تھا اور پھر ڈوپٹے کو گلے میں ڈالتی سلور کلر کی ہی ہیلز پہنتے تنقیدی نگاہوں سے خود کا جائزہ لیا تھا اپنا کلچ پکڑتی وہ یزدان کا ویٹ کررہی تھی...

ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھی اسکا انتظار کررہی تھی جبکے وہ فریش سا نکھرا نکھرا سا باہر آیا تھا اسکے وجی اور خوبصورت چہرے کو دیکھتے اسنے دل میں بے ساختہ ماشاءاللہ کہا تھا...

سلور کلر کے ہی قمیض شلوار میں ملبوس وہ اسکے دل دھڑکانے کا سبب بنا تھا...

بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کرتے اسنے قیمتی گھڑی کلائی پہ بندھی تھی اور اسکی جانب مڑا تھا اور پھر پلکیں جھپکانا بھول گیا تھا وہ قاتل حسینہ اسکے دل کا چین و قرار لوٹ گئی تھی...

اسکو انگلی کے اشارے سے اپنی جانب بلاتا وہ اسے کنفیوز کر گیا تھا جبکے آنکھوں میں خماری اتری تھی ...

سلور کلر کا کوٹ لیتی وہ اسکی جانب بڑھی تھی اور اسے پہناتے وہ اسکے سامنے آئی تھی اسکی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا جھٹکا دیتے وہ اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا اور اسکے ہونٹوں پہ جھکنے ہی لگا تھا کہ کب سے وہ خود پہ ضبط کر رہا تھا ...

" نہیں پلیز یزدان میری لپ اسٹک خراب ہو جائے گی " ...

وہ اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتی خفگی بھرے انداز میں بولی تھی جبکے اسکی بات سنتے وہ مسکرایا تھا اور اسکے ماتھے پہ لب رکھتے اسکا ہاتھ پکڑتے نیچے کی جانب بڑھ گیا تھا ...

وہ لوگ جب پہنچے تو ارحم عائزہ ارمغلان عائشہ اور راحیل ہاجرہ سب وہی موجود تھے ...

...اسلام و علیکم ڈیڈ

نمل کی آواز سن وہ سب پلٹے تھے اور نمل یزدان کو یوں ساتھ دیکھتے سب کے دلوں میں سکون کی ایک لہر سرائیت کر گئی تھی جبکہ یزدان کے گھر آنے پہ راحیل صاحب حیران بھی ہوئے تھے...

... " و علیکم اسلام "

...آؤ بیٹا آؤ

...وہ سبھی انکے استقبال میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے

وہ قدم با قدم چلتی سب سے گلے ملی تھی ان دونوں کو یوں خوش دیکھ کر سب بہت خوش ہوئے تھے...

" بیٹا تم لوگوں نے آنا تھا اور بتایا بھی نہیں " ...

ہاجرہ بیگم نے کہا تھا...

" وہ دراصل ماما یزدان سبکو سرپرائز دینا چاہتے تھے اس لیے " ...

نمل کی بات پہ سبھی مسکرائے تھے...

عائزہ بلیو ڈریس جبکے عائشہ گرین ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھیں...

...کھانے سے فراغت حاصل کرتے چائے کا دورہ چلا تھا

... " انکل دراصل میں کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ سے "

یزدان نے خاموشی کو توڑتے کہا تھا ڈرائینگ روم میں موجود سبھی افراد اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے...

انکل دراصل میں اپنے کیے گئے ہر عمل کی آپ سے معافی مانگتا ہوں میں جانتا ہوں " میں نے بہت برا کیا آپ سب کے ساتھ لیکن اس وقت میں کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حالت میں نہیں تھا لیکن گزرتے وقت کے ساتھ احساس ہوا کہ میں بہت غلط تھا آپ ... " ٹھیک تھے آپ بڑے ہیں میرے میرے ڈیڈ کی جگہ ہیں پلیز مجھے معاف کردیں

...یزدان اٹھ کے انکے قدموں میں بیٹھا سر جھکائے شرمندہ دیکھائی دے رہا تھا

سبھی اس خوشگوار تبدیلی پہ حیران تھے جبکہ نمل نم آنکھوں سے مسکراتی راحیل کی جانب دیکھ رہی تھی...

"نہیں بیٹا اٹھو تمھیں معافی مانگنے کی قطعاً ضرورت نہیں تم میرے بیٹوں کی طرح ہو اور رہی بات معافی کی تو تمھیں اپنی غلطی پہ پچھتاوا ہے تم شرمندہ ہو میرے لیے یہی کافی ہے اور اگر پھر بھی اس سے تمہارے دل کو سکون ملتا ہے اطمینان ملتا ہے تو میں نے تمھیں معاف کیا بس ایک گزارش ہے میری بیٹی کو یونہی پیار کرنا یونہی خیال رکھنا اسکا ساتھ یونہی دینا "...

ان کی باتوں پہ یزدان کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں اور وہ اٹھتے ہوئے ان کے گلے جا لگا تھا...ڈرائینگ روم میں موجود سبھی افراد کی خوشی دوبالا ہو گئی تھی

...نمل نے دل ہی دل میں اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا جسنے اسے یہ دن دیکھایا تھا

چائے سے فراغت حاصل کرتے سبھی خوش گپیوں میں مصروف تھے جبھی ہاجرہ بیگم گویا ...ہوئیں تھیں

... " نمل یزدان بیٹے کو گھر نہیں دیکھاؤ گی اپنا "

... " جی ماما میں لے جاتی ہوں آئیں یزدان "

...جبکے یزدان مسکراتا ہوا اسکے ساتھ اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا

ابھی نمل یزدان کو باقی کمرے دیکھا کے اپنے کمرے میں لائی ہی تھی جبھی اچانک اسکی ...سیل ٹون بجی تھی

" اوپس یزدان آپ دیکھیں یہ میرا روم ہے میں زرا کال اٹینڈ کر کے آئی " ...

یزدان نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا جبکے نمل کمرے سے نکلی تھی...

پورے کمرے کا جائزہ لیے وہ تھوڑا سا آگے بڑھا تھا کہ یکایک اسے ایک چھوٹا سا روم مزید نظر آیا تھا یزدان کو اب تجسس ہوچلا تھا کہ آخر یہاں کیا ہے ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑا تھا کہ اندر جائے یا نا جائے عائزہ جو واشروم سے واپس آرہی تھی یزدان کو ایسا کھڑا دیکھ چونکی تھی...

یزدان بھائی نمل کہاں گئی "؟"

عائزہ نے پوچھا تو وہ گویا ہوا...

..." وہ اسکی کال آگئی تھی وہی اٹینڈ کرنے گئی تھی "

...اچھا

...وہ کہتی مڑی تھی جبھی یزدان نے اسے پکارا تھا

عائزہ یہاں اس روم میں کیا ہے "؟؟"

..."آپ نے نہیں دیکھا"

...عائزہ نے پوچھا تو اسنے نفی میں سر کو ہلایا تھا

..."آجائیں آپ کو دیکھاتی ہوں"

...وہ اس لیے روم میں داخل ہوئی جو فل وائیٹ تھا جگہ جگہ پینٹنگز موجود تھیں

سبھی پینٹنگز کو دیکھتے یزدان نے یہ مانا تھا کہ وہ بے تحاشا خوبصورت ہیں لیے لیکن ایک پینٹنگ کو الٹا پڑا دیکھ وہ حیران ہوا تھا...

عائزہ یہ پینٹنگز کس نے بنائیں ہیں اور یہ پینٹنگ الٹی کیوں پڑی ہے "؟؟"

یہ سب پینٹنگز نمل نے بنائیں ہیں آرٹسٹ ہے وہ پوری اور یہ بھی اسی نے بنائی ہے "آپ خود جا کے دیکھ لیں کہ کیوں الٹی پڑی ہے...

یزدان حیران ہوتا آگے بڑھا تھا اور اس پینٹنگ کو اٹھا کے سیدھا کیا تھا سیدھا کرتے " ... " جب اسنے اپنا چہرہ اس پہ دیکھا تو وہ اپنی جگہ سے ہل نا سکا تھا

دماغ میں مختلف قسم کے خیالات آرہے تھے دل میں ایک خوشی کی لہر بھی دوڑی تھی لیکن حیرانگی اب بھی جوں کی توں قائم تھی...

اسکی آنکھوں سے چھلکتی خوشی دیکھ عائزہ مسکرائی تھی...

... " عائزہ یہ سب کیا ہے میرا مطلب یہ میری پینٹنگ نمل نے کیوں بنائی "

آپ نہیں جانتے یزدان بھائی "---؟ "

عائزہ نے پہلے پہل حیرانگی سے پوچھا تھا جبکے یزدان نفی میں سرہلا کے رہ گیا تھا...

" یزدان بھائی نمل سترہ سال کی عمر سے آپ سے محبت کرتی ہے وہ آپکو دیکھ دیکھ کے جیتی آئی ہے اب تک آپکی ایک جھلک ٹی وی پہ دیکھنے کے لیے وہ تمام کام چھوڑ دیتی تھی چاہے کتنا ضروری ہی کام نا ہو اور آپکی آواز سننے کو ترستی تھی وہ آپ نہیں جانتے میری بہن نے کس قدر ٹوٹ کے چاہا ہے آپکو کمرے میں بھی ہر جگہ پہلے آپکی فوٹوز تھیں اور یہ پینٹنگ بھی اسی نے بنائی ہے آپ جانتے ہیں میں اکثر اوقات اسے کہتی تھی کہ آپ کو بھول جائے وہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے لیکن وہ ہمیشہ مجھ سے یہی کہتی تھی کہ اسے اللہ پہ یقین ہے کبھی نا کبھی تو آپ اسے ملیں گے آپ بہت خوش قسمت ہیں بھائی میری بہن کی محبت کی گواہی میں خود دیتی ہوں ... "

عائزہ کی باتیں سنکر یزدان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے بس اسکا روم روم اسکے رب کے حضور شکرگزار تھا...

... " تھینک یو سو مچ عائزہ تھینکس آلاٹ "

" Thank You so Much Ayeza Thanks A lot " !

...وہ کہتے ہوئے تیزی سے کمرے سے نکلا تھا جبکے عائزہ نم آنکھوں سے مسکرادی تھی

یزدان جب سے گھر واپس لوٹا تھا اسکی خوشی
کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کتنا سکون بخش احساس تھا کہ وہ پور پور اسکی ہے بچپن سے
اسکے دل و دماغ میں صرف وہی بستا ہے ابھی وہ اسی اثنا میں بیڈ پہ بیٹھا تھا کہ نمل
نائیٹ ڈریس میں ملبوس واڈروب سے نکلتی اسکی جانب ہی چلی آرہی تھی---

کیا ہوا یزدان آپ کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں "؟ "

نمل اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی کہ یکدم ہی یزدان نے اسکی کلائی کو گرفت میں لیتے اسے کھینچ کے پاس بیٹھا لیا تھا اور اسکے چہرے کو بے تحاشہ چومنے لگا کہ نمل یکدم ہی اس اچانک ہوئی افتاد پہ حیران ہوئی تھی...

نمل تم اتنی اچھی کیوں ہو "؟"

یزدان نے اس کی آنکھوں میں براہِ راست دیکھتے کہا کہ نمل کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ در آئی تھی...

..." کیوں کے آپ میرے ہیں اس لیے "

نمل نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بےپناہ آنکھوں میں محبت سموئے کہا تھا...

کہ اچانک ہی یزدان کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی...

مجھے معاف کردو نمل میں گناہ گار ہوں تمہارا میں کس قدر گھٹیا انسان ہوں اپنی ہی محبت کی دھجیاں اڑا دی میں نے اپنے ہاتھوں سے سب ختم کرنے چلا تھا پلیز مجھے معاف کردو "... "

یزدان نے نمل کے سامنے ہاتھ جوڑنے چاہے تھے لیکن نمل نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑتے اسپر اپنے لب رکھے تھے...

آپ کو معافی کی قطعی ضرورت نہیں کیونکے جو کچھ بھی ہوا وہ میری قسمت میں لکھا تھا" ہمیں اسی طرح ملنا تھا ہماری کہانی کی شروعات اسی طرح ہونی تھی لیکن مجھے خوشی ہے ... "کہ آپکو آپکی غلطی کا احساس ہوچکا ہے اور میرے لیے یہی کافی ہے

ایک بات پوچھوں تم سے "؟"

...یزدان نے آنکھوں میں دیوانگی سموئے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا

... " پوچھیں "

... "کب سے چاہتی ہو مجھے

... یزدان کے استفسار کرنے پہ نمل کی پلکیں پل بھر کو لرزی تھیں

..." مم می میں وہ می میں "

نمل کے لڑکھڑاتے لہجے کو محسوس کرتے یزدان کے چہرے پہ ایک گہری مسکراہٹ چھائی تھی...

تم مجھے سترہ سال کی عمر سے چاہتی ہو ہے نا "؟؟"

...یزدان کے یوں کہنے پہ نمل نے جھٹکے سے سر اٹھا کے اس کی جانب دیکھا تھا

ی یہ سس سب آپکو کک کس نے بب بتایا "؟"

...نمل نے لڑکھڑاتے لہجے میں اٹک اٹک کے آنکھوں میں حیرانگی لیے پوچھا تھا

وہ سب تم چھوڑو جو پوچھا اسکا جواب دو کیا یہ سچ ہے "؟؟"

یزدان کے پوچھنے پہ نمل نے معصوم شکل بنائے نچلا ہونٹ باہر نکالے سر کو اثبات میں ہلایا تھا کہ یزدان کو اس کی اس ادا پہ ٹوٹ کے پیار آیا تھا...

تو تمنے مجھے بتایا کیوں نہیں پاگل اپنی بے پناہ دیوانگی اپنی محبت اپنے عشق کا ذکر تک نہیں کیا مجھسے "؟؟"

" ڈرتی تھی میں کہیں آپ ٹھکرا نا دیں مجھے میری محبت کو وہ محبت جو میں نے آپ سے تب سے کی جب سے میں خود ہوں اور پھر جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا مجھے لگتا تھا کہ آپ نے مجھ سے نکاح محض بدلہ لینے کے لیے کیا ہے میری آپ کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے میں بس ایک کٹھ پتلی ہوں جسے آپ جیسے چاہیں گے ویسے اپنے اشاروں پہ

نچوا لیں گے لیکن اب لگتا ہے میں غلط تھی مجھے آپکو بتانا چاہیے تھا آپکو اعتماد میں لینا چاہیئے تھا "...

نمل ایک گہرا سانس بھر کے بولی...

"نمل تم جانتی ہو تم خود سراپا محبت ہو تمہارے بنا بتائے بھی یزدان لاشاری کو تم اپنا اسیر بنا چکی ہو پور پور تمہاری محبت میں ڈوب چکا ہوں اتنا دیوانہ کردیا ہے تمنے کہ مجھ میں نہیں تم ہو میری سانسوں کی ضمانت ہو تم میری ہر سانس پہ صرف تمہارا حق ہے میں اپنی جنونیت اپنی دیوانگی اپنی محبت کو لفظوں کی صورت میں ڈھالنا چاہوں تو الفاظ کم پڑ جائیں "...

یزدان کے اظہارِ محبت کو سنکر نمل کی آنکھیں مارے تشکر کے بھیگ چکی تھیں کیا چاہتی تھی وہ کہ جسطرح اسنے یزدان کو دیوانوں کی طرح چاہا اسی طرح وہ بھی اسے چاہے اور آج یزدان کے منہ سے اپنے لیے اتنا خوبصورت اظہار سنکر اسکی مراد برآئی تھی...

"کہاں جارہی ہو نمل"؟...

نمل کو اٹھتا دیکھ یزدان نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا...

" شکرانے کے نفل ادا کرنے جارہی ہوں"...

"کیا میں بھی نماز پڑھ لوں تمہارے ساتھ "؟

" نمل کے دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑی تھی "---

کیوں نہیں یزدان اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہوگی "۔۔۔"

..." لیکن ایک مسلہ ہے "

...کیسا مسلہ "؟"

...نمل نے نا سمجھی سے پوچھا

مجھے نماز پڑھنی نہیں آتی طریقہ نہیں آتا بچپن میں ایک دفعہ ڈیڈ کے ساتھ مسجد جا کے "
..." پڑھی تھی

...یزدان شرمندگی لہجے میں لیے بولا تھا

" تو کیا ہوا یزدان آپکو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں سیکھاؤں گی نا نماز آپ کو
بس جیسے میں پڑھوں گی آپنے بھی ویسے پڑھنا ہے ٹھیک ہے " ...

نمل کی بات سنتے یزدان نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا...

دونوں نے ملکر نماز ادا کی تھی نمل کی آنکھوں میں تو تشکر کے مارے آنسو آگئے تھے جبکہ یزدان کی آنکھوں میں آنسو آنے کا سبب اسکی غفلت تھی جانے کتنے ہی گناہ کیے تھے اسنے کیسے اپنے اللہ سے معافی مانگے گا یہی سوچ کر اسکے کئی آنسو نکلے تھے...

★★★

نمل نے جب اس کے چہرے کیجانب دیکھا تو پریشان ہوئی تھی...

کیا ہوا یزدان رو کیوں رہے ہیں "؟"

نمل نجانے کتنا گناہگار ہوں میں کتنا ہی خودغرض ہوں ہم انسان غم میں تو اللہ کو یاد" کرتے ہیں لیکن خوشی میں بھول جاتے ہیں اور میں تو اتنا گناہ گار ہوں کتنوں کا دل دکھایا ہے نجانے کتنی ہی نا انصافیاں کیں ہیں پتہ نہیں اللہ میری توبہ قبول کرے گا بھی کہ نہیں " ...

یزدان کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں کیا فرمایا ہے "؟"

اے ایمان والو اللہ پاک سے سچی پکی توبہ کرلو امید ہے تمہارا رب تمہاری خطاؤں کو " معاف کردے گا اور جنت میں داخل کردے گا " ...

آپ کو پتہ ہے یزدان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے " ارشاد فرمایا "...

ہر انسان خطا کار و گناہ گار ہے مگر بہترین خطاکار وہ ہے جو اپنے گناہوں پہ استغفار کرے"...

" اور کیا آپ جانتے ہیں یزدان کہ "...

کائنات میں کوئی اتنی شدت سے کسی کا انتظار نہیں کرتا جتنا اللہ اپنے بندے کی توبہ کا" کرتا ہے"...

نمل کی باتیں سنتے یزدان سجدے میں جاتے پھوٹ پھوٹ کے رو دیا تھا...

نمل نے اسوقت اسے تنہا چھوڑ دیا تھا کیونکے وہ جانتی تھی یزدان اب تب تک نہیں اٹھے گا جب تک اپنے کیے گئے ہر گناہ کی معافی اپنے اللہ سے نا مانگ لے...

عائشہ کو رات نیند نہیں آرہی تھی وہ اٹھ کے کمرے میں ٹہلنے لگی تھی کہ اچانک ہی موبائل پہ کال آنے لگی تھی موبائل کو آن کیا تو ارمغلان کا جگمگاتا ہوا نمبر دیکھ کر اسنے کال کاٹ دی تھی لیکن کال مسلسل آنے پہ اسنے کال اٹھالی تھی...

اسلام و علیکم کیسی ہو"؟"...

وعلیکم اسلام الحمدللہ ٹھیک ہوں "؟ "...

مجھ سے نہیں پوچھو گی کہ کیسا ہوں "؟"...

...کیسے آپ "؟"

... "تمہاری دعائیں ہیں بس "

...فون کیوں کیا ہے "؟"

...عائشہ کی آواز سنتے جیسے ارمغلان کو سکون مل رہا تھا

وہ ایکچولی میں ڈیڈ کو کال کررہا تھا وہ کال نہیں پک کر رہے تھے لہذا تمھیں کرلی کل آرہا "

... " ہوں میں واپس بس یہی بتانا تھا

کلکک کی کی کیوں آرر آرہے ہیں "؟--- "

...عائشہ کا دل اسکے واپس آنے پہ بے ساختہ ہی دھڑک اٹھا تھا

... "کیوں نہیں آنا چاہیئے کیا"

... " مرضی آپکی "

اب اپنی مرضی کرنے کا اختیار ہی کہاں رہا ہمارے پاس سارے اختیار تو تمھیں سونپ " دیئے ہیں سانسوں کی ڈور بھی تمھیں تھما رکھی ہے یقین کرو ارمغلان قریشی میں اتنا وہ خود ... " بھی نہیں جتنی عائشہ ارمغلان قریشی بسی ہے

اسکے کہے گئے تمام الفاظ عائشہ کو اپنی روح میں سکون کے طور پہ اترتے ہوئے محسوس ...ہوئے تھے

...تمہاری خاموشی کو میں ہاں سمجھوں کیا "؟"

... "ہاں نن ن نہیں مم مم میں نے ایسا کب کہا"

...عائشہ کا لڑکھڑاتا لہجہ محسوس کر کے وہ گہرا مسکرایا تھا

... "مجھے میرا جواب مل گیا خیال رکھنا اپنا اور آنے والے مہمان کا بھی"

...کہتے اسنے کال کاٹی تھی اور ایک گہرا سانس بھرتے اپنی پیکنگ کرنے لگا تھا

☆☆☆

عائزہ اور ارحم کے درمیان اب بس ٹھیک ہوچکا تھا اسی لیے ارحم اب عائزہ کے لیے سرپرائز پلان کررہا تھا جس میں وہ اسے بتا دینا چاہتا تھا کہ اسنے کب سے اسے چاہا تھا لیکن بعض اوقات انسان جیسا چاہے ویسا ہوجائے یہ ممکن تو نہیں ہوتا نا...

عائزہ شیشے میں کھڑی اپنے فراک کی زپ بند کرنے کی کوشش میں تھی جو کمر پہ تھی اور بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی گیلے بال چند آگے اور چند کمر پہ بکھرے تھے ارحم جو ابھی ابھی شاور لے کر نکلا تھا اور عائزہ کو زپ سے لڑتے دیکھ اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ جبکے آنکھوں میں خماری در آئی تھی وہ قدم با قدم اسکی جانب بڑھا تھا اور اسکے پیچھے کھڑے ہوتے اسکے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے اسکے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ گیا تھا کہ عائزہ کی کمر ارحم کے سینے سے جالگی تھی عائزہ کا رنگ پل بھر میں سرخ ہوا تھا اسکے ہاتھوں کو زپ سے ہٹاتے اسنے خود اپنا ہاتھ زپ پہ رکھا تھا اور ایک نظر اسکی جانب شیشے میں دیکھا تھا جو سرخ چہرہ لیے آنکھوں کو موندے ہوئے تھی اچانک ہی ارحم کو شرارت سوجھی اسنے جھٹکے سے زپ پوری کھول دی اور اسکے فراک کو کندھوں سے سرکایا تھا اور اس کی

گردن پہ جھکتے شدت سے اپنا لمس چھوڑا تھا کبھی گردن کبھی کندھوں پہ اپنا لمس چھوڑتا وہ اسے پل بھر میں بے حال کرگیا تھا...

" اا ارر ارر ارحم پپ پی پ پلیز سس سٹاپ "...

عائزہ کے کہنے پہ اسنے سر اٹھا کے اسکی جانب دیکھا تھا جو سرخ چہرہ لیے کانپتے جسم کے ساتھ سرخ لبوں کو کچلتے مشکل سے بولی تھی کہ ایسا کرنے سے خود کی جان کو مشکل میں ڈال گئی تھی...

ارحم نے جھٹکے سے اسے کا رخ اپنی جانب کیا تھا اور اپنا اختیار کھوتے وہ اسکے سرخ ہونٹوں پہ جھکا تھا اسکے لمس کی شدت برداشت کرنا اسکے بس کی بات نا تھی اسکے برہنہ سینے پہ ہاتھ رکھتی وہ اسے پیچھے کرنے لگی کہ اسکی مزاحمت ارحم کو پسند نا آئی تھی اسلیے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈالتے وہ پھر سے مدہوش ہوا تھا جب اسنے خود کو

مکمل سیراب کرلیا جب جا کے اسنے اسکی سانسوں کو آزادی بخشی تھی جو معمول پہ آنے کا نام ہی نا لے رہی تھیں عائزہ کی آنکھوں میں خفگی دیکھ وہ مسکرایا تھا اور ایک اسکی کمر پہ دباؤ بڑھاتے اسکے کان میں جانلیوا سرگوشی کرنے لگا تھا...

" اگر دوبارہ کبھی زپ بند نا ہورہی ہو تو مجھے کہہ دینا " ...

اس کی زپ کو بند کرتے کان کی لو کو چومتے وہ واڈروب میں گھس گیا تھا جبکے عائزہ شرم سے سرخ ہوتے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی تھی...

امغلان کو گھر آئے دو دن بیت چکے تھے عائشہ اسکے سامنے کم ہی آتی تھی اس سے بات بھی بہت کم ہی کرتی تھی کیسے معاف کر دیتی اسے وہ جسنے اسکے کردار کی دھجیاں اڑا دی تھیں اس کی روح میں جو نشتر اتار اسنے اتار دیئے تھے وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ رات اسکی سفاکیت اسکا سرد لہجہ اسکا بے درد رویہ نہیں بھلا سکی تھی...

عائشہ ابھی ابھی شاور لے کر نکلی تھی پرپل کلر کا ویلویٹ کا سوٹ پہنے گیلے بالوں کو سکھانے کی غرض سے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی وہ اپنی سوچوں ہی میں ڈوبی تھی کہ اسلیے ارمغلان کا اپنے کمرے میں آنا محسوس نا کرسکی تھی...

اپنی گردن پہ کسی کی پرتپش سانسوں کو محسوس کر کے اسنے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اور مقابل کو دیکھتے اسکا دل جیسے پسلیوں میں دھڑکنے لگا تھا...

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں..."؟"

کیوں کیا اب اپنے کمرے میں بھی آنے کے لیے مجھے کسی کی اجازت درکار ہوگی ..."؟ "

ارمغلان نے اس کے ممتا سے بھرے وجود کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تھا...

..." میں نے ایسا تو نہیں کہا"

اب عائشہ بنا لڑکھڑائے اس سے بات کرتی تھی یہ بات ارمغلان کو سکون دے رہی تھی کہ وہ اس سے ڈرنا چھوڑ چکی ہے...

..." عائشہ یہاں آؤ مجھے بات کرنی ہے تم سے کچھ"

عائشہ کی کمر کے گرد حصار بناتے وہ بولا کہ عائشہ نے حیرانگی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا جسکا لہجہ آج دھیما تھا...

اسے بیڈ پہ بیٹھاتے وہ اسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا جسکو دیکھ عائشہ پل بھر کے لیے گھبرا گئی تھی کہ نجانے وہ کیا کرنے والا ہے...

عائشہ آئیم سوری پلیز مجھے معاف کردو میں مانتا ہوں مجھ سے گناہ ہوا ہے اور اسکی معافی تم سے کتنی دفعہ مانگ چکا ہوں "...

ارمغلان نے آنکھوں میں نمی لیے عائشہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ درد کی رمق دیکھائی دی تھی...

" میں کردونگی معاف لیکن میری ایک شرط ہے "...

جو بھی شرط ہے میں ماننے کو تیار ہوں بس ایک دفعہ معاف کردو تاکہ میرے بے چین دل کو چین آجائے "...

..." ٹھیک ہے معاف کیا لیکن میں شرط وقت پہ بتادونگی "

عائشہ کے سرد رویے کو محسوس کرتے ارمغلان کا دل کٹ کے رہ گیا تھا لیکن وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا وہ اپنا بویا ہوا ہی کاٹ رہا تھا...

...عائشہ نے ایک مرتبہ پھر اٹھنا چاہا تھا لیکن اب درد کے مارے اسکی چیخ نکلی تھی

..."کیا ہوا عائش کہاں پین ہو رہا ہے میری جان"

...ارمغلان گھبراتے ہوئے گویا ہوا

..." مم مان مم میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے مم ماماکک کو بلاؤ "

...بامشکل اکھڑتی سانسوں سے الفاظ ادا ہوئے تھے

... " ہاں مم میں ابھی بلا کے لاتا ہوں "

... " ارمغلان اسے ہاسپٹل لے کے جانا ہوگا "

ہاجرہ بیگم نے فکرمندی سے عائشہ کی کمر کے گرد ہاتھ رکھتے کہا تھا کہ ارمغلان ایک پل بھی تاخیر کیے بنا باہر بھاگا تھا۔۔۔

★★★

ہاسپٹل میں چل چل کے اسکے پاؤں شل ہوگئے تھے اسکا روم روم عائشہ اور اپنے بچے کے لیے دعاگو تھا آنسو متواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے...

...کچھ دیر بعد نرس سفید کمفٹر میں ایک ننھا وجود لیے ارمغلان کی جانب بڑھی تھی

..." مسٹر قریشی مبارک ہو ماشاءاللہ سے آپکی بیٹی ہوئی ہے "

نرس کے ہاتھ سے اسنے کمفٹر میں لپٹا ننھا وجود اپنے ہاتھوں میں لیا تھا آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نا لے رہے تھے...

اسنے اللہ کا شکر ادا کرتے اسکے گلابی روئی جیسے گالوں پہ بوسہ دیا تھا اور وہ ٹکر ٹکر اپنی کرسٹل گرے آنکھوں سے اپنے باپ کی جانب دیکھ رہی تھی وہ بالکل ارمغلان کی فوٹو کاپی تھی...

نرس میری وائف کیسی ہیں اب ..."؟ "

...بچی کو ہاجرہ بیگم کو پکڑاتے اسنے نرس سے پوچھا تھا

جی ماشاءاللہ وہ بھی ٹھیک ہے بس تھوڑی دیر میں انھیں نارمل روم میں شفٹ کرتے "
... " ہیں آپ مل لیجیے گا

... " تھینک یو سسٹر "

...ارمغلان نے کہا تھا اور خود شکرانے کے نفل ادا کرنے چل پڑا تھا

یزدان آپ کو پتہ ہے میں پھپھو بن گئی ہوں یار ابھی ابھی ماما کا فون آیا تھا ارمغلان "
... " بھائی اور عائشہ کی بیٹی ہوئی ہے آئیم سو ہیپی

...یزدان جو ابھی آفس سے آیا تھا یہ خبر سنکر اسکا موڈ بھی بے حد خوشگوار ہوگیا تھا

... " نمل تم ریڈی ہوجاؤ پھر ہم ہاسپٹل کے لیے نکلتے ہیں "

...جبکے نمل سر کو اثبات میں ہلاتی واڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی

ارحم عائزہ نمل یزدان سبھی ہاسپٹل میں موجود تھے راحیل صاحب بھی اس خوشی کے موقع پہ پولیس اسٹیشن سے ہاسپٹل آچکے تھے ارمغلان نے پورے ہاسپٹل میں میٹھائی تقسیم کروائی تھی نمل تو بچی کو گود سے اتارنے کو تیار ہی نا تھی جبکے عائزہ اب لڑنے پہ ...اتر آئی تھی کہ وہ اسکی بھی بھتیجی ہے

سبھی اس وقت عائشہ کے پاس موجود تھے جبھی عائشہ نے ارمغلان کو مخاطب کرتے گویا ہوئی تھی...

ارمغلان میں نے آپکو معاف کردیا ہے لیکن آپکو یاد ہوگا کہ میں نے معاف کرنے سے " ... " پہلے کچھ شرائط رکھیں تھیں

ارمغلان کا چہرہ یکدم ہی فق پڑا تھا...

باقی سب کی حالت بھی اس سے جدا نا تھی...

... " میں اور میری بیٹی اپنے گھر جائیں گی "

..." ہاں بیٹا تم ہمارے ساتھ ہمارے گھر ہی چلوگی وہ تمہارا بھی تو گھر ہے "

...ہاجرہ بیگم بےتابی سے بولیں

نہیں ماما وہ میرا نہیں آپکے بیٹے کا گھر ہے میں اور میری بیٹی یزدان بھائی کے ساتھ " ہمارے گھر جائیں گی آپ لوگ جب بھی چاہیں اپنی پوتی سے ملنے آسکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اب میں وہاں مزید نہیں رک سکتی امید ہے مجھے کوئی مجبور نہیں ..." کرے گا

عائشہ کی بات سنتے سبھی افراد افسردہ ہوئے تھے اس سے پہلے کہ عائشہ کچھ بولتی یکدم ہی ...ارمغلان گویا ہوا تھا

..." مجھے منظور ہے عائشہ جیسا تم چاہتی ہو ویسا ہی ہوگا "

...ارمغلان کہتا وہاں مزید نہیں ٹھہرا تھا جبکہ عائشہ کی آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا تھا

عائشہ نے اپنی بیٹی کا نام المیرا رکھا تھا زندگی مصروف ترین ہوگئی تھی عائشہ بھی اب المیرا کے ساتھ مصروف رہتی تھی جبکہ یزدان سیاست میں مصروف تھا نمل اور عائزہ بھی پڑھائی کو کنٹنیو کرچکی تھیں ارحم اپنے بزنس میں مصروف تھا جبکہ ارمغلان جس دن کا کشمیر گیا تھا وہاں سے واپس نا آیا تھا ہاجرہ اور راحیل کئی دفعہ اسے واپس آنے کا کہہ چکے تھے لیکن وہ ہر مرتبہ یہ کہہ کر ٹال دیتا تھا کہ کام کا کافی بوجھ ہے اسپر ہیڈکوارٹرز سے ...چھٹی ملنا مشکل ہے

ارحم کے والد احمد خان انصاری بھی واپس آچکے تھے عائزہ کو وہ بالکل راحیل جیسے لگے تھے وہ بھی اس سے بیٹیوں جیسا ہی پیار کرتے تھے اور بجائے ارحم کی حمایت کے وہ

عائزہ کی حمایت کرتے تھے جبکہ ارحم مذاق میں عائزہ سے کہتا تھا کہ تم نے میرے ڈیڈ کو مجھ سے چھین لیا ہے جس پہ عائزہ خوب ہنستی تھی اور اسے مزید چڑاتی تھی...

آجکل ارحم پہ آفس کا برڈن زیادہ بڑھ گیا تھا تو وہ رات کو دیر سے گھر آنے لگا تھا جسکی وجہ سے عائزہ اسکا انتظار کرتی ہی سو جاتی تھی آج عائزہ نے ارادہ کیا تھا کہ وہ سوئے گی نہیں بلکہ اسکا انتظار کرے گی لیکن اسے انتظار کرتے کرتے رات کے گیارہ بج چکے تھے اور ارحم ابھی تک واپس نہیں آیا تھا وہ اسے لے کر فکرمند ہو رہی تھی...

دراصل جس پارٹی میں عائزہ اور ارحم گئے تھے وہاں پہ جولی جسنے ارحم کے ساتھ ڈانس کیا تھا اسکو ارحم پہلی نظر ہی میں بھا گیا تھا جولی خود ایک بزنس وومین تھی جو کے امریکا سے پاکستان بزنس ہی کے سلسلے میں آئی تھی لیکن یہاں ارحم پہ اپنا دل ہار بیٹھی تھی ارحم

کے سسکس پیکس اس کی گوری رنگت اسکی دراز قد و جسمامت اسکے بولڈنیس کی وہ دیوانی ہو چلی تھی یہ جانے بنا کے وہ پہلے سے ہی اس سرپھری لڑکی کا دیوانہ ہے...

رات دس بجے : ...

ارحم اپنے کیبن میں موجود کچھ امپورٹنٹ فائلز کو سٹڈی کرنے میں مصروف تھا جبھی اسکی پرسنل سیکرٹری نے اسکے روم کا ڈور نوک کیا تھا...

" یس کم آن " ...

" سر وہ ایکچولی آپ سے ملنے جولی میم آئی ہیں " ...

اسوقت خیریت "؟" ...

...ارحم نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

... " سر وہ کہہ رہی ہیں کہ انھیں بزنس سے ریلیٹڈ کچھ ڈسکس کرنا ہے ڈیٹس والے "

اوکے شیور بھیج دیں انکو میرے کیبن میں اور کانڈلی دو کافی بھی بھیجوا دیجیے گا روم میں "
... "

... " اوکے سر "

...کہتی ہوئی باہر نکلی تھی

"Hello Mr Arham How are you " ?...

ہیلو مس جولی آئیم فائن واٹ آباؤٹ یو ... "؟"

"Hello Miss Juli I'm Fine What About You " ?...

ارحم نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے دوبارہ اسے دیکھنے سے گریز کیا تھا کیونکے جولی نے وائیٹ سکرٹ جو بامشکل اسکے گھٹنوں تک آتی تھی اسکے ساتھ بیک لیس اور سلیو لیس تھی زیب تن کررکھی تھی ساتھ ہی وائیٹ پینسل ہیل پہنے ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے گولڈن کلر کے بالوں کو کھولے ہوئے تھی کہ ارحم ان کمفڑایبل فیل کررہا تھا لیکن وہ جانتا تھا جولی کرسچین ہے ...

" I am also fine. I hope your personal secretary must have told you the purpose of my visit"

میں بھی ٹھیک ہوں مجھے امید ہے کہ آپکی پرسنل سیکرٹری نے میرے آنے کا مقصد "
... "آپکو بتادیا ہوگا

... "یس شی آل ریڈی ٹولڈ می "

" Yup She Already Told Me " ...

... ارحم نے کہا تھا

" So What's The Plan " ...

..."پلان کیا ہے "؟

جولی نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے استفسار کیا تھا جو پرپل کی شرٹ اور ساتھ ہی" بلیک کوٹ اور پینٹ پہنے ہوئے تھا...

پلان کے مطابق ہم لوگ کل سائیٹ وزٹ کرنے جائیں گے اسکے بعد ہم ایک میٹنگ رکھیں گے جس میں ہم اپنی پروڈکٹس کے بارے میں کلائنٹس کو آگاہ کریں گے اسکے بعد ہم مارکیٹ میں اپنے پروڈکس لاؤنچ کر دیں گے..."

"As per the plan we will go for site visit tomorrow after which we will hold a meeting in which we will inform the clients about our products and after that we will launch our products in the market."

ارحم نے اسے تفصیل سے بتاتے کہا تھا...

..." ٹھیک ہے مسٹر ارحم اب چلتی ہوں میں کافی ٹائم لے لیا میں نے آپکا" "

...جولی کہتی ہوئی اٹھی تھی کہ ارحم کی آواز پہ ٹھہری تھی

" No it's OK Miss Juli

" So Okay, Mr. Arham, I'm going now. I've taken enough time yours."

..."کوئی بات نہیں مس جولی پلیز یہ کافی پی کے جائیے گا"

" No problem, Miss Julie, please, this coffee will be served"

...ارحم نے مسکراتے کہا تھا

نہیں بہت شکریہ لیکن مسٹر ارحم میرے خیال سے کافی لیٹ ہوگیا ہے "

" Thank you So Much Mr Arham But I think it's too late so I think I should go now " ...

... " اوکے ایز یو وش سی یو ٹومارو "

" OK As you Wish See you tomorrow " ...

ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ جولی بھی اپنے چہرے پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ سجائے کیبن سے نکلی تھی ...

جولی کو گئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ اچانک ہی ارحم کے فون پہ جولی کی کال آنے لگی وہ حیران ہوا تھا کہ وہ کیوں اسے کال کررہی ہے...

سوری ٹو ڈسٹرب یو مسٹر ارحم لیکن ایکچولی میری گاڑی خراب ہوچکی ہے اور یہاں پہ کوئی" لیفٹ بھی نہیں ہے تو کیا آپ مجھے گھر ڈراپ کردیں گے اگر آپکو برا نا لگے تو "...

"Sorry to disturb you Mr. Arham but actually my car has broken down and there is no lift here so can you drop me home if you don't mind"...

ارحم نے اسکے کہنے پہ لب بھینچے تھے اور ایک نظر اپنی قیمتی گھڑی پہ ڈالی جو اسوقت گیارہ بجا رہی تھی جانتا تھا عائزہ اسکا انتظار کررہی ہوگی لیکن اسطرح منع کرنا بھی برا لگتا تھا لہذا اسے حامی بھرلی تھی اور اب جولی اسکی گاڑی میں تھی...

...آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد جولی کا اپارٹمنٹ آچک تھا جہاں وہ آجکل ٹھہری ہوئی تھی

..." تھینک یو سو مچ مسٹر ارحم آئیں نا پلیز کافی پی کے جایئے گا"

" Thank you so much, Mr. Arham, please come and drink coffee" ...

نہیں بہت شکریہ میں چلتا ہوں میں کافی لیٹ ہوگیا ہوں میری وائف بھی میرا ویٹ " ... "کررہی ہوگی

"I am walking, I am quite late, my wife must be waiting for me "...

...عائزہ کا ذکر سنکر جولی کے سینے میں آگ جل اٹھی تھی

"مسٹر ارحم اگر آپ نے کافی نا پی تو مجھے لگے گا کہ آپ مجھے دوست نہیں سمجھتے ویسے بھی گیارہ بج رہے ہیں اس ٹائم میں بھی کافی پیتی ہوں تو آپ مجھے کمپنی دے ہی سکتے ہیں "

"Mr. Arham, if you don't drink coffee, I will think that you don't consider me as a friend. Anyway, it's eleven o'clock. I drink coffee even at this time, so you can give me company"...

جولی نے شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پہ سجائے کہا تھا کہ ارحم مجبور ہوتے اندر کی جانب بڑھا تھا

جولی ارحم کو جان بوجھ کر اپنے بیڈ روم کی جانب لے کر گئی ارحم جانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ اسے اس بار بھی مجبور کر گئی تھی اسکے بے حد اصرار پہ وہ بیڈ روم کے صوفہ پہ بیٹھا کافی کا انتظار کر رہا تھا فون سائلینٹ ہونے کی وجہ سے عائزہ کے کالز میسیجز کی آواز نا آسکی تھی...

جولی نے کافی بناتے اس میں نیند کی گولی ملادی تھی تاکہ وہ آسانی سے عائزہ کو ارحم سے بدگمان کر کے ارحم کو اپنی جانب مائل کر سکے...

کافی پیتے ہی ارحم کا سر چکرا رہا تھا وہ کافی پیتے ہی صوفے پہ گرا تھا کہ جولی کے ہونٹوں پہ ایک خطرناک مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا اسنے جیسے تیسے کر کے ارحم کو بیڈ پہ لیٹایا اور اسکی شرٹ کے بٹن کھولتے اپنے ہونٹوں سے وہاں لپ اسٹک سے لال نشان بنائے تھے اور اسکے ساتھ ہی لیٹتے اسکا ہاتھ اپنی کمر کے گرد باندھتے کافی بیہودہ تصاویر بنائی تھیں اور پھر ارحم کے موبائل پہ جاکے واٹس ایپ اوپن کر کے عائزہ کی چیٹ نکالی تھی جہاں

مائے لائف لائن "لکھ کر ریڈ ہارٹ بنا ہوا تھا یہ دیکھ جولی کو کافی جیلسی ہوئی تھی اسنے " اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کر کے وہ تمام تصاویر عائزہ کو بھیج دی تھیں...

عائزہ کے موبائل پہ اچانک ہی نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی اسنے جھٹ سے فون آن کیا تھا اور ارحم کی چیٹ اوپن کی تھی اور سامنے موجود تصویروں کو دیکھتے اسکے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی...

لہو رنگ آنکھیں جن سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے

پل بھر میں اسنے ایک فیصلہ لیا تھا اپنا اور موبائل اور گاڑی کی کیز اٹھاتے وہ جلدی سے نیچے اترتی پورچ کی جانب بڑھی تھی...

گاڑی میں بیٹھتی اسے دماغ میں یہ خیال آیا کہ وہ وہاں تک پہنچے گی کیسے جہاں ارحم موجود ہے...

یکدم ہی اسنے لوکیشن آن کی تھی اسے ارحم کی لوکیشن کسی اپارٹمنٹ کے قریب شو ہورہی تھی جو یہاں سے آدھے گھنٹے کی دوری پہ تھا ...

وہ اسی لوکیشن کو فالو کرتی اپارٹمنٹ میں پہنچ چکی تھی گاڑی کو سائیڈ پہ پارک کرتی وہ جھٹکے سے باہر نکلی اور اپارٹمنٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگی چونکہ جولی بیڈ روم کی کھڑکی سے عائزہ کو آتا دیکھ چکی تھی لہذا اسنے بنا مزید تاخیر کیے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا تھا اور خود دروازے کے وسط میں آکھڑئی ہوئی تھی...

... "آجاؤ یہی منزل ہے تمہاری "

"Come, this is your destination"...

عائزہ کو سر تا پاؤں دیکھتے اسنے شاطرانہ لہجے میں کہا تھا کہ عائزہ کے قدم اسے دیکھتے رکے تھے یہ وہی تصویروں والی لڑکی تھی جو ارحم کے ساتھ تھی...

کیا ہوا ڈارلنگ رک کیوں گئی ..."؟"

" What happened darling why did you stop " ...؟

جولی نے آنکھوں میں حسد لیے کہا جبکے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی...

کون ہو تم اور کیا چاہتی ہو ..."؟"

عائزہ نے سرد لہجے میں استفسار کیا تھا...

آنسو متواتر آنکھوں سے جاری تھے...

" میں کون ہوں یہ تصاویر دیکھ کر بھی تم اندازہ نا لگا سکی ویسے شکل سے اتنی بیوقوف لگتی تو نہیں ہو لیکن خیر تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں ارحم کی گرلفینڈ ہوں بزنس پارٹنر بھی ہیں ہم اور بہت جلد شادی کرنے والے ہیں ہم اسکے بعد ارحم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ امریکا چلا جائے گا اور بہت جلد تمھیں طلاق دے دے گا میری کہی گئی باتوں پہ یقین نہیں آرہا تو اندر جاکے خود دیکھ لو"...

" You couldn't guess who I am even by looking at these pictures. By the way, I don't look so stupid, but for your information, I am Arham's girlfriend, we are also business partners, and we are going to get married very soon. After that, Arham will go to America with me forever and divorce you very

soon. If you don't believe what I said, go inside and see for yourself"...

...جولی نے اسکے آنسوؤں سے لطف اٹھاتے کہا تھا

عائزہ نفی میں سر کو ہلایا تھا جبکے بھاگتی ہوئی اندر کی جانب گئی تھی جبکے سامنے منظر کو دیکھتے عائزہ کے قدم لڑکھڑائے تھے جہاں ارحم شرٹ لیس جولی کے بیڈ پہ موجود تھا اور اسکی گردن گالوں اور سینے پہ لپ اسٹک کے سرخ نشان تھے لمحہ لگا تھا اسے جاننے میں ...یہ وہی لپ اسٹک ہے جو جولی نے لگائی تھی اور پھر وہ تصویریں

میں جانتی ہوں یہ ثبوت بھی کافی نہیں ہونگے لہذا یہ فائل خود دیکھ لو اس میں صاف """ صاف لکھا ہے کہ ارحم تمھیں طلاق دے دے گا اسکے بزنس میں ففٹی پرسنٹ کی حصہ دار ہوں میں اور بہت جلد لائف پارٹنر بھی بننے والی ہوں لہذا مزید ذلیل ہونے سے بہتر

ہے خود ہی چپ چاپ ارحم کی زندگی اسکے گھر سے چلی جاؤں ورنہ تمہارے حصے میں صرف خسارہ ہی آئے گا " ...

"I know this evidence will not be enough, so look at this file yourself. It is clearly written in it that Arham will divorce you. I am a fifty percent shareholder in his business and I am going to become Latif's partner very soon, so more Rather than being humiliated, it is better to leave Arham's house quietly, otherwise only loss will come to you" ...

جولی نے عائزہ کو وہ فائل تھمائی تھی اور اسکا کہا سب سچ تھا اس فائل میں یہی لکھا تھا جو جولی نے اسے بتایا تھا....

دراصل یہ جعلی فائل جولی نے کل رات ہی تیار کرائی تھی تاکہ عائزہ کو ثبوت کے طور پہ پیش کرکے اسے ارحم کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکال سکے...

ارحم نے ابھی شراب پی لی تھی کافی اسی لیے وہ غنودگی میں ہے ورنہ تو وہ یہ سب خود" بتاتا تمھیں"...

"Arham had just drunk enough alcohol that's why he is drowsy otherwise he would have told you all this himself" ...

جولی کے کہنے پہ عائزہ نے روتے ہوئے ایک زخمی نظر ارحم کے وجود پہ ڈالی تھی جو خود بے فکر سویا اسکا سب کچھ اس سے چھین چکا تھا...

یکدم ہی عائزہ آگے بڑھی اور ایک زوردار طمانچہ جولی کے منہ پہ رسید کیا تھا...

" بے غیرت عورت میرا گھر خراب کرنے سے پہلے ایک دفعہ بھی تم نے نہیں سوچا کہ آج جو تم کررہی ہو کل تو تمہارے ساتھ بھی یہی سب ہوسکتا ہے اور ارحم تو محبت کرتا تھا مجھ سے اتنا بڑا دھوکا کیسے دے سکتا ہے " ...

عائزہ چیلاتے ہوئے سرخ آنکھوں سمیت کہا تھا کہ جولی دو قدم آگے بڑھی تھی اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے زہر خند لہجے میں گویا ہوئی تھی...

" کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ تمہارا شوہر مجھ سے محبت کرتا ہے اور آج رات اسنے میرے ساتھ گزاری ہے " ...

" Isn't it enough for you that your husband loves me and spent tonight with me"...

جولی نے جان بوجھ کر ایسے الفاظ کہے تھے کہ عائزہ میں مزید برداشت کرنے کی سکت موجود نا تھی اسی لیے وہ فائل پکڑے تیزی سے اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی...

" اب آئے گا مزہ " ...

" Now comes the fun" ...

جولی کہتی ہوئی واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی...

عائزہ گھر واپس آچکی تھی ارحم نے اسکا مان توڑ دیا تھا اسے توڑ کے رکھ دیا تھا اس پل اسے ارحم سے نفرت محسوس ہوئی تھی...

اسوقت رات کا ایک بج رہا تھا اسنے سب گھر جانے کا فیصلہ کرلیا تھا...

کل نمل کی برتھڈے کی جسکی وجہ سے یزدان نے اسے سرپرائز دینے کا سوچا تھا اسنے آج شام سے ہی تیاریاں شروع کردی تھیں چونکہ یزدان کافی بڑے پیمانے پہ نمل کی برتھڈے کو سیلیبریٹ کرنا چاہا رہا تھا جس میں وہ تمام تر جاننے والوں کو بلانے کا ارادہ رکھتا تھا یزدان کل میڈیا کے سامنے نمل کو اپنی بیوی کے طور پہ انٹروڈیوس کرانے کا ارادہ رکھتا تھا...

یہ ایک ڈارک روم کا منظر تھا جہاں ایک شخص فل بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس صوفے پہ بانہیں پھیلا کے بیٹھا تھا جبکے اردگرد دو خوبصورت لڑکیاں تھیں جو نیم عریاں لباس میں ملبوس تھیں ایک اسے بازوؤں کو دبا رہی تھی جبکے ایک اسکی بانہوں میں موجود تھی...

روم میں میوزک چل رہا تھا جبکے وہ شخص ہاتھ میں وائن کا گلاس پکڑے گھونٹ اسے اپنے اندر اتار رہا تھا جبھی وہاں اسکا خاص بندہ آیا تھا...

"ڈی کے "...

جبران نے پکارا تھا...

جبکے اس نے اشارے سے ملازم کو میوزک روکنے کا کہا تھا...

" ہمم بولو "...

وہ وائن کا گھونٹ بھرتا گویا ہوا تھا...

" کل یزدان کی بیوی کی برتھڈے ہے بڑے پیمانے پہ فنکشن ہے کل پلان کیا ہے "

...؟

ہمم کل فنکشن ہونے سے پہلے ہی نمل کو وہی میسج کرنا جو میں نے کہا ہے اسکے بعد "

... " ہم پلان پہ عمل درآمد کرنا شروع کردیں گے

... " اوکے باس "

...جبران کہتے ہوئے وہاں سے تیزی سے نکلا تھا

تمھیں پل پل تڑپا تڑپا کے ماروں گا یزدان لاشاری تمہاری جان سے عزیز بیوی کو تم سے "

چھین کر تمہاری سانسیں چھین لونگا تمھیں اتنا تڑپاؤں گا کہ موت کی بھیک مانگو گے مجھ

سے اور وہ بھی نہیں ملے گی اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور نا کردیا نا تو میرا نام بھی دلاور خان نہیں " ...

کہتے ہوئے اسکی آنکھوں میں نفرت کی آگ جل اٹھی تھی.

******

صبح کا سورج طلوع ہوچکا تھا جو ان سبکی زندگی میں بھونچال لانے والا تھا۔

ارحم کی آنکھ صبح کھلی تھی تو خود کو ایک انجان جگہ پایا تھا کیونکہ اسکا ذہن ابھی مکمل طور پہ بیدار نا ہوا تھا۔ جیسے ہی اسکے دماغ مکمل طور پہ جاگا وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ جولی کا اپارٹمنٹ ہے، لیکن وہ یہاں اسوقت کررہا کیا رہا تھا وہ رات کو اسکے بے جا اصرار کرنے پہ یہاں آیا تھا اور اب تک یہاں کیسے ؟

اس نے ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالی تھی وہ شرٹ لیس سویا ہوا تھا اور اس کی گردن چہرے سینے پہ ریڈ کلر کی لپ اسٹک کے نشان واضح طور پہ دیکھائی دے رہے تھے۔ ساری صورتحال کو سمجھتا اسنے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

ابھی وہ اسی اثنا میں بیٹھا تھا کہ سامنے سے جولی ناشتے کی ٹرالی گھسیٹتی ہوئی داخل ہوئی تھی۔ اس نے ایک نظر جولی کی جانب دیکھا تھا جو اسکی پرپل کلر کی شرٹ زیب تن کیے ہوئی تھی جو بامشکل اسکے گھٹنوں کو کور کیے ہوئی تھی۔

"ایکسکیوزمی مس جولی کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گی کہ یہ سب کیا ہے؟"...

اسکے یوں کہنے پہ جولی اسکے نزدیک آئی تھی اور اسکی گردن میں باہیں ڈالتی اسکے گال پہ اپنے لب رکھتی گویا ہوئی تھا...

..." کل رات تمنے مجھے اپنے دل کی بات بتائی تھی میری جان "

جولی نے آنکھوں میں خمار لیے اسے کہا تھا کہ ارحم نے ایک جھٹکے میں اسے کی بانہوں کو اپنی گردن سے ہٹاتے تیز غصیلے لہجے میں گویا ہوا تھا...

یہ کیا بکواس کررہی ہو میں نے ایسا کچھ نہیں کہا نا کیا ہے اور یہ رات کو تمنے مجھے کافی " میں کیا ملا کے دیا تھا کہ میں اسی وقت سوگیا تھا ہاں جواب دو مجھے "...

جولی کی بازو کو اپنی سخت گرفت میں لیتے سرد لہجے میں استفسار کیا تھا...

اس کی سخت گرفت اور سرخ آنکھوں پہ جولی گھبرا گئی تھی...

یہ سب کیا کہہ رہے ہو ارحم کل رات تمنے ہی تو مجھے شادی کے لیے پرپوز کیا تھا اور "
... " پھر ہم ایک دوسرے کی قربت میں مدہوش دنیا بھلائے ایک دوسرے میں گم تھے

اسکے کہنے کی دیر تھی کہ ارحم نے ایک زور دار طمانچہ اسکے منہ پہ رسید کیا تھا کہ اسکا چہرہ ...پل بھر میں لال ہوا تھا

بکواس بند کرو کوئی پرپوز نہیں کیا میں نے تمہیں تمنے خود چال چل کے مکاری سے مجھے " پھنسایا ہے میں جانتا ہوں بزنس کے بہانے کتنے مردوں کے ساتھ اب تک راتیں رنگین کر چکی ہوگی کیونکہ تم جیسی لڑکیاں جنکو دولت کی بھوک اور ہوس ہوتی ہے اپنی عزت کا ... " سودا کرتی ہیں

...ارحم پھنکارتے لہجے میں گویا ہوا تھا

...جبھی وہ اسکا گریبان دبوچے زہر خند لہجے میں گویا ہوئی تھی

"مسٹر ارحم خان انصاری تمھیں کیا لگتا ہے مجھے ٹھکرا کے تم خوش رہ سکو گے تو سنو لو کل رات تمہاری لاڈلی اور چہتی بیوی آئی تھی جب تم میری باہوں میں پڑے تھے اور پتہ ہے اسنے یہ سب سچ مان لیا اور کیسے نا مانتی جو باتیں میں نے اسے بتائی ہیں اور کو ثبوت پیش کیے ہیں ان پہ تو کوئی بھی آسانی سے یقین کر سکتا ہے" ...

وہ تمسخرانہ لہجے میں گویا ہوئی تھی کہ ارحم کی آنکھوں پل بھر میں لہو رنگ ہوئیں تھیں کہ ....جولی اتنی بولڈ لڑکی بھی اس سے پل بھر کے لیے خوفزدہ ہوئی تھی

ارحم کے دماغ میں پل بھر میں ایک جھماکا سا ہوا تھا وہ فوراً کیچن میں گیا تھا اور وہاں سے ایک تیز دھار چھری اٹھاتے جولی کا جانب آیا اور اسے پل بھر میں دیوار سے پن ...کرتے زہر خند لہجے میں گویا ہوا تھا

اگر زندہ رہنا چاہتی ہو تو مجھے ابھی کے ابھی سارا سچ بتاؤ کہ کیا کیا تمنے اور پلان کیا تھا" ... "تمہارا ورنہ خدا کی قسم اسی چھری سے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا

ارحم نے لال آنکھوں سے اسے گھورتے کہا تھا جبکے لہجہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہوچکا تھا ...کہ جولی کو موت سر پہ کھڑی دیکھائی دی تھی لہذا اسنے کہنا شروع کیا تھا

ددد دیکھو مم مج مجھے مارنا مم مت بب بتاتی ہوں سس سب دد دراصل جج جس دن ہہ " ہم پہلی مرتبہ ملے تھے مم مجھے اسی دن تت تم اچھے لگے تھے اور تت تمہاری بیوی کو دد دیکھ کر مم مجھے اندازہ ہوگیا تت تھا کہ وہ خ خوش نہیں ہے تمہارے ساتھ کک کیونکہ وہہ وہ تمہارے سس ساتھ ڈانس نن نہیں کرنا چاہتی تت تھی مم میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوگئ تھی تت تمھیں اور تت تمہاری دولت کو حح حاصل کرنا چاہتی تھی اسی لیے میں نے کل رات پلان بنایا مم میری گاڑی خراب نہیں ہوئی تھی میں نے خود ڈرائیور کو بھیجا تھا کہ

تم میرے گھر آ سکو اور جج جب ہم گھر پہنچے تو مم میں نے تمہاری کافی میں نیند کی گولی ملا دی تھی اور تمہاری شرٹ اتار کر خود پہن کر تمہارے سینے چہرے گردن پہ ریڈ لپ اسٹک کے نشان بنائے اور وہ تمام پکچرز کلک کر کے عائزہ کو تمہارے نن نمبر سے بھیج دی تھیں اور پھر عائزہ کل یہاں آئی تھی پکچرز دیکھنے کے بعد لیکن میں نے بتایا کہ تم مجھے شادی کے لیے پہ پپ پرپوز کر چکے ہو اور اسے طلاق دے کر مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو اور تمہارے بزنس میں مم میں ففٹی پرسنٹ کی شیر ہولڈر بھی ہوں اسکو جعلی فائل بھی دیکھائی میں نے اور وی روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی "...

اسکو پوری بات بتاتے جولی نے اسکی جانب دیکھا جو خون آلود نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا اسکو دیکھتے جولی نے اپنے سوکھے ہوئے لبوں پہ زبان پھیری تھی اس بات سے بے خبر کہ ارحم نے نہایت ہی چالاکی سے اسکی تمام باتیں فون میں ریکارڈ کر لی ہیں ثبوت کے طور پہ...

... " میری شرٹ اتارو جلدی "

ارحم کے یوں کہنے پہ جولی ایک پل کی بھی تاخیر کیے بنا واشروم میں گھسی تھی پانچ منٹ میں وہ اپنا ڈریس پہنتی شرمندہ سی اسکو شرٹ تھما گئی تھی کہ شرٹ اس سے چھنتے وہ گاڑی کی چابیاں اٹھاتا تیزی سے باہر کی جانب لپکا تھا...

وہ رش ڈرائیونگ کرکے گھر پہنچا تھا جہاں عائزہ اپنا بیگ پیک کیے کھڑی تھی اسکے ساتھ ہی احمد خان انصاری بھی موجود تھے یعنی کہ وہ انکو بھی تمام تر باتیں بتا چکی تھی پہلے پہل تو انھوں نے یقین نہیں کیا لیکن پھر ثبوت دیکھتے وہ ماننے پہ مجبور ہوئے تھے...

" عائزہ میری بات سنو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو وہ جھوٹ بول رہی ہے

... " اسنے تمام تر سچائی بتادی ہے مجھے ریکارڈنگ بھی موجود ہے میرے پاس

ارحم نے اسکو شانوں سے تھماتے کہا تھا کہ عائزہ پل بھر میں جھٹکے سے اپنا آپ اس سے چھڑاتی غرائی تھی...

..." مت چھوؤ مجھے گھٹیا گندے دوغلے انسان "

تمہارا اب کچھ بھی بتانا سننا بے معنی ہے تمہارے کہنے سے سچائی بدل نہیں جائے گی "
..." نا ہی وہ وقت واپس آئے گا جب تم اس جولی کی بانہوں میں تھے

عائزہ نے لال آنکھیں لیے کہا تھا جبکہ آنسو متواتر آنکھوں سے جاری تھے...

..." زی بے بی ایسا کچھ نہیں ہے ڈیڈ آپ اسے سمجھائیں نا "

ارحم نے امید بھری نظروں سے احمد صاحب کو دیکھتے کہا تھا جنکی آنکھوں میں بھی سرد مہری چھائی ہوئی تھی...

"میں نے کہا تھا اسے لیکن جب وہ پکچرز اور فائل دیکھیں تو یقین آگیا مجھے کہ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم پہ یقین کیا جائے دور ہو جاؤ میری نظروں سے "...

احمد صاحب کہتے وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے جبکے ارحم ایک مرتبہ پھر عائزہ کی جانب بڑھا تھا جو اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھی...

"عائزہ پلیز ایک دفعہ میری بات سنو ایسا کچھ بھی نہیں ہے میری جان وہ سب تمہاری نظروں کا ایک دھوکا ہے اور کچھ نہیں "...

ارحم نے ملتجی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے کہا تھا...

" ابھی ابھی تو دھوکے سے باہر نکلی ہوں میں وہ دھوکا جو میں اب تک خود ہی کو دیتی آئی ہوں کہ تمھیں مجھ سے محبت ہے لیکن تمھیں مجھ سے نہیں میرے جسم سے محبت تھی جسکو تمنے حاصل بھی کرلیا اور حاصل کر کے جب دل بھرگیا تو مجھے اب چھوڑنا چاہتے ہو کیوں کیوں عائزہ کو ایک کھلونا ہے نا جب کہو گے ہنسے گی جب کہو گے روئے گی اور جب کہو گے تمہارے نیچے بیچھ جائے گی " ...

" عائزہ " ...

ارحم نے دھاڑا تھا جب کے اسکا ایک ہاتھ عائزہ کو مارنے کے لیے فضا میں بلند ہوا تھا...

مارو مارو نارک کیوں گئے اب تم ہاں تم جیسا کمزور نفس کا انسان اور کر بھی کیا سکتا ہے " جسکا دل اپنی بیوی سے نہیں بھرا تو باہر اپنی خواہشات کو پوری کرنے چل دیا اب سمجھ آئی مجھے کہ راتوں کو اتنا لیٹ کیوں آتے تھے تم" ...

عائزہ نے نفرے بھرے لہجے میں کہا کہ ارحم نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچ لیں تھیں ...

عائزہ ایک دفعہ سن لو میری بات میری محبت جھوٹی نہیں ہے تم سے میں بہت پیار " کرتا ہوں یہ سب ایک پلان ہے جو ہمیں الگ کرنے کے لیے بنایا گیا ہے کہو تو ثبوت بھی دیکھا سکتا ہوں تمھیں میرے پاس موجود ہے " ...

ارحم نے آنکھوں میں امید لیے کہا تھا کہ عائزہ نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا...

مجھے اب مزید کوئی ثبوت نہیں دیکھنا ارحم خان انصاری جو میں نے دیکھے وہ کافی ہیں "
... "میرے لیے مجھے مزید تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا جارہی ہوں اس گھر سے

...عائزہ سپاٹ سرد لہجے میں کہتی مڑی تھی کہ ارحم کی آواز پہ رکی تھی

اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو ٹھیک ہے تم رہو اس گھر میں میں ہی چلا جاتا ہوں کبھی نا "
... " واپس آنے کے لیے

...ارحم نے تلخ بھری مسکراہٹ چہرے پہ لاتے کہا تھا جبکے آنکھوں میں نمی در آئی تھی

... " یہ فیصلہ لینے پہ تمنے مجبور کیا ہے مجھے ارحم خان انصاری "

عائزہ کہتی مڑی تھی کہ ارحم نے ایک جھٹکے میں اسکی بازو کو کھینچتے اپنے بے حد نزدیک کیا تھا...

"نہیں یہ فیصلہ لینے پہ میں نے مجبور نہیں کیا تمھیں بلکہ اس کھوکھلی محبت نے کیا ہے جو شاید تمنے کبھی مجھ سے کی تھی لیکن ایک بات سمجھ چکا ہوں میں بھی تمنے محبت تو کی تھی مجھ سے لیکن اعتبار تمنے کبھی کیا ہی نہیں نا کبھی کرنے کی کوشش کی ... "

"لیکن میں نے تو صرف تمھیں چاہا ہے اور ٹوٹ کے چاہا ہے لیکن دیکھو پھر بھی ہاتھ خالی ہیں میرے اسلیے میں نہیں چاہتا کہ تمہاری کسی بھی بات کو رد کروں چاہے وہ پھر پچھڑنا ہی کیوں نا ہو ... "

عائزہ نے ایک نظر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے اپنے لیے صرف جنونیت دیوانگی اور محبت دیکھائی دی تھی کہ وہ اس کی جنونیت سے گھبراتی نظریں پھیر گئی تھی ارحم نے زخمی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا ...

"میری بات یاد رکھنا عائزہ ارحم خان انصاری میں جا تو رہا ہوں لیکن تمام تر رابطے ختم کر کے
اور اگر زندگی میں کبھی میری بے گناہی تم پہ کھل گئی یا ثابت ہوگئی تو کبھی مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا کیوں تمنے آج خود ہی اس ارحم خان انصاری کو مار ڈالا ہے جس نے کبھی محبت کی تھی تم سے اور جو تمہارے سامنے کھڑا ہے وہ وہ ارحم خان انصاری ہے جو تمھیں جانتا تک نہیں "...

ارحم کے کرخت لہجے کو محسوس کر کے پل بھر کے لیے عائزہ کا ننھا دل کانپ اٹھا تھا دھڑکن جیسے تڑپ اٹھی تھی لیکن پھر وہ رات کا منظر یاد آیا جب وہ کسی اور کی بانہوں

میں تھا تو وہ نفرت سے سرجھٹک گئی تھی جبکے اسکے یوں کرنے پہ ایک ہی جھٹکے میں عائزہ کو آزاد کرتے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اور فون پہ رحمن کی کال ڈائل کرتے وہ گویا ہوا...

ہاں رحمن سنو آج رات کی ہی انگلینڈ کی فلائیٹ بک کراؤ آج رات یعنی آج ہی رات کی "..."

..." اوکے باس جیسا آپ کا حکم "

رحمن کے کہتے ساتھ ہی ارحم نے کال کاٹ ڈالی تھی...

اور پھر آج رات دس بجے کی فلائیٹ سے ارحم انگلینڈ کے لیے روانہ ہوچکا تھا...

عائزہ کے آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ چاہا کے بھی اس ستمگر کو بھلا نہیں سکتی تھی اب جبکے وہ اس کی روح تک میں سما گیا تھا اپنا اور اسکا گزرا ایک ایک پل یاد کیے وہ بے آواز آنسو بہانے میں مشغول تھی جبھی اسے وامٹ آئی تھی وہ بھاگ کے واشروم میں گئی تھی اور کچھ دیر بعد نڈھال سی باہر آئی تھی کہ یکدم اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا اور وہ اپنے ہوش و حواس کھوتی زمین بوس ہوئی تھی...

عائزہ کو بے ہوش ہوئے چند ہی منٹ گزرے تھے کہ اسکے روم میں ملازمہ آئی تھی تاکہ اس سے کھانے کا پوچھ سکے لیکن سامنے اسکو زمین بوس دیکھ کر وہ گھبراتے ہوئے نیچے کی جانب بھاگی تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ ہاسپٹل میں موجود تھی...

آدھے گھنٹے کے بعد اسنے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے ہی کرسی پہ بیٹھی ہاجرہ بیگم کو پایا تھا جو کچھ پڑھ کر اسکے چہرے پہ پھونک رہی تھیں اور انکے چہرے پہ خوشی کی رمق واضح طور پہ دیکھائی دے رہی تھی اسنے ایک نظر اپنے دائیں ہاتھ پہ ڈالی

جہاں کنولا لگا ہوا تھا اور ساتھ سٹینڈ کے ساتھ ہی ڈریپ بھی تھی اسکا سر میں شدید درد ہورہا تھا اسکی آنکھوں کے پپوٹے رونے کے باعث لال تھے...

اسنے درد کے مارے کنپٹیوں کو اپنی انگلیوں کی مدد سے سہلایا تھا...

ماما مم می میں یہاں کیا کررہی ہوں کیا ہوا تھا مجھے ..."؟ "

عائزہ نے الجھی نگاہوں سے استفسار کیا تھا...

" بیٹا تم بے ہوش ہوکر گر گئی تھی اور پتہ ہے ایک خوشخبری ہے تمہارے لیے "...

"کیسی خوشخبری "...

...عائزہ نے الجھی نظروں سے ہاجرہ بیگم کی جانب دیکھا تھا

..." بیٹا میں نانی بننے والی ہوں "

...وہ اسکا ماتھا چومتی بولیں تھیں جبکہ عائزہ شوکڈ رہ گئ تھی

..."کیا ہوا بیٹا تمھیں خوشی نہیں ہوئی "

...جبکہ عائزہ نے انکی جانب ایک نظر دیکھا تھا اور پھر ساری بات ان کو بتائی تھی

تم کتنی بے وقوف ہو عائزہ میرا دل نہیں مانتا کہ ارحم کوئی ایسا کچھ کرسکتا ہے "--- "

...یقینا تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

موم میں آپکی سگی ہی اولاد ہوں نا "---"

..." حد ہے یہ کیا بکواس ہے عائزہ "

موم مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی اس جولی نے وہ فائل دیکھائی تھی مجھے اور پھر وہ " پکچرز اور چلو مان بھی لیا کہ یہ سب جھوٹ ہے لیکن موم جو سب میں نے وہاں اپنی ..."آنکھوں سے دیکھا وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا

...عائزہ ٹوٹ بکھرے لہجے میں بولی تھی

..." اچھا پریشان مت ہو میں بات کرونگی ارحم سے "

" نہیں آپکو میری قسم آپ کوئی بات نہیں کریں گی ویسے بھی وہ پاکستان میں نہیں ہے "

...

... " بہت ہی ضدی قسم کی لڑکی ہو تم "

...ہاجرہ بیگم اب کی بار فکر مندی سے بولیں تھیں

اگلی صبح عائزہ کو ڈسچارج مل چکا تھا سبکو ارحم کے بارے میں پتہ چل چکا تھا عائزہ نے کسی کو بھی بولنے سے اس معاملے میں منع کیا تھا یعنی کے وہ اس موضوع پہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی...

نمل اور یزدان عائزہ سے ملنے آئے تھے نمل عائزہ کے لیے بہت خوش تھی یزدان نے عائزہ سے کہا تھا کہ وہ ارحم سے بات کرے گا لیکن عائزہ نے اسے بھی بات کرنے سے منع کردیا تھا اور اپنی پریگنسی والی بھی اس سے چھپائی تھی...

نمل نے عائزہ کو بھی آج شام کی پارٹی میں آنے کا کہا تھا کہ یزدان نے نمل کو صرف اسی بارے میں بتایا تھا کہ وہ نمل کو میڈیا کے سامنے اپنی وائف کے طور پہ انٹرودیوس کرانا چاہتا ہے لیکن اسکی برتھڈے کے سرپرائز کا نہیں بتایا تھا اور نمل اس دفعہ عائشہ کی بیٹی ہونے پہ اور عائزہ کے یوں ارحم سے روٹھنے پہ اور پریگنٹ ہونے پہ اپنی سالگرہ کو مکمل بھول چکی تھی...

★★★

شام کے تین بج چکے تھے اور پانچ بجے انھیں نکلنا تھا نمل ابھی اپنے کمرے میں ہی تھی کہ ملازمہ اندر آئی تھی...

..." نمل میم وہ کچھ بیوٹیشنز آئی ہیں آپ سے ملنے کی متمنی ہیں"

نمل پہلے حیران ہوئی اور پھر سر کو اثبات میں ہلاتے وہ انھیں اندر کی اجازت دے چکی تھی...

اسلام و علیکم میم ہمیں یزدان سر نے آپکو آج شام کی پارٹی کے لیے تیار کرنے کو " بھیجا ہے میں آپکی ہیر سٹائلسٹ ہوں یہ میک اپ آرٹسٹ ہے اور یہ آپکی ڈریس ڈیزائنر ہے اور ساتھ ہی یہ آپکی جیولر اور یہ شوز جنکی کمپنی سے ہیں یہ وہاں کی اونر ہیں "...

نمل نے ایک نظر ان پانچوں لڑکیوں پہ ڈالی جو سٹائلش سا لباس پہنے ہوئیں تھیں ایک خوبصورت مسکراہٹ نے انکا احاطہ کرلیا تھا...

نمل نے ان سب کے لیے ملازمہ کے ہاتھوں فریش اورنج جوس کے ساتھ سنیکس منگوائے تھے ...

نمل نے ایک نظر اپنے ڈریس پہ ڈالی تھی جو پاؤں سے کچھ اوپر تھا اور کلر ریڈ تھا اسکے ساتھ ہی ڈائمنڈ کا وائیٹ اور ریڈ کلر کا خوبصورت سا سیٹ اور ساتھ ہی وائیٹ اور ریڈ کلر کی ہائی ہیلز وہ ان سب پہ محبت سے ہاتھ پھیر رہی تھی کیونکے وہ اسکے یزدان کی پسند تھیں اسکے لیے ...

میم آپ ماشاءاللہ اتنی خوبصورت ہیں آپکو تو میک اپ کی بھی ضرورت نہیں بس لائیٹ سا ٹچ اپ دونگی " ...

...میک اپ آرٹسٹ کے یوں کہنے پہ نمل دلکشی سے مسکرائی تھی

نمل آدھے گھنٹے میں تیار ہو چکی تھی ریڈ کلر کا پاؤں کو چھوتا فراک پہنے آنکھوں میں کاجل ڈالے آنکھوں پہ لائنر لگائے اور مسکارے سے بوجھل ہوتی پلکیں ہونٹوں کو لال رنگ کی لپ اسٹک سے رنگے گلے میں ڈائمنڈ کا وائیٹ ریڈ کلر کا سیٹ پہنے بالوں کو ایک سائیڈ پہ ڈال کر سائیڈ سے مانگ نکال کر پف بنائے اور نیچے سے ہلکا سا کرل کیے پاؤں میں وائیٹ اور ریڈ کلر کی ہائی ہیلز پہنے دوپٹے سے خود کو اچھے سے کور کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی...

نمل میم آپ تو ماشاءاللہ اتنی خوبصورت لگ رہی ہیں یزدان سر کا تو چین و قرار لوٹنے والی ہیں آپ آج تو "...

میک اپ آرٹسٹ نے کہا کہ سبھی لڑکیاں اسکی بات سنکر مسکرا دی تھیں جبکہ نمل کا دل زوروں سے دھڑکا تھا...

...نمل کے تیار ہونے کے بعد وہ لڑکیاں بھی واپس جاچکی تھیں

نمل آئینے کے سامنے کھڑی تنقیدی نگاہوں سے اپنا جائزہ لے رہی تھی کہ اچانک ہی اسکی ...نوٹیفیکیشن ٹون بجی تھی

نمل نے اپنا موبائل آن کرتے دیکھا تو وہاں یزدان کا میسج جگمگا رہا تھا کہ وہ گاڑی بھیج رہا ہے خود کچھ مصروف ہے لہذا وہ ڈرائیور کے ساتھ آجائے پہلے پہل تو نمل کو عجیب لگا کہ بھلا نمل سے زیادہ ضروری یزدان کے لیے کیا ہوسکتا تھا لیکن یہ سوچ کر کہ شاید واقعی ہی وہ بزی ہوگا وہ دوپٹے کو گلے میں ڈالے چادر کو شانوں پہ اچھے سے پھیلائے اپنا موبائل اور کلچ اٹھائے باہر کی جانب بڑھی ہی تھی کہ اسے گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کررہا وہ بنا اسکی شکل دیکھے ... گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی

گاڑی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ نمل کو محسوس ہوا کہ ڈرائیور گاڑی کو غلط جانب موڑ رہا ہے...

بھائی یہ کونسے راستے سے لے جا رہے ہیں آپ یہ راستہ تو نہیں ہے میں پہلے بھی " اس راستے سے آئی ہوں "...

اسکے کسی قسم کے کوئی جواب نا دینے پہ نمل کو اپنے اردگرد خطرے کا احساس ہوا تھا...

"گگ گی گگ گاڑی روکو ممم می مجھے جج جانا ہے"...

نمل نے کہا ہی تھا اس ڈرائیور نے نمل کے سر پہ کوئی نوکیلی چیز دے ماری تھی جس سے نمل اسی وقت اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی چلی گئی تھی...

★★★

نمل کو ہوش آیا تو خود کو کسی کمرے میں بند پایا کمرے میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور نمل کا وجود رسیوں سے باندھا گیا تھا...

کلک کلک کک کی کیی کک کوئی ہہ ہہ ہے "---"

"کلک کی کون ہہ ہے ممم ممم می مم مجھے ککلکیو کیوں قق قہ قید کک کر کے رکھا ہوا ہے "...

اب کی بار نمل نے روتے ہوئے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تھا لیکن بے سود وہاں اسکے تڑپنے رونے کا کوئی اثر نا ہوا تھا...

بالآخر اسکے کافی شور مچانے کے بعد دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے تھے رونے سے نمل کا میک اپ خراب ہوچکا تھا ہیر سٹائل بھی بکھر چکا تھا...

..." ویلکم مسز نمل یزدان لاشاری "

...دلاور نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا

کککی کی کون ہو تت تی تم ..."؟ "

...نمل خود کو رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کرتی بولی تھی

میں کون ہوں یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے لیکن اتنا جان لو کہ میں تمہارا خیر "خواہ نہیں ہوں تمہارے شوہر یعنی کے پریزیڈنٹ یزدان لاشاری کا سب سے بڑا دشمن میں ہی ہوں " ...

دلاور خان نے آگ اگلتے لہجے میں کہا اور دوسرے آدمی کو کمرے کی لائیٹ اون کرنے کا کہا تھا...

دلاور خان کی نظر جیسے ہی نمل کی جانب اٹھی وہ اپنی جگہ جم سا گیا تھا شاید ہی اسنے خوبصورتی پہلے کبھی دیکھی تھی اسکی کوئی گرل فرینڈ اتنا حسن نہیں رکھتی تھی کہ جتنا حسن نمل کے پاس تھا...

" پلیز مم می میں نن ن نے ککی کیا بگاڑا ہے تت تمہارا مجھے جانے دد دو " ...

نمل نے روتے ہوئے کہا تھا...

جبکہ دلاور نے سر تا پاؤں غلیظ نگاہوں سے نمل کی جانب دیکھا تھا...

" ٹھیک ہے میں تمھیں جانے دونگا لیکن میری کچھ شرائط ہیں وہ ماننی پڑیں گی تمھیں "
...

"کیسی شرطیں "...

نمل نے بھیگی پلکوں سمیت دلاور کی جانب دیکھتے پوچھا تھا...

" تمھیں یزدان سے بولنا ہوگا کہ وہ وزیراعظم کے عہدے سے استعفی دے دے اور تم اس سے طلاق لے کر میرے پاس آجاؤ تمھیں پیسے میں تول دونگا "...

بکواس بند کرو اپنی گھٹیا انسان کیا سمجھتے ہو تم خود کو ہاں کہ ہر کسی کو پیسے سے خرید " لوگے مجھے اپنے شوہر سے بہت محبت ہے سمجھے تم اور میں یزدان سے اس قسم کا کوئی ... "گھٹیا مطالبہ نہیں کرونگی چاہے تم مجھے مار ہی کیوں نا دو سمجھے

نمل غرائی تھی کہ دلاور کا اشتعال عود کر آیا تھا اور اسنے دوسرے آدمی کو نمل کی ویڈیو ...بنانے کا بولا تھا

... " ٹھیک ہے تمہاری مرضی اب جو میں کرونگا نا وہ ساری دنیا دیکھے گی "

... " نن نیننن نی نن ن نہیں یی بب بند کرو یک یہ "

...نمل روتے ہوئے اسے ویڈیو سے منع کرتی بولی تھی

جانتی ہو میں نے ایسا کیوں کیا یہ ویڈیو کیوں بنائی اسلیے کہ یہ ویڈیو تمہارے شوہر کو " بھیجوں گا پھر وہ تڑپ کر تمھیں بچانے آئے گا اور افسوس کہ مجھے دو محبت کرنے والوں کو جدا کرنے کا کوئی دکھ نہیں ہوگا جب میں تمہاری ان حسین آنکھوں کے سامنے تمہارے ... " چہیتے شوہر کو قتل کرونگا

...دلاور خان نے سفاکیت سے کہا تھا

...جبکے نفی میں سرہلاتے رہ گئی تھی

...اور دل ہی دل میں یزدان کو شدت سے پکارنے لگی تھی

یزدان جو کے اپنے مینجر کے ساتھ کچھ امپورٹنٹ پوائنٹس ڈسکس کرنے میں مصروف تھا اسی نوٹیفیکیشن ٹون بجی تھی...

آج کے ایونٹ کی تمام تیاریاں مکمل تھیں بس گیسٹ اور نمل کا آنا باقی تھا...

یزدان نے جیسے ہی میسج اوپن کی ایک ویڈیو کے ساتھ اسے ایک میسج اور لوکیشن بھی موصول ہوئی تھی جسکو دیکھ یزدان کی آنکھیں حد درجہ لال ہوچکی تھیں پل بھر میں وہ ساری صورتحال کو سمجھ گیا تھا...

"اگر اپنی بیوی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو فوراً اس لوکیشن پہ پہنچو اور اگر پولیس کو انفارم کیا تو اس شہر کی بربادی کے ذمہ دار تم خود ہوگے" ...

یزدان جانتا تھاکہ یہ کون ہے لہذا اسنے انتہائی ہوشیاری سے کام لیتے پولیس کی بھاری نفری کو الرٹ کردیا تھا اور انکو سِول کپڑوں میں ہی آنے کی تقلید کی تھی کہ انکو ان پر کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نا ہو...

نمل کوکڈنیپ ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا ایونٹ میں تمام گیسٹ آچکے تھے تمام لوگ ہی یزدان کی بیوی کو دیکھنا چاہتے تھے ٹائم ہوچکا تھا لیکن نا ہی سٹیج پہ یزدان تھا نا ہی نمل لوگوں کی آپس میں چہ میگوئیاں بھی جاری تھیں راحیل اور ارمغلان دونوں ہی نمل اور یزدان کے نمبرز ٹرائے کررہے تھے لیکن دونوں کے فون ہی مسلسل بند جارہے تھے...

یزدان لوکیشن پہ پہنچ چکا تھا جو کے دلاور خان کا ہی ہاؤس تھا پولیس کو اپنے پیچھے آنے کا کہتا وہ تیز قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھا تھا گیٹ پہ موجود چوکیدار اسکو پہچان گیا تھا لہذا اسنے اسکو اندر آنے دیا تھا...

یزدان جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے ہی اسے دلاور خان اسے شراب پیتا ہوا دیکھائی دیا تھا...

..."کہاں ہے میری بیوی دلاور خان "

...یزدان کی غضبناک اور چنگارتی آواز سنکر دلاور ہنسا تھا

بیوی سے بھی ملوا دیتا ہوں لیکن کہیں پولیس کو ساتھ لانے کی غلطی تو نہیں کر بیٹھے "
تم اگر ایسا ہی تو میں نے اس شہر کے سب کے مہنگے اور بڑے مال میں اپنے آدمیوں سے کہہ کر ٹائم بم لگوا دیا ہے اگر تو تم پولیس ساتھ لائے ہو تو بھی اس ہنستے بستے شہر کو میرے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اگر تم
..." نہیں لائے تب بھی اس شہر کو بربادی سے نہیں بچا پاؤ گے یہ تو طے بات ہے

دلاور کی بات سنکر یزدان کا اشتعال عود کر آیا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں اسکی جانب بڑھتے وہ اسکے منہ پہ پے در پے مکے رسید کرنے لگا دلاور نے خود کو بچانے کی کوشش کی اپنے آدمیوں کو الرٹ کیا لیکن اس سے پہلے ہی پولیس نے اس تمام علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا ...

یزدان کو ایک کمرے سے مدھم روشنی آتی دیکھائی دی تھی اور وہی سے نمل کے چیخنے کی آواز بھی لہذا وہ ایک منٹ کی بھی دیر کیے بنا اسکی جانب لپکا تھا ...

جیسے ہی وہ اس کمرے میں پہنچا سامنے ہی نمل اسے کرسی پہ رسیوں سے بندھی نظر آئی تھی وہ ایک ہی جست میں اسکی جانب لپکا تھا ...

... "یی ی یزدان آپپ آپ آگئے مم می مجھے مم مارنن ناچچ چاہتا تت تھا وہ "

نمل نے لڑکھڑاتے لہجے میں بھیگی پلکوں سمیت کہا تھا کہ یزدان نے اپنی لہو ٹپکاتی نظروں سے نمل کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک ہی جھٹکے میں اسکو رسیوں سے آزادی دلانے کے بعد اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا...

نمل میری جان اللہ کا شکر ہے تم ٹھیک ہو میں آگیا ہوں نا اب تمھیں کچھ بھی نہیں ہونے دونگا "...

..." ی یزدان آپپ آپ ن ن نن نے وو وہ ڈرائیور نن نہیں بب بھیجا تھا"

..." نہیں جان میں نے نہیں بھیجا تھا ان فیکٹ میں خود لینے آنے والا تھا تمھیں "

..." وو وہ بب ب بندہ صحیح نن نہیں تھا"

" اشش پولیس نے سبکو اریسٹ کرلیا ہے جان کچھ نہیں ہونے دونگا تمھیں آئی پرامس "

...

...یزدان نے شدت سے نمل کی پیشانی کو چومتے کہا تھا

کہ دلاور جو کے پولیس کے ڈر کی وجہ سے وہی کہیں چھپا ہوا تھا نمل اور یزدان کو یوں دیکھتے اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا اپنی گن کو لوڈ کرتے وہ دبے پاؤں یزدان اور نمل کی جانب بڑھا چونکہ یزدان کی دلاور کی جانب پیٹھ تھی اسلیے وہ اسے نہیں دیکھ سکا تھا لیکن نمل نے اسکو دیکھتے یزدان کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا...

... " یی یزدان وہہ وہ آپکے پیچھے ہے "

نمل نے خوف سے لرزتے کہا تھا کہ یکدم ہی یزدان نے نمل کو اپنے پیچھے کیا اور خود دلاور کی جانب رخ موڑا تھا...

"یزدان میں تمھیں آخری چانس دیتا ہوں وزیراعظم کے عہدے سے استعفیٰ دے دو اور سیاست چھوڑ دو میں تم دونوں کی جان بخش دونگا اور یہ بھی بھول جاؤنگا کہ تمنے میرے ساتھ کتنی زیادتیاں کیں ہیں اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو دونوں میاں بیوی کلمہ پڑھ لو فوراً "---

گن ٹریگر پہ انگلی رکھتے دلاور نے خباثت بھری ہنسی ہنستے کہا تھا...

"یہ تو قطعی ممکن نہیں کہ میں سیاست چھوڑ دوں یہ پیشہ تو میرے باپ دادا کا بھی رہا ہے تو میں کیسے اس سے دستبردار ہوسکتا ہوں تجھ میں ہمت ہے تو چلا گولی دیکھتے ہیں کہ کس میں کتنا دم ہے"...

"نہیں یزدان آپہ آپ کیا کہہ رہے ہ ہیں ایی ایسا مت کریں ہہ میں آپ کے بب بنا نہیں رہ سکتی" ...

... نمل نے روتے ہوئے کہا تھا

... "چلو ٹھیک ہے دو تم دونوں لو برڈز کلمہ پڑھ لو"

دلاور نے اب کی بار پھنکارتے ہوئے کہا تھا اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا یزدان نے نہایت پھرتی سے اپنے فون میں اسکی کی گئی ریکارڈنگ سیو کرتے اپنی پسٹل کا رخ اسکی جانب موڑتے اندھا دھند اسکے ہاتھ پہ گولی چلائی تھی جبکے وہ تکلیف کے سبب بلبلایا تھا...

اسی وقت اے سی پی اور چند پولیس اہلکار اندر داخل ہوئے تھے اور دلاور کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا...

یزدان ایک منٹ کی دیر کیے بنا اپنے فون میں ہوئی ریکارڈنگ اے سی پی کو سنائی تھی جسکی بنا پہ اے سی پی دلاور کی جانب بڑھا تھا اور اسکے ہاتھ میں ہتکھڑی لگانے لگا تھا...

" یو آر انڈر آریسٹ مسٹر دلاور خان "...

اے سی پی نے کہا تھا...

تم دو ٹکے کے پولیس والے تم مجھے دلاور خان کو گرفتار کروگے جانتے ہو کہ کون ہوں " میں صدر رہ چکا ہوں اس ملک کا سمجھے تم "...

" سر آپ کی بات سو فیصد درست ہے لیکن تمام ثبوت آپکے خلاف ہیں اور آپکے چند ساتھیوں نے بھی آپ کے خلاف بیان دے دیا ہے اور اس ریکارڈنگ کو سننے کے بعد تو کسی اور ثبوت کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں کیوں کے کنڑی کے مسٹر پریزیڈنٹ اور انکی وائف کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور استعفیٰ دینے کو بھی کہا ہے جو کے قانوناً جرم ہے "...

اے سی پی نے تفصیل بتاتے اسے ہتکھڑی لگائی تھی جبکے دلاور نے یزدان کو لال آنکھیں لیے گھورا تھا جبکے یزدان کے چہرے پہ چھائی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اچانک ہی دلاور کی ہنسی گونجی تھی...

" تم لوگوں نے ان لوگوں کو تو بچا لیا ہے لیکن اس شہر کو کیسے بچاؤ گے جہاں میں نے ٹائم بم لگایا ہے "...

دلاور نے کہا ہی تھا کہ ایک زور دار مکا یزدان نے اسکے منہ پہ جڑ دیا تھا جبکہ اے سی پی نے پولیس اہلکاروں کو اسے تھانے لے جانے کا حکم دیا تھا...

" سر یزدان اب ہم کیا کریں گے اتنی زندگیوں کو کیسے بچا پائیں گے "...

اے سی پی نے لہجے میں پریشانی لیے کہا تھا...

" آئی ہیو آ آئیڈیا مسٹر اے سی پی آپ فائر بریگیڈیئرز کو اور تمام پولیس کی نفری کو مال پہنچنے کا کہیں میں آرمی کے کیپٹن ارمغان قریشی کو کال کرے وہاں آرمی کے سولجرز کو بھی پہنچنے کا کہتا ہوں "...

" اوکے سر نوٹڈ "...

اے سی پی پھرتی سے باہر نکلا تھا کہ یزدان بھی نمل کو اپنے حصار میں لیے باہر نکلا تھا گاڑی میں بیٹھتے اسنے ارمغلان کے نمبر پہ کال ملائی تھی ---

ہیلو سالے صاحب آپ کی سخت ضرورت ہے کا ئنڈلی میرے بھیجی گئی لوکیشن پہ پہنچیں میں وہی آرہا ہوں " ...

ارمغلان نے یزدان کے لہجے میں سنجیدگی محسوس کرکے فوراً اپنی کار کو لیے وہاں سے نکلا تھا جبکہ عائشہ اسکو اتنی تیزی سے جاتے دیکھ حیران ہوئی تھی...

" یزدان پلیز ایسا مت کریں آپ اور بھائی وہاں مت جائیں " ...

نمل نے روتے ہوئے کہا تھا کہ اس پل یزدان کو نمل پہ ڈھیروں پیار آیا اور اپنے دل کی پکار پہ لبیک کہتے وہ اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا...

اسکے شدت بھرے لمس کو جھیلنے کی ہمت نا تھی نمل کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا جبکے سانس رک رہا تھا یزدان نے اسکی اکھڑتی ڈوبتی سانسوں کو محسوس کر پیچھے ہٹا تھا کہ نمل اسکی باہوں میں جھول گئی تھی...

..." ہیے نمل بے بی آنکھیں کھولو کیا ہوا تمھیں "

یزدان نے پریشانی کے عالم میں کہا تھا جبکے نمل کے ہوش پہ نا آنے پہ اسنے گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب کیا تھا اور ارمغلان کو کچھ دیر میں آنے کا کہہ کر میسج سینڈ کردیا تھا...

یزدان پریشانی کے عالم میں ایمرجنسی روم کے باہر چکر کاٹ رہا تھا جبھی وہاں ایک نرس آئی تھی...

مسٹر لاشاری ڈاکٹر نے آپکو اپنے روم میں بلایا ہے اور آپ کی وائف کو کچھ دیر میں ڈسچارج کردیں گے "...

..."سسٹر میری وائف ٹھیک ہے نا"

..."جی سر وہ بالکل ٹھیک ہیں آپ کچھ دیر میں انھیں گھر لے جا سکتے ہیں"

..."آئیے مسٹر لاشاری"

... ڈاکٹر یزدان کو اندر آتا دیکھ کر بولا تھا

..." جی ڈاکٹر اپنے بلایا تھا مجھے سب ٹھیک ہے نا اور میری وائف "

مسٹر لاشاری آپ کے لیے گڈ نیوز بھی ہے اور بیڈ نیوز بھی اسی سلسلے میں آپ کو بلایا "
... " ہے

... "کیا مطلب ڈاکٹر میں کچھ سمجھا نہیں "

... " مبارک ہو مسٹر لاشاری آپ کی وائف امید سے ہیں "

...جبکے یزدان کا چہرہ پہ تو خوشی دیکھنے لائق تھی

سیریسلی ڈاکٹر مائے گاڈ آئی کانٹ بی لیو "--- "

بٹ مسٹر لاشاری ایک بری خبر بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ آپکی وائف " کا دل نارمل انسانوں کے مقابلے میں کافی حد تک ویک ہے اسلیے اب سیچوئشن کچھ ایسی ہے کہ بے بی اور ماما دونوں کی جان کو خطرہ ہے اگر نمل کے دل کا بروقت آپریشن نا ہوا تو ... "

اب کیا ہوگا ڈاکٹر میں اپنی نمل کو کسی قیمت پہ نہیں کھو سکتا میں مرجاؤنگا اسکے بنا پلیز " ... " کچھ بتائیں مجھے کوئی تو طریقہ ہوگا اس بیماری سے نپٹنے کا

...یزدان نے چہرے پہ پریشانی سجائے جبکہ آنکھوں میں نمل کے لیے دیوانگی لیے کہا تھا

مسٹر لاشاری آپ کو نمل کا آپریشن کرانا ہوگا ویسے تو میں نے کہا تھا کہ آپ آؤٹ آف " کنٹری چلے جائیں لیکن ایسی حالت میں نمل کا زیادہ سفر کرنا ٹھیک نہیں تو بہتر ہے آپ یہی پہ اسی ہاسپٹل میں آپریشن کرا لیں اور آپ ریسٹ میں خود کرونگا اس چیز کو لے کر بے

فکر ہوجائیں آپ اور ایک اچھی بات بھی ہے کہ اس بیماری میں آپریشن کی صورت میں پیشنٹ کے سروایو کرنے کے چانسز نوے فیصد ہوتے ہیں جتنی جلدی آپریٹ ہوگا اتنا ہی نمل اور بے بی کے لیے اچھا ہوگا "...

...ڈاکٹر نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا

..." ڈاکٹر میری نمل ٹھیک ہوجائے گی نا "

...یزدان نے امید بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا

جی آپ بے فکر ہوجائیں انشا اللہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی فلحال آپ انھیں لے جاسکتے " ہیں "...

... " اوکے ڈاکٹر تھینک یو "

یزدان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پہ ڈاکٹر نے بھی اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھے مسکرا کر اسکو تسلی دی تھی...

...یزدان روم میں داخل ہوا جہاں نمل اٹھ کر بیٹھی اپنی چپل پہننے کی کوشش کررہی تھی

...یزدان نے آگے بڑھتے نمل کو چپل پہنانی چاہی تھی جبکہ نمل نے پاؤں پیچھے کرلیا تھا

... " یزدان آپ کیا کررہے ہیں پلیز ایسا مت کریں مجھ گناہ گار مت کریں "

نمل تم نے جو خوشی مجھے آج دی ہے اسکا توکوئی نعم البدل ہی نہیں ہے میں بابا بننے " ... " والا ہوں اسے بڑے کر کیا خوشی کی ہوگی

..."کیا سچ میں یزدان "

نمل نے تشکر بھری بھیگی نگاہوں سے کہا جبکے یزدان نے سر کو اثبات میں ہلاتے اسکے نقش نقش پہ محبت کے پھول برسائے تھے...

..." نمل میں تمھیں کچھ بتانا چاہتا ہوں "

..." جی بولیں یزدان"

...اور یزدان نے نمل کو اسکی بیماری سے متعلق تمام سچائی بتادی تھی

یزدان میں یہ رسک لینے کو تیار ہوں اپنے بچے کی خاطر کچھ بھی کرگزروں گی آپ فکر "
مت کریں آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہی ہوگا بس ہم دونوں کے علاوہ فلحال یہ بات کسی
... "کو پتہ نا چلے بعد میں سب کو بتادیں گے

نمل نے مسکراتے ہوئے یزدان کے کندھے پہ سر رکھتے کہا تھا کہ یزدان نے مسکرا کر
...سر کو اثبات میں ہلاتے اسکے ماتھے پہ اپنے تشنہ لب رکھے تھے

ابھی وہ لوگ اسی اثنا میں کھڑے تھے کہ یزدان کی نوٹیفیکیشن ٹون بجی تھی یزدان نے
...دیکھا تو ارمغلان کا میسج کیا جس میں لکھا تھا

سالے صاحب آپ آرام سے میری بہن کو لے کر ایونٹ پہ پہنچ جائیں ہم نے ایک بار "
پھر سے دشمن کے وار کو ناکام بنادیا ہے شہر محفوظ ہے اب اور دلاور اور اسکے تمام ساتھی
... "اب پولیس کی حراست میں ہیں

یزدان نے میسج پڑھا تو ایک طمانیت بھری مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پہ در آئی تھی جب کے دل ہی دل میں اسنے اللہ کا بے پناہ شکر ادا کیا تھا...

" بہت شکریہ سالے صاحب ہمیں آپ جیسے نوجوانوں پہ فخر ہے "...

یزدان نے لکھ کر میسج ارمغلان کو سینڈ کردیا تھا اور نمل کو ساتھ لیے اپنی منزل کی جانب بڑھا تھا...

چونکہ نمل کا میک اپ کافی خراب ہوگیا تھا تو پارلر میں رک کر اسکا میک اپ ٹھیک کراتے یزدان نمل کو لیے اب ایونٹ کی لوکیشن پہ پہنچا جہاں سب لوگ انکی ہی راہیں تک رہے تھے دونوں کو ساتھ آتا تو سبکی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکے دونوں کی ہی جوڑی اسقدر کمال لگ رہی تھی کہ کچھ لوگ انھیں رشک بھری نگاہوں سے کچھ حسد بھری

نگاہوں سے دیکھنے میں مصروف تھے تمام لوگوں کو نمل کی قسمت پہ رشک آیا تھا جسکو شہزادہ جیسا حسن رکھنے والا انسان ملا تھا یزدان لاشاری صرف ایک سیاست دان ہی نہیں بلکہ ہر دوسری تیسری لڑکی کے دل پہ راج کرتا تھا جبکے اسکے دل پہ صرف ایک ہی لڑکی کی حکومت تھی اور وہ نمل قریشی ہی تھی...

"اسلام و علیکم میرے بھائیوں بہنوں امید ہے کہ سب خیریت سے ہونگے ملیے میری بیوی نمل یزدان لاشاری سے جس سے ملنے کو آپ سب بے تاب تھے "...

نمل نے وہاں موجود ہجوم کو دیکھتے یزدان کا بازو پکڑا تھا جبکے یزدان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے بے حد قریب کرلیا تھا میڈیا صحافی ہر کوئی نمل سے بات کرنا چاہتا تھا اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ یزدان اسے کیسے ملا...

میں نے آج سے پانچ سال پہلے اپنے اللہ سے دعا مانگی تھی اور اس دعا میں میں نے " یزدان لاشاری کا ساتھ مانگا تھا تاعمر کے لیے اور آج آپ سب کے سامنے میری دعا قبولیت کا درجہ پاچکی ہے میں بس یہی کہوں گی کہ میں نے آج تک صرف سنا ہی تھا کہ اگر آپ کسی کو سچے دل سے چاہو تو پوری کائنات آپکو اس سے ملوانے کی کوششوں میں لگ جاتی ہے لیکن آج اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھ بھی لیا میں اس رب کی شکرگزار ہوں جس نے مجھے میری محبت کو مجھے سونپا اور میری دعاؤں رائیگاں نہیں جانے دیا "

...

نمل نے مسکراتے ہوئے ایک صحافی کے سوال کا جواب دیا جب کے نمل کا جواب سنکر یزدان کے چہرے پہ نا ختم ہونے والی مسکراہٹ امڈ آئی تھی...

راحیل ہاجرہ عائزہ ارمغلان اور عائشہ سبھی نمل اور یزدان کے لیے بے پناہ خوش تھے خاص طور پہ عائزہ کی آنکھیں تشکر کے بھیگ گیئں کہ اللہ کا شکر جسنے اسکی بہن کو اسکی خوشیاں دے دی تھیں اسے آج ارحم کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی ...

یزدان اور نمل گھر آچکے تھے نمل نے یزدان کو اس لڑکی کے بارے میں بھی بتادیا تھا جو اسے پارٹی میں ملی تھی جسکی نیک پہ

D

کامارک تھا مطلب

D

سے دلاور خان ہی تھا نمل کافی الجھی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی وہ یزدان سے پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ آخر دلاور خان ہے کون...

نمل وائیٹ کلر کی سلک کی نائٹی پہنے جو کے فل تھی اپنے ہاتھوں پہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی لوشن لگا رہی تھی جبھی یزدان واشروم سے فریش ہوکر نکلا تھا بنا ٹی شرٹ کے بلیک ٹراؤزر میں اسکا کسرتی جسم نمایاں ہورہا تھا نمل نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا کہ بنا ٹی شرٹ کے اسکو دیکھتے اسکا چہرہ لال ہوا تھا یزدان نے نمل کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ ایک سمائل پاس کی تھی اور قدم با قدم چلتا نمل کی جانب آرہا تھا نمل یزدان کی آنکھوں میں تیرتی سرخی کو دیکھ اسکے ارادے جان چکی تھی اسلیے فرار ہونے کے راستے تلاش رہی تھی لیکن وہ شاید بھول چکی تھی کہ اسکے مقابل یزدان لاشاری جسکو آج تک کوئی مات نہیں دے سکا تھا اس کے نکلنے سے پہلے ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا...

..." تمھیں پتہ ہے کہ تم مجھ سے فرار نہیں پاسکتی تو کوشش کیوں کرتی ہو "

یزدان نے اسکی کان کی لو کو دانتوں تلے دبائے بھاری گھمبیر لہجے میں کہا تھا کہ نمل کا دل ایک سو بیس کی رفتار پکڑنے لگا تھا ...

" نن نی نہیں تت تو می میں کیوں ای ایسا کرونگی " ...

نمل کے لڑکھڑاتے لہجے کو محسوس کر یزدان گہرا مسکرایا تھا...

" ویسے ڈریس چینج کرنے کی اتنی بھی جلدی کیا تھی تمھیں جانتی تو ہو آج رات بھی تمھیں رعایت نہیں ملے گی " ...

یزدان نے اسکی گردن پہ شدت سے لب رکھتے کہا تھا کہ نائٹ میں نمل کا رعنائیاں بکھیرتا وجود اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی ...

..." نن نی پی یزدان پلیز آج نہیں آپ ہر زور اپنی من مانی کرتے ہیں یار میں تھک "

اس سے پہلے کہ نمل مزید کچھ بولتی یزدان اسکی سانسوں پہ اپنا تسلط جما گیا تھا آہستہ آہستہ اسکا لمس شدت اختیار کرتا جارہا تھا نمل نے یزدان کے سینے پہ اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا لیکن بے سود وہ بنا اسکی مزاحمت کی پرواہ کیے اسکی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیل رہا تھا آخرکار اسکی اکھڑتی سانسوں کو محسوس کرکے وہ پیچھے ہٹا تھا آزادی ملنے پہ نمل کھینچ کھینچ کر سانس لیتی یزدان کو پھر اپنی جانب متوجہ کرگئی تھی کہ وہ ایک مرتبہ پھر سے اسکی سانسوں کو پینے لگا تھا یونہی اسے گود میں اٹھائے وہ اسکی سانسوں کو پیتے اسنے احتیاط سے اسے بیڈ پہ لیٹایا تھا اور کچھ دیر کے توقف کے بعد اسے آزادی بخشی تھی نمل کا چہرہ سرخ انار ہوچلا تھا لرزتی پلکیں گلابی گال دودھیا رنگت اور سرخ ہونٹ جو یزدان کی بے باکیوں کے سبب مزید لال ہوگئے تھے دیکھتے یزدان کے

جذبات میں جیسے آگ ہی لگ چکی تھی اس سے پہلے کہ یزدان پھر سے کوئی گستاخی کرتا نمل کے سوال پہ وہ ٹھہرا تھا...

"یزدان دلاور خان آخر ہے کون اور میں نے جب اس لڑکی کا آپکو بتایا جسکی نیک پہ ڈی مارک تھا تو جواب کیوں نہیں دیا آپکے پاسٹ میں ایسا کیا ہوا تھا کہ آپکو عورتوں سے نفرت ہو گئی ...؟"

نمل کے پوچھنے پہ یزدان نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور پھر کہنا شروع کیا تھا....

"نمل جب میں بیس سال کا تھا تب میرے بابا ماما کی اکثر لڑائی ہوتی رہتی تھی میرے بابا عمران لاشاری ایک کامیاب سیاست دان تھے پہلے پہل میں بابا کو غلط سمجھتا تھا کہ وہ ہر وقت اپنی سیاست میں مصروف رہتے تھے ہم تینوں بہن بھائیوں کے لیے انکے پاس وقت نہیں تھا عائشہ اور میرے علاوہ بھی ہماری ایک بہن تھی جائیشہ اب وہ اس

دنیا میں نہیں ہے اور پتہ ہے اسکا قاتل کون ہے دلاور خان میری بہن کا ریپ کر کے اس کو جان سے مار ڈالا اس حرام زادے نے "...

...یزدان کے کہے گئے الفاظ سن نمل کا وجود تو جھٹکوں کی زد میں تھی

" پھر کیا ہوا یزدان اور یہ دلاور خان کا آخر تعلق کیا تھا آپ لوگوں کے خاندان سے "...

" میں ہمیشہ سے بابا کو غلط سمجھتا تھا کہ انکے پاس ہمارے لیے وقت نہیں لیکن ایک روز میں اپنی آنکھوں سے اپنی ماں سمیرا الاشاری کو دلاور خان کے ساتھ ایسی شرمناک حالت میں دیکھا کہ میری تو روح ہی فنا ہو گئی وہ میرے بابا کو دھوکا دے رہی تھیں بغاوت کررہی تھیں ان کے ساتھ نمل سوچو ایک بیس سال کے لڑکے پہ کیا بیتی ہو گی جب اسنے اپنی ماں کو ایسی حالت میں دیکھ لیا ہو میرے بابا کی سچی محبت کی انھوں نے قدر نہیں کی بابا کو وہ دونوں مل کر سلو پویزن دیتے رہے اور میں بدنصیب اس بات سے

انجان رہا پھر ایک روز بابا نے مجھ بلا کر پراپرٹی کے پیپرز مجھے تھمائے کہ دلاور خان تو چاہتا تھا کہ بابا کی تمام پراپرٹی وہ ہتھیا لے لیکن بابا اس بات سے واقف تھے اسلیے انھوں نے پہلے ہی تمام پراپرٹی میرے نام کردی تھی اور وہ عورت جسکو میں کبھی ماں سمجھتا تھا انھیں انکی خواہش پہ آزاد کردیا بابا نے مجھے پراپرٹی کے پیپرز مجھے تھمائے اور مجھے جائیشہ اور عائشہ کا خیال اور اپنا خیال رکھنے کی تلقین کی اور پھر اسی رات میرے سر سے میرے بابا کا سایہ اٹھ گیا دلاور کو پتہ چل چکا تھا کہ بابا نے تمام پراپرٹی میرے نام کردی ہے اسلیے اسنے بدلہ لینے کی خاطر نا صرف میرے بابا کی جان لے لی بلکہ جائیشہ کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنایا جب میں نے ساری بات اپنی ماں کو بتائی تو بجائے میرا یقین کرنے کے انھوں نے مجھے بہت مارا اور گھر چھوڑ کر چلی گئیں وہ دلاور کے دیئے فلیٹ ہی میں رہائش پذیر تھیں دلاور خان نے انھیں بھی دھوکا دیا یہ صدمہ وہ برداشت نا کرسکیں اور ہارٹ اٹیک کے باعث انکا بھی انتقال ہوگیا میرے ماں باپ میری بہن کو مار کر دلاور خان انڈر گراؤنڈ ہوگیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بابا کے بعد میں نے سیاست میں قدم رکھنا تھا اور میرے عتاب سے وہ کسی صورت نہیں بچ سکتا تھا لہذا اس دوران میں نے خود پڑھا

عائشہ کو پڑھایا سیاست میں اپنی پہچان بنائی اور دلاور سے بدلہ لینے کا سوچا وہ لڑکی جسکے نیک پہ ڈی کا مارک تھا دلاور کے لیے کام کرتی تھی دلاور کی جب گھٹیا خواہش پوری کرنے سے اسنے انکار کیا تب دلاور نے اسے بھی قتل کردیا وہ مجھے جانتی تھی جانتی تھی کہ میں بے گناہ ہوں اسلیے مرنے سے پہلے بتایا تھا اسنے اور پھر وہ جو مجھ پہ ریپ کا الزام لگایا تھا وہ بھی اس دلاور نے کرایا تھا وہ چاہتا تھا میں کسی طرح سیاست چھوڑ دوں اور میرا عہدہ وہ سنبھال لے اور آج تمہارے سامنے اسکو اسکے تمام تر گناہوں کی سزا ملی چکی ہے اور اسے عمر قید کی سزا سنا دی گئی ہے آج میرے بابا اور میری بہن کی روح کو بھی سکون مل گیا ہوگا " ....

...یزدان نے کہتے ایک گہرا سانس بھرا تھا جبکے آنکھوں سے دو آنسو بہہ نکلے تھے

نمل کا اپنا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ اسکا یزدان اپنے اندر اتنے درد چھپائے بیٹھا ہے وہ یکدم ہی اسکے گلے جالگی تھی جب کے یزدان نے بھی اس کے گرد اپنا حصار باندھا تھا...

یزدان آپ کبھی بھی خود کو اکیلا مت سمجھیے گا میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں یزدان "

"آئیم سو سوری میں نے آپ کو کتنا غلط سمجھا آپ تو انسان کی صورت میں فرشتہ ہیں

نمل نے یزدان کے قریب ہوتے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تھے کہ یزدان کے رگ و پے میں سکون کی ایک لہر ڈور گئی تھی

عائشہ المیرا کو سلا کر اسے بے بی کاٹ میں لیٹاتے ڈریسنگ کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی آج اسنے رائل بلیو کلر کا اوپن شرٹ والا فراک پہن رکھا تھا جو اسکے پاؤں سے کچھ اوپر تھا ساتھ ہی اسکے ہم رنگ تنگ پاجامہ پہنے وہ بالوں کو کھلا چھوڑے ہونٹوں پہ ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائے ہرنی جیسی آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے سے بوجھل پلکیں کانوں میں بلیو اور وائیٹ کلر کے ڈائمنڈ کے چھوٹے ٹاپس پہنے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ٹاپس اتارنے میں مصروف تھی جبھی خود پہ کسی کی پرتپش نظریں محسوس کر پلٹی تو سامنے ہی ارمغلان کو کمرے میں پایا جو دیوار سے ٹیک لگائے اسپر گہری نظریں جمائے ہوئے تھا ---

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں" ...

عائشہ نے سپاٹ لہجے میں کہتے ٹاپس کو اتارا تھا کہ آج اسکا لہجہ تو نا لڑکھڑایا تھا لیکن اسکے ہاتھوں کی لرزش ارمغلان سے مخفی نا رہ سکی تھی ارمغلان ایک ادا سے ہنسا تھا کہ عائشہ تو اپنے مغرور ستمگر کی مسکراہٹ کو دیکھ کر رہ گئی تھی کتنا پیارا لگتا تھا وہ ہنستے ہوئے...

... " اتنا خوبصورت لگ رہا ہوں کیا "

عائشہ کی جانب ذرا جھک کر کہا کہ عائشہ نے بے ساختہ نگاہیں پھیری تھیں...

... "کیا ہوا نظریں کیوں پھیر لیں تمہارا ہی ہوں جب چاہو جیسے چاہو دیکھ سکتی ہو "

ارمغلان نے جذبات سے بوجھل آواز میں کہا تو عائشہ کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی دل کی ڈھرکنوں نے جیسے شور مچایا تھا..

..."آپ سے کچھ پوچھا ہے لگتا ہے آپکے ہاں سوال کے جواب دینے کا رواج نہیں "

عائشہ نے طنزیہ مسکراتے کہا تھا کہ ارمغلان بھی مسکرا دیا اسکی مسکراہٹ دیکھ وہ حیران ہوئی تھی یہ تو وہ پرانا ارمغلان تھا ہی نہیں جس میں غرور تھا گھمنڈ تھا وہ تو کوئی سادہ سا انسان لگا تھا اسے لیکن جلد ہی اس سوچ کو جھٹکتی وہ پلٹتی وہ کلائیوں میں پہنی چوڑیاں اور بریسلٹ اتارنے لگی تھی...

..." میں اپنی پرنسس سے ملنے آیا ہوں دل چاہ رہا تھا اسے دیکھنے کا "

...وہ جھک کر المیرا کے نازک سفید گلابی گالوں پہ لب رکھتے بولا تھا

..." اور اپنی ایک عدد بیوی سے بھی "

...عائشہ اسکی بات سنکر پلٹی اور ارمغلان کو شرز باز نگاہوں سے گھورا تھا

جسٹ شٹ اپ مائینڈ یور لینگویج میں آپکی کچھ نہیں لگتی مسٹر ارمغلان لاشاری کچھ بھی "
... "گوٹ اٹ

عائشہ اسکے سامنے جاکر کہنے لگی تھی کہ وہ ایک ہی جھٹکے میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے
...اسکی جانب کھینچ گیا تھا

لیو می لیو مان لیو می آپ مجھے سے ایک مرتبہ پھر سے زبردستی نہیں کرسکتے میں اب وہ "
... " عائشہ نہیں رہی جسکی زبان آپ سے بات کرتے وقت بھی لڑکھڑاتی تھی سمجھے آپ

وہ غصے سے گھورتے اسے دیکھتی کہنے لگی کہ ارمغلان نے مزید ایک جھٹکا دیتے خود کے
... اتنے قریب کرلیا کہ پل بھر کا فاصلہ بھی درمیان نا رہا تھا

میں بہت خوش ہوں تمھیں ایسے دیکھ کر ہر لڑکی کو نڈر ہونا چاہیے اس میں اتنا اعتماد" ہونا چاہیئے کہ کسی کی جرات نا ہو کہ کوئی اسکی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھے اسے ہراساں کرنے کی کوشش کرے ہر لڑکی کو تمہاری طرح مضبوط ہونا چاہیے" ...

ارمغلان کی باتیں سنکر عائشہ بھیگی آنکھوں سمیت ہنسی تھی...

بالکل ٹھیک کہا اپنے کاش یہ مضبوطی میں اس وقت دیکھائی ہوتی جب آپ مجھے نوچ" رہے تھے" ...

عائشہ کی باتیں سنکر ارمغلان تکلیف سے اپنی آنکھیں میچ گیا تھا...

" آئیم سو سوری عائشہ کتنی دفعہ معافی مانگوں تم سے میں اپنی بیٹی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے کیے پہ بہت شرمندہ ہوں تم جیسا چاہو گی ویسا بن جاؤں گا تم کہو گی دن ہے تو کہوں گا دن کہو گی رات ہے تو کہوں گا رات ہے بس تم ایک مرتبہ معاف کردو ایک دفعہ مجھے اس بوجھ سے آزاد کردو پلیز بہت محبت کرتا ہوں تم سے تمہاری دوری برداشت نہیں کرسکوں گا مرجاؤنگا میں پلیز مجھے خود اپنے ہاتھوں سے مت مارو " ...

ارمغلان عائشہ کے قدموں میں بیٹھتے گڑگڑاتا ہوا بولا تھا کہ آنکھوں سے کئی آنسو بہہ نکلے تھے ...

" تو مر کیوں نہیں جاتے تم ارمغلان قریشی ہاں تم اب بھی اپنا ہی سوچ رہے رہو جانتی ہوں تمہارا ضمیر کہاں تمھیں چین سے جینے دے رہا ہوگا جانتے ہو تم ایک گھٹیا خود غرض انسان ہو جسے اپنی ذات کے علاوہ کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا بہتر ہے تم یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا " ...

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوئی سنہری آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی تھی کہ ارمغلان نے ایک پل کو اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا...

ارمغلان گاڑی کو بے وجہ سڑکوں پہ دوڑا رہا تھا آنکھیں شدت سے لال تھیں دماغ کی نسیں ابھری ہوئیں تھیں بے شک اسکا گناہ بہت بڑا تھا وہ بدلہ لینے کی عوض میں اندھا ہوگیا تھا لیکن اب تو اس کو اس بات کا احساس ہوچکا تھا کہ اس سے کتنا بڑا گناہ سرزد ہوچکا ہے اسنے عائشہ سے اسکی معصومیت اسکی ذات کا غرور اسکی نسوانیت چھین لی تھی لیکن وہ شرمندہ تھا بہت شرمندہ اتنا شرمندہ کہ اس شرمندگی میں اسنے کئی دفعہ خود کو سزا دی تھی وہ اپنی تکلیف کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا تھا لیکن اسکے جسم پہ پڑے نیل اور نشان اس بات کا ثبوت تھے کہ اگر عائشہ کو اسنے اذیت سے دوچار کیا تو وہ

خود بھی سکون سے نہیں رہ سکا تھا آج عائشہ کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر وہ اندر سے ٹوٹ چکا تھا اسکے ذہن میں بس ایک یہی جملہ گونج رہا تھا...

" تو مر کیوں نہیں جاتے تم ارمغلان قریشی ہاں تم اب بھی اپنا ہی سوچ رہے رہو جانتی ہوں تمہارا ضمیر کہاں تمھیں چین سے جینے دے رہا ہوگا جانتے ہو تم ایک گھٹیا خود غرض انسان ہو جسے اپنی ذات کے علاوہ کچھ دیکھائی ہی نہیں دیتا بہتر ہے تم یہاں سے چلے جاؤ اور آئندہ میرے سامنے آنے کی کوشش بھی مت کرنا "...

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ نا پایا تھا بیلنس بگڑنے کی وجہ سے گاڑی جھٹکے کھاتی ہوئی دور جاگری تھی خون بل بل کر بہہ رہا تھا ارمغلان کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہورہی تھیں آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا تھا اور آخری مرتبہ لبوں نے اس ہی دشمنِ جان کا نام پکارا تھا...

" عائش "...

★★★

عائشہ کا دل نجانے کیوں گھبرا رہا تھا وہ اضطرابی کیفیت میں ہاتھوں کو مسل رہی تھی جبھی تیزی سے یزدان کو باہر نکلتے دیکھا اسنے آؤاز دی تھی لیکن شاید وہ سن نا پایا تھا ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ جبھی سامنے سے نمل کمرے سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی تھی جسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ کانپتے ہاتھوں سے کسی کا نمبر ڈائل کررہی تھی...

عائشہ کے دل کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا وہ ایک پل کی دیر کیے بنا نمل کی جانب لپکی تھی...

"ک کی ک کیا ہ ہوا ن نمل تت تم کک کیوں ر رورہی ہو سس سب ٹھیک ہ ہے ن نا ..."

نجانے کیوں عائشہ کا لہجہ بھی لڑکھڑایا تھا...

" مم می مان بب بھائی کا بب بہت سیریس ایکسیڈنٹ ہوگیا ہہ ہے "...

نمل نے ہچکیوں سے روتے بتایا تھا کہ عائشہ اپنی جگہ پہ لڑکھڑائی تھی...

ابھی تو وہ اس سے ٹھیک ٹھاک مل کر گیا تھا اور اب یہ سب اچانک کیسے...

عائشہ کو خود ہی پتہ نہیں چلا تھا کہ وہ اس ستمگر کے لیے رو رہی ہے نمل کو باہر جاتا دیکھ اسنے نمل کو پکارا تھا...

"کہاں جارہی ہو نن نمل "...

..." ہاسپٹل جارہی ہوں تم چلو گی "

...عائشہ بے تابی سے آگے بڑھی تھی یکدم ہی اسکے قدم ٹھہرے تھے

..."کیا ہوا رک کیوں گئی "

..." میں نہیں آرہی تم جاؤ "

...عائشہ نے دل سپاٹ لہجے میں کہا تھا کہ نمل نے نفی میں سر کو ہلایا تھا

تم اتنی بے حس کبھی بھی نہیں تھی تم تو وہ عائشہ ہو ہی نہیں جو میری بیسٹ فرینڈ " تھی عائشہ پلیز میرا بھائی مر رہا ہے اسکو اب تم ہی بچا سکتی ہو میرا بھائی بہت پیار کرتا

ہے تم سے اور اس بات کی گواہی میں دیتی ہوں پلیز میری التجا ہے تم سے میرے

... " ساتھ چلو

...نمل نے بھیگی آنکھوں سمیت کہا تھا کہ عائشہ کا دل پل بھر کو سکڑا تھا

نہیں میں نہیں جا رہی نمل میرا ضمیر مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اپنے مجرم "

... "کی تیمارداری کے لیے جاؤں یا اسکے لیے دعا کروں بہتر ہوگا تم چلی جاؤ

...عائشہ نے اب کی بار ذرا تیز لہجے میں کہا تھا کہ نمل کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

عائشہ لاشاری مت بھولو جو تمہارا مجرم ہے نا وہی تمہاری بیٹی کا باپ بھی ہے ساری "

زندگی تم نے بنا ماں باپ کے گزاری ہے اور اب تم یہ چاہتی ہو کہ المیرا بھی ساری زندگی

... " بنا باپ کے گزارے یتیموں والی زندگی دنیا چاہتی ہو اسے

..." نمل "

عائشہ دھاڑی تھی اسکی ممتا تڑپ اٹھی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ جیسی زندگی
..." اسنے گزاری ہے بنا ماں باپ کے اسکی بیٹی بھی ویسی ہی زندگی گزارے

برا لگا نا تمھیں اسلیے کہہ رہی ہوں سوچو اس بارے میں اور جب تمھیں لگے کہ اپنی بیٹی "
کو ایک بہتر مستقبل دینا چاہتی ہو تب ہاسپٹل آجانا میرا بھائی آج بھی وہی کھڑا تمہارا انتظار
..." کرتا ہوا ملے گا تمھیں

...نمل اب کی بار آہستہ لیکن رندھی ہوئی آواز میں کہتی نکلتی چلی گئی تھی

اور بلاآخر دل و دماغ کی لڑائی میں دل کی جیت ہوئی تھی دراصل عائشہ ارمغلان کو معاف کرچکی تھی لیکن بس یہ بات مانتے ہوئے ارمغلان کے سامنے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ وہ اسے پورے دل سے معاف کرچکی ہے اسکی انا آڑے آگئی تھی اور پھر ٹوٹی تو وہ بھی تھی اور سب سے بڑی بات اسے اپنی بیٹی کا مستقبل بہتر کرنا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ المیرا بھی اسکے جیسے سسک سسک کر بنا باپ کی محبت کے زندگی گزرائے اسلیے اپنی آنسوؤں کو صاف کرتے بے بی کاٹ سے المیرا کو اٹھا کر جھک کر اسکے ماتھے پہ لب رکھتے گاڑی میں بیٹھتی ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہہ گئی تھی...

★★★

ارمغلان کو خون کی اشد ضرورت تھی اور یزدان کا بلڈ گروپ ارمغلان کے بلڈ گروپ سے میچ کرگیا تھا بروقت خون ملنے پہ ارمغلان کو بچا تو لیا تھا لیکن ابھی بھی وہ آئی سی یو میں تھا ڈاکٹر نے اگلے آٹھ گھنٹے انتہائی اہم قرار دیئے تھے ہاجرہ بیگم کا تو رو رو کر برا حال تھا راحیل صاحب بھی جیسے ٹوٹ سے گئے تھے انکا جوان بیٹا آج تکلیف میں تھا کہ بات انکے لیے

بھی بہت تکلیف دہ تھی یزدان نے نمل اور راحیل صاحب کو سنبھالا ہوا تھا جبکے عائزہ نے ہاجرہ بیگم کو سنبھال رکھا تھا انھیں تسلیاں دلاسے دے رہی تھی...

..." ڈاکٹر میں ارمغلان سے مل سکتی ہوں کیا پلیز پانچ منٹ صرف اٹس ویری ارجنٹ "

عائشہ کی بات سنکر وہاں سبھی لوگ حیران ہوئے تھے آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں لبوں پہ صرف ارمغلان کے ہوش میں آجانے کی دعا تھی...

..." اوکے بٹ ہو آر یو"

...ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں پوچھا

..."آئیم ہز وائف "

عائشہ نے المیرا پاس کھڑی نمل کو پکڑاتے کہا تھا جبکے ڈاکٹر نے سر کو اثبات میں ہلاتے اجازت دے دی تھی...

"آپ فکر مت کریں ماما آپ کے بیٹے کو کچھ نہیں ہونے دونگی "...

عائشہ ہاجرہ بیگم کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتی بھیگی آنکھوں سمیت مسکراتی ہوئی بولی تھی جبکے ہاجرہ بیگم نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا...

روم میں داخل ہوتے عائشہ نے ایک نظر اپنے ستمگر کی جانب دیکھا تھا جسکا جسم پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا...

وہ آگے کی جانب بے تابی سے بڑھی تھی اور ارمغلان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔

"ماں پلیز اٹھ جائیں دیکھیں آپ کی عائشہ آگئی ہے پلیز ماں میری بات تو سنتے ہیں نا آپ چاہتے ہیں نا مجھے پلیز اب تو اپنی آنکھیں کھول دیں اب کبھی آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی وعدہ ہے میرا پلیز ماں واپس آجائیں"...

عائشہ نے بھیگی پلکوں سمیت کہا تھا کہ یکدم ہی ارمغلان کی انگلیوں نے حرکت کی تھی حیرانی کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی جب ارمغلان نے آہستگی سے اپنی آنکھیں وا کیں تھیں...

...عائشہ نے بے ساختہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا

جبکے ارمغلان نے با مشکل دونوں ہاتھوں کو جوڑتے معافی مانگنی چاہی تھی کہ اس سے ایسا کرنے سے قبل ہی عائشہ نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا...

"آپکو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں مان میں نے آپکو سچے دل سے معاف کیا" ...

عائشہ کی بات سنتے ہی ارمغلان کے سلگتے دل کو جیسے قرار آیا تھا وہ دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے بے تحاشہ رو دیا تھا عائشہ نے اسکے آنسو پونچھ کر اسکے ہاتھوں کو دباتے اسے اپنی آنکھوں کے ذریعے تسلی دی تھی...

آئی سی یو کے روم میں لگے شیشے سے ان دونوں کو دیکھتے ان سب نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا تھا اور دل ہی دل میں ان دونوں کو ڈھیروں ڈھیر دعاؤں سے نوازا تھا---

★★★

دو ماہ بعد...

After Two Months!

ارمغلان اب پہلے سے کافی بہتر تھا کیونکے ان دو ماہ میں عائشہ نے اسکا بے حد خیال رکھا تھا اسکی بینڈیجز بھی اتر چکی تھیں اور ارمغلان نے اب دوبارہ سے آرمی جوائن کرلی تھی جب اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تب اسنے دو ماہ کی چھٹی لی تھی اور آج دو ماہ بعد جب سب ٹھیک ہوچکا تھا تو اسنے دوبارہ سے فورس جوائن کرلی تھی ارمغلان کا رینک اسکی اچھی کارکردگی کی وجہ سے بڑھ چکا تھا وہ اب کیپٹن سے لیفٹینینٹ بن چکا تھا ابھی بھی وہ ویک اینڈ پہ گھر آیا ہوا تھا اور یہ ویک اینڈ وہ عائشہ کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا شام کے چار بجے تھے جب عائشہ کی موبائل ٹون بجی تھی دیکھا تو ارمغلان کا میسج تھا...

واڈروب میں شوپنگ بیگز میں جو کپڑے جیولری اور شوز ہیں وہ پہن کر ریڈی ہوجاؤ میں "
آدھے گھنٹے میں گھر آرہا ہوں آج نا مت کرنا ورنہ پھر اگلے پورے ہفتے اپنی نازک جان پہ
... " میری شدتیں برداشت کرنے ہوگی

ارمغلان کا میسج پڑھ کر عائشہ کے کانوں سے دھواں نکلا تھا ارمغلان اور عائشہ کو ہاجرہ نے
ویکشنز پہ جانے کا بھی بولا تھا آؤٹ آف کنڑی لیکن چونکہ ارمغلان کے پاس وقت کم تھا
ذمہ داریاں بھی بڑھ گئیں تھیں اسلیے وہ بس عائشہ کے لیے خود سے کچھ کرنا چاہتا تھا
...اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا

عائشہ نے واڈروب کھولا اور اسکے اندر سے بیگز نکالے تھے ایک بیگ میں ایک خوبصورت
اور نفیس سی میرون کلر کی ساڑھی تھی البتہ وہ سیلولیس تھی اور فرنٹ اور بیک کا گلے
بھی کافی ڈیپ تھا لیکن وہ خوبصورت بہت تھی اسکے ساتھ ہی بلیک اور میرون کلر کی

ہائی ہیلز اور ڈائمنڈ کا نفیس سا سیٹ جس میں چھوٹے چھوٹے میرون کلر کے نگ تھے وہ ان سب چیزوں کو محبت بھری نظروں سے مسکرا کر دیکھتی ساڑھی اٹھائے واشروم کی جانب بڑھی تھی دس منٹ میں وہ ساڑھی پہنے باہر آئی تھی بالوں کو کھلا چھوڑے نیچے سے کرل ڈالے ہونٹوں پہ میرون کلر کی ڈراک لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے سے بوجھل ہوتی پلکوں لیے اسنے ڈائمنڈ کا سیٹ پہنا دونوں کلائیوں میں میرون کلر کی چوڑیاں پہنے پیروں میں ہائی ہیلز پہنے وہ آسمان سے اتری ہوئی اپسرا ہی معلوم ہو رہی تھی دل سینے میں دھڑک دھڑک کر پاگل ہوا جارہا تھا جانتی تھی کہ آج ارمغلان نہیں رکے گا وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اسکے لیے کتنا تڑپا تھا ہجر کا عذاب سہا تھا آج وہ اس پر اپنی تمام تر محبت شدتیں بے تابیاں لٹانے کا ارادہ رکھتا تھا...

وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ نیچے ارمغلان کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا وہ بلیک کلر کی بڑی سی شال سے خود کو اچھے سے کور کیے وہ باہر آئی تھی ہاجرہ بیگم جو ابھی المیرا کو

سلا کر آئیں تھیں عائشہ کو دیکھتے ماشاءاللہ کہے بنا نا رہ سکی تھیں جس پہ عائشہ چھنپ سی گئی تھی...

" ماما وہ مان آگئے ہیں "...

عائشہ نے لال چہرہ لیے کہا

" ٹھیک ہے بیٹا فی امان اللہ المیرا کی فکر مت کرنا میں ہوں اسکا خیال رکھنے کے لیے "

کہ ہاجرہ بیگم نے اسکا ماتھا چومتے اسے ڈھیروں دعاؤں دیتے رخصت کیا تھا...

★★★

عائشہ ہائی ہیل پہنے ٹک ٹک کرتی باہر آئی تھی کہ ارمغلان تو اسکے بے داغ حسن کو دیکھتے دیوانہ سا ہوا تھا گاڑی میں آکر بیٹھنے کے بعد بھی وہ ہنوز پر تپش نگاہوں سے اسکی جانب دیکھے جارہا تھا کہ عائشہ اسکی لودیتی نگاہوں سے گھبراتی بولنے لگی...

"می مان چلیں"...

عائشہ کے ہلکے ہلکے کانپتے جسم کو دیکھتے ارمغلان گہرا مسکرایا تھا اور اسکو واپس سے اپنی نظروں کے حصار میں رکھے گاڑی سٹارٹ کی تھی...

اسوقت رات کے سات بجے تھے اور وہ دونوں ساحلِ سمندر پہ موجود تھے عائشہ کو سمندر پسند تھا کہ بات ارمغلان سے چھپی نا تھی...

"مان آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے سمندر پسند ہے---"

عائشہ جو اب ننگے پاؤں ارمغلان کے ہم قدم چلتے پانی کی لہروں کو آتا جاتا دیکھ رہی تھی بولی تھی...

" مجھے تمہارے بارے میں سب پتہ ہے جانم کہ تمھیں کیا چیز پسند ہے اور کیا چیز ناپسند "...

ارمغلان کے کہنے پہ وہ حیران ہوئی تھی ...

" لیکن یہ سب کیسے "...

" عائشہ ایک بات یاد رکھنا جو لوگ دل کے قریب ہوتے ہیں نا یا جن سے محبت کی جائے نا انکی پسند نا پسند کو جاننے کی ضرورت نہیں پڑتی انکی آنکھیں سب بیان کردیتی ہیں "...

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسکی آنکھوں ہرنی جیسی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا کہ عائشہ کی پلکیں پل بھر کو لرزی تھیں کہ وہ اسکے حسن کو دیکھتے بے خود ہوا تھا اور بے تابی سے اسکی سانسوں پہ پہرا جماگیا تھا کہ عائشہ نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے اسکی شدت کو برداشت کرنا چاہا تھا کہ تھوڑی دیر بعد خود کو سیراب کرتے وہ پیچھے ہٹا تھا...

عائشہ کے چہرے پہ بکھرے گلال کو دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے اسکے کان پہ جھکا تھا...

" بہت حسین لگ رہی ہو میری جان دل تو کر رہا ہے آج کھا جاؤں تمھیں "...

ارمغلان نے بے باک لہجے میں کہتے اسکی کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تھا کہ عائشہ فوراً سے اسکے سینے پہ دباؤ ڈالتی پیچھے ہٹی تھی کہ دل کانوں میں دھڑک دھڑک کر پاگل ہوا جارہا تھا آنے والے لمحات کا سوچ کر...

اس سے پہلے کہ عائشہ گاڑی کی جانب بڑھتی ایک مرتبہ پھر ارمغلان اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا...

..."آئی ہیو آ سرپرائز فار یو بے بی سو لیٹس گو"

عائشہ نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا جو کے مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ چل دی تھی ابھی وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ سامنے ایک لکڑی کا کاٹیج نظر آیا تھا جو رنگ برنگی لائیٹس اور طرح طرح کے پھولوں سے سجا ہوا تھا عائشہ کی تو خوشی کی انتہا نا رہی تھی اسے سمندر کے قریب جاکر رہنا بہت پسند تھا اور ارمغلان نے آج اسکا یہ خواب بھی پورا کردیا تھا کہ وہ بھیگی نظروں سے اسکی جانب دیکھتی مسکرائی تھی اور بھاگتے ہوئے ارمغلان کے گلے جالگی تھی...

... " تھینک یو سو مچ مان دِس از سو بیوٹی فل "

وہ گھر کی جانب دیکھتی پیار سے بولی جبکہ ارمغلان نے بھی کھل کر مسکراتے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تھے...

... " اندر چل کے نہیں دیکھو گی "

...تو عائشہ مسکراتی ہوئی ارمغلان کے ہمراہ اندر کی جانب بڑھی تھی

کاٹیج کے اندر ایک بیڈروم تھا جس میں ایک بیڈ ساتھ ہی اٹیچ واشروم تھا اور ایک خوبصورت ڈریسنگ ٹیبل بھی تھا ساتھ ہی ایک خوبصورت سی لکڑی کی بنی الماری بھی تھی بیڈروم کے ساتھ اوپن کیچن بھی تھا اور چھوٹا سے لاؤنج میں بالکل سیدھے ایک کھڑکی تھی جہاں سے سمندر نظر آتا تھا...

عائشہ کھڑکی کے پاس کھڑی بانہوں کو کھولے ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کررہی تھی جبھی ارمغلان وہاں پہنچتا اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا کہ عائشہ نے حیا کے مارے آنکھیں بند کرلیں تھیں ارمغلان نے اسکی ساڑھی کی بندھی نازک ڈوریوں کو ایک ہی جھٹکے میں کھولتے اسکی کمر پہ جابجا اپنا لمس چھوڑنا شروع کیا کہ عائشہ اسکے لمس کی تاب نا لاتی ہوئی ایک ہی جھٹکے میں اپنا رخ اسکی جانب موڑ گئی تھی کہ ارمغلان نے مدہوش ہوتے اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے وہاں پہ اپنے سلگتے لب رکھے تھے اسکی بیئرڈ کی چھبن سے اسکی پوری لال ہوچکی تھی جبکے عائشہ کا دل تو جیسے اچھل کر حلق میں آن پہنچا تھا اس سے پہلے کہ ارمغلان اسکے لبوں پہ جھکتا عائشہ بھاگتی ہوئی بیڈ روم میں داخل ہوئی کھینچ کھینچ کر سانس لیتی وہ شرم سے لال پیلی ہورہی تھی جبکے ارمغلان اب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اسکی جانب چلا آیا تھا کہ اسکی آہٹ کو محسوس کر عائشہ پلٹی تھی کہ ارمغلان کو اسکی شرٹ اتارتے دیکھ عائشہ کی ہتھیلیاں پسینہ سے تر ہوگئیں تھیں...

شرٹ کو اتار کر بیڈ پہ لاپرواہی سے پھینکتے وہ ایک ہی جست میں عائشہ تک پہنچا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں اسکو گود میں اٹھاتے بیڈ پہ ڈالا تھا کہ عائشہ لرزتی پلکوں سمیت اور کانپتے جسم سمیت بیڈ کراؤن سے جالگی تھی اس سے پہلے کہ عائشہ بیڈ سے اترتی بیڈ پہ لیٹتے اسنے ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ اسکے اوپر آن گری تھی...

اسکے بالوں کو چومتے جو اسکے چہرے پہ آگئے ہٹاتے اسنے اسکو بیڈ پہ ڈالا اور خود اس پہ سایہ فگن ہوا تھا...

..." مم می مان پپ پلیز م مجھے ڈر لل لگ رہا "

عائشہ کی بات سنکر ارمغلان مسکرا دیا تھا اور اسکے کان کے قریب جھکتے بہکے بہکے لہجے میں سرگوشی کرنے لگا تھا...

" آج کی رات اپنے تمام تر ڈر ساری وحشتیں مجھے سونپ دو آئی پرامس پھر تمھیں کبھی ڈر نہیں لگے گا " ...

اسکے گال کو چومتے کہا تھا ...

" اجازت ہے " ...

آج ارمغلان نے اس سے اجازت لے کر اسے مزید معتبر بنادیا تھا اسنے پلکوں کی چلمن گرائی تھی گویا جیسے اجازت دی تھی...

ارمغلان سرشار سا ہوتا اسکے نقش نقش پہ اپنی محبت کے پھول کھلانے لگا تھا جان تو تب نکلی ارمغلان کے لبوں کا لمس اسے اپنے دل کے مقام پہ محسوس ہوا تھا کہ وہ اسکی پلکوں پہ ٹھہرے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چنتے اسے اپنے سنگ محبتوں کے جہاں میں لے گیا تھا...

******

پلک جھپکتے ہی دو سال گزر چکے تھے ارمغلان اور عائشہ اپنی بیٹی المیرا کے ہمراہ بہت خوش تھے نمل کا آپریشن کروا لیا گیا تھا اور آپریشن کامیاب بھی ہوا تھا نمل اور یزدان بھی اپنی اپنی زندگیوں میں اپنے ایک سالہ بیٹے عرشمان کے ساتھ بے حد خوش تھے عائزہ کے ٹرپلز ہوئے تھے یعنی کے جڑاوں بیٹے اور ایک بیٹی تھے بیٹا نعمان اور عالیان تو ہو بہو ارحم کی کاپی تھے البتہ بیٹی اریشہ ہو بہو عائزہ کی کاپی تھی ان گزرے دو سالوں میں ارحم کی بے گناہی عائزہ پہ ثابت ہوچکی تھی ایک سال پہلے جولی لُٹی ہوئی حالت میں عائزہ کے

پاس آئی تھی اور آکر اسکے سامنے تمام تر سچائی بیان کی تھی عائزہ کی تو یہی سوچ کر جان نکلی جارہی تھی کہ پتہ نہیں ارحم اسے معاف کرے گا بھی نہیں اللہ بہترین انصاف کرنے والا ہے عائزہ کو برباد کرنے کے بعد جولی خود بھی سکون سے نا رہی تھی اسکا بزنس اسکی پراپرٹی سبھی کچھ اسکے بوائے فرینڈ نے ہتھیا لیا تھا اور صرف اتنا ہی نہیں اسکی عزت کو غدار کرتے ہوئے اسکے پیٹ میں پالتے بچے کو بھی اپنی اولاد ماننے سے انکار کردیا تھا...

ان گزرے دو سالوں میں عائزہ نے پل پل ارحم کو یاد کیا تھا لیکن اسکے سامنے جانے کی ہمت نا ہوئی تھی لیکن یزدان اور نمل اسے بار ہا بار کہہ چکے تھے کہ ارحم اس سے محبت کرتا ہے وہ اسے ضرور معاف کردے گا وہ ایک بار کوشش کر کے تو دیکھے اور اب کی بار اسنے بھی ٹھان لی تھی کہ ارحم کو منا کر اپنے ساتھ واپس لے آئے گی کہ اسکے بنا اسکے جینے کا کوئی مقصد نہیں بچتا تھا اسکے جب وہ دور تھا تو عائزہ کو اپنی بے انتہا محبت کا ادراک ہوا تھا جو وہ ارحم سے کرنے لگی تھی اسکی محبت تو اب لہو بن کر اسکی رگوں میں

ڈورنے لگی تھی یزدان نے بہت مشکل سے ارحم کا ایڈریس معلوم کرا کے عائزہ تو دیا تھا کہ ارحم نا ہی کسی سے بات کرنا چاہتا تھا نا ہی کسی سے ملنا عائزہ بچوں کے ہمراہ لندن کے سفر پہ نکل پڑی تھی...

عائزہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس عالیشان محل میں داخل ہوئی تھی اریشہ کو گود میں اٹھائے اسنے عرشمان عالیان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا وہاں موجود میڈز بہت سٹائلش تھیں عائزہ بے دردی سے اپنے لب کچل رہی تھی اسے سمجھ نہیں آیا کہ اتنے بڑے محل میں ارحم کو کہاں ڈھونڈے ابھی وہ اسی اثنا میں کھڑی تھی کہ سامنے سے ایک لڑکی جسنے گھٹنوں تک آتا بلیک ٹاپ پہن رکھا تھا آتی ہوئی دیکھائی دی تھی...

ہیلو میم آپ کون ہیں کس سے ملنا ہے آپکو "؟ "...

میڈ کے پوچھنے پہ عائزہ فورا گویا ہوئی...

..." مجھے ارحم خان انصاری سے ملنا ہے "

..." اوکے بٹ آپ ہیں کون اور کیوں ملنا چاہتی ہیں "

...میڈ کے اس سوال پہ عائزہ کا غصہ عود کر آیا تھا

میرا نہیں خیال کہ ایک بیوی کو اس سے شوہر سے ملنے کے لیے کسی کی اجازت کی "
..." ضرورت ہے

...عائزہ کی بات سنتے میڈ بھی گھبرا گئی تھی

آئیم سو سوری میم آپ فرسٹ فلور پہ جا کے رائیٹ سائیڈ ہوجائیں فرسٹ والا روم سر "
... "کا ہی ہے

...میڈ نے کہا تھا جبکہ عائزہ سر کو اثبات میں ہلاتی اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی

...عائزہ نے ڈھرکتے دل کے ساتھ کمرے میں بچوں کے ہمراہ قدم رکھا تھا

...کمرے تھا یا کوئی عالیشان محل وہ کمرے کی خوبصورتی دیکھ مسمرائز ہوئی تھی

ارحم جو ابھی ابھی وائیٹ کلر کی شرٹ اور براؤن کلر کی پینٹ پہن کر باہر نکلا تھا عائزہ اور
...اسکے ساتھ تین بچوں کو دیکھ ٹھٹک کے رکا تھا

دونوں کے دل بیک وقت دھڑکے تھے ارحم پہلے سے زیادہ ہینڈسم ہوگیا تھا البتہ اسنے ڈراھی بھی بڑھالی تھی لیکن عائزہ تو پہلے سے کئی گنا حسین تر ہوگئی تھی...

"بابا " ...

نعمان اور عالیان کھکھلائے تھے ارحم کو دیکھ کر کیونکے عائزہ نے ان تینوں کو ہی ارحم کے بارے میں بتایا تھا اسکی پکچرز بھی دیکھاتی رہتی تھی...

ارحم نے آنکھوں میں بے یقینی لیے نعمان اور عالیان کی جانب دیکھا جو ہو بہو اسی کی کاپی تھے...

"یہ یہ میرے ہی بیٹے ہیں " ...

آنکھوں میں اترتی نمی کو بامشکل پیچھے دھکیلتے وہ گویا ہوا جبکہ عائزہ سر کو اثبات میں ہلا گئی تھی...

ارحم دوڑ کے ان دونوں کے قریب پہنچا تھا اور انکو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا کچھ آنسوؤں اسکی پلکوں پہ آٹھہرے تھے...

..." میرے بچے میرے جان "

وہ ان دونوں کو بے تحاشا چوم رہا تھا کہ عائزہ کی آنکھیں بھی نم ہوگئیں تھیں یہ جذباتی منظر دیکھتے...

نعمان اور عالیان اب ارحم کی سخت گرفت میں کسمسا رہے تھے۔۔۔

ان دونوں کو کسمساتا دیکھ ارحم نے پیار سے ان دونوں کو الگ کرتے ان دونوں کے ماتھے کو چوما تھا ---

اور پھر ایک نظر عائزہ کی گود میں موجود اپنی بیٹی پہ ڈالی تھی جو ہو بہو عائزہ کی کاپی تھی ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اریشہ کو اپنی گود میں اٹھا گیا تھا اسکے نازک پھولے ہوئے گالوں کو چومتے وہ اسکو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا اریشہ اسکی سخت گرفت پہ رونے لگی تھی کہ یکدم ہی وہ اپنی گرفت ڈھیلی کرتے اسکی پشت کو تھپتھانے لگا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ خاموش ہوگئی تھی یکایک ارحم نے خود سے کچھ فاصلے پہ کھڑی عائزہ پہ نظر ڈالی جو دیوانہ وار اسکی جانب دیکھ رہی تھی ایک سرد نظر اسپر ڈالتا وہ تینوں بچوں کو ساتھ لیے کمرے سے نکلنے لگا کہ عائزہ کی رندھی ہوئی آواز پہ رکا تھا...

..." پلیز معاف کردو اپنی زی کو "

عائزہ کی آواز سنکر وہ طنزیہ مسکرایا تھا اور پھر سرد لہجے میں گویا ہوا تھا...

"میرا رشتہ صرف اپنے بچوں سے ہے کسی اور سے نہیں بہتر ہے تم واپس لوٹ جاؤ میں اپنے بچوں کا خیال خود رکھ لونگا اور تمھیں جلد ہی طلاق کے پیپرز مل جائیں گے "...

ارحم کی بات سنکر عائزہ اپنی جگہ پہ لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ارحم بچوں کو لیے کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ عائزہ بے آواز آنسو بہانے لگی تھی...

"کیا ارحم اتنی نفرت کرنے لگا ہے مجھ سے کہ مجھے چھوڑنا چاہتا ہے وہ نن نی نہیں ای ایسا نہیں ہو سکتا مم می میں ایسا ہونے نہیں دونگی ارحم صرف میرا ہے صرف میرا میں کبھی اسے خود کو چھوڑنے نہیں دونگی اور جلد ہی اسکو منا بھی لونگی "...

ایک عزم سے کہتی وہ واشروم کی جانب بڑھ گئی تھی...

★★★

رات کے نو بجے بچوں کو کھلانا کھلا کے میڈ نے ان تینوں کو سلا دیا تھا جبکے ارحم نجانے آٹھ بجے سے کہاں گیا ہوا تھا اور اب دس بج چکے تھے اب تک نہیں لوٹا تھا میڈز سے پوچھنے پہ بھی عائزہ کو اسکے بارے میں کوئی علم نا ہوسکا تھا

عائزہ نے ایک نظر خود پہ ڈالی تھی وہ ارحم کا فیورٹ آتشی گلابی رنگ کی خوبصورت کلر کی ساڑھی میں ملبوس تھی جو سیلولیس تھی اور اسکا فرنٹ اور بیک کا گلا بھی کافی گہرا تھا جس سے اسکے تمام تر نشیب و فراز واضح ہورہے تھے

آتشی گلابی رنگ کی ساڑھی پہنے اسنے بالوں کو کھلا چھوڑا تھا ہونٹوں پہ گہری گلابی لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں ایک کاجل کی لکیر ڈالے مسکارے سے بوجھل پلکیں لیے گلے اور کانوں میں ڈائمنڈ کا نفیس سا سیٹ پہنے پاؤں میں پنک کلر کی ہی ہیلز چڑھائے وہ اتنی

خوبصورت لگ رہی تھی جیسے آسمان سے اتری ہوئی کوئی حور ہو اتنی تیاری صرف اور صرف اسنے ارحم کو منانے کے لیے کی تھی وہ ابھی اسی اثنا میں کھڑی اپنی ہی سوچوں میں مبتلا تھی جبھی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا اور ارحم اندر داخل ہوا تھا وہ ایک جھٹکے سے مڑی تھی سامنے موجود ارحم کو دیکھ اسکے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ در آئی تھی جبکے ارحم نے ایک گہری نظر اسکے سراپے پہ ڈالی تھی وہ قدم با قدم چلتا اسکے نزدیک آکھڑا ہوا تھا کہ عائزہ کی دھڑکنیں شور مچانے لگیں تھیں

اتنی تیاری اگر تمنے مجھے منانے کے لیے کی ہے تو مس عائزہ قریشی اسکا کوئی فائدہ نہیں " کیونکے اس ارحم کو تم نے دو سال پہلے ہی اپنے ہاتھوں سے دفن کردیا تھا جس نے کبھی تم سے محبت کی تھی "---

ارحم نے کہتے اپنا کوٹ اتار کر صوفے پہ اچھالتے وہاں سے جانا چاہا تھا کہ عائزہ اسکی راہ میں حائل ہو چکی تھی

"ایسا نہیں ہوسکتا ارحم میں جانتی ہوں تم مجھ سے آج بھی محبت کرتے ہو بس ناراض ہو مجھ سے می میں منالونگی تمھیں پلیز مجھے معاف کردو مجھے تمہارا یقین کرنا چاہیے تھا لیکن ناکر سکی کیونکے جولی نے جو ثبوت دیکھائے تھے وہ سبھی تمہارے خلاف تھے تم جانتے ہو نا میں اپنی چیزیں شیر نہیں کرسکتی ہوں می میں نے جب تمھیں بنا شرٹ کے جولی کے بیڈ روم میں دیکھا تو میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہوکر رہ گئی تھی میں اس سب سے آگے کچھ سمجھ ہی نا سکی پلیز معاف کردو ایک موقع دے دو"

عائزہ باآواز روتی ہوئی اسکے قدموں میں جابیٹھی تھی کہ ارحم نے ضبط سے سرخ ہوتی اپنی آنکھیں میچی تھیں

یکایک اسکو بالوں سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے ارحم سرد لہجے میں گویا ہوا تھا

کیا تم میری اس اذیت کا حساب دے سکتی ہو جو میں نے گزرے دو سالوں میں برداشت کی میری وحشت کا حساب دے سکتی ہو میری تڑپ کا حساب دے سکتی ہو اس سزا کا حساب دے سکتی ہو جو میں نے ناحق بنا کوئی جرم کیے کاٹی بولو "

جانتی ہو میں پل پل تڑپا ہوں تمہارے لیے تمہاری قربت کے لیے تمھیں محسوس کرنے کے لیے لیکن تمھیں رحم نہیں آیا تمھیں مجھ پہ رحم نہیں آیا تو تمھیں کیسے معاف کردوں ہاں بولو "

ارحم اب کی بار دھاڑا تھا کہ عائزہ بہتے آنسوؤں سمیت گویا ہوئی تھی

آئی لو یو آئی لو یو سو مچ ارحم آئی کانٹ لِو ود آؤٹ یو پلیز مجھے معاف کردے پلیز میں آپ کے اور اپنے بچوں کے بنا نہیں جی سکتی "

عائزہ ہچکیوں سمیت روتی ہوئی بولی تھی کہ ارحم نے اب کی بار عائزہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا کہ وہ کٹی ڈالی کی مانند اسکے سینے سے آلگی تھی

" ایک شرط پہ معاف کرونگا "

" کیسی شرط "

عائزہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

آئندہ کبھی شک نہیں کروگی کبھی خود سے دور نہیں جانے کا کھوگی کبھی خود سے الگ "
" نہیں کروگی

ارحم نے آنکھوں میں دیوانگی لیے کہا تھا

کبھی بھی نہیں کبھی نہیں آپ جیسا کہیں گی ویسا کرونگی کبھی اف تک نہیں کروگی بس "
"آپ مجھے معاف کردیں میرے پہلے والے ارحم بن جائیں پلیز

عائزہ نے محبت بھرے لہجے میں کہتے ارحم کے گال پہ اپنا ہاتھ رکھتے کہا تھا

ارحم نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں کے ساتھ لگایا تھا اور اسکی کان کی لو کو کاٹتے لہجے میں جنونیت سموئے کہا تھا

... " میری شدتوں کو برداشت کرپاؤگی "

ارحم کی سرگوشی سن اسکے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی

" ن نی نہیں می مجھے ل لل لگتا ہے کک کہ بب بچے ج جاگ گئے "

اوہوں آجکی رات تو کہیں نہیں جانے دونگا نا ہی کوئی بہانہ چلے گا کیوں کہ آج کی رات " تمھیں گزرے دو سالوں کا حساب دینا ہوگا مجھے میری پیاس بجھانی ہوگی میرے جنوں " میری محبت میری شدت میری دیوانگی کو اپنے نازک جسم پہ سہنا ہوگا تمھیں

...ارحم کی بے باک گفتگو سنتے وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی

... " می میں بب بچوں کو دیکھ آؤں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں انھیں "

تم فل وقت صرف مجھے دیکھو اور بچوں کے پاس میڈز ہیں وہ خیال رکھ لیں گی ویسے " ... " بھی جسکے لیے اتنا تیار ہوئی ہو اس سے اپنے اس حسن کا خراج تو وصول کرلو

ارحم نے کہتے ہی اسکے ہونٹوں پہ اپنا تسلط جمایا تھا اسکے لمس میں اتنی شدت تھی کہ عائزہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ اسکی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی جیسے جیسے اسکے لمس میں شدت آرہی تھی ویسے ویسے اسکی شرٹ پہ اسکی پکڑ مضبوط ہوتی جارہی تھی...

خود کو اچھی طرح سے سیراب کرلینے کے بعد ارحم نے اسکی گردن پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں اسکی کمر پہ لگی ڈوری کو کھینچ کر توڑ ڈالا تھا کہ موتی جا بجا بکھر گئے تھے...

اسکو دیوار سے پن کرتے وہ شدت سے اسکی کمر پہ اپنا سلگتا ہوا لمس چھوڑنا لگا تھا کہ عائزہ اسکی شدت کو محسوس کر کے لرز اٹھی تھی...

..."پپ پی پلیز ارحم"

...عائزہ نے پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ کہا تھا

"آج کی رات تمہاری جان خلاصی نہیں ہوگی جانم میری شدتوں کو برداشت کرنا ہی ہوگا میری تڑپ کا حساب دینا ہی ہوگا میرے جنوں کو محسوس کرنا ہی ہوگا "...

ارحم نے جذبات سے بوجھل لہجے میں کہتے عائزہ کو اپنی گود میں اٹھاتے اسے بیڈ پہ لیٹایا تھا اور خود اسپر سایہ فگن ہوتے آہستہ سے اسکی گلے میں موجود ڈائمنڈ کا نیکلس نکالتے اسکی شہ رگ پہ اپنے لب رکھے تھے کانوں سے ائیر رنگ نکالتے وہاں پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا...

اور جان تو تب نکلی جب ارحم کے لب اسے اپنے دل کے مقام پہ محسوس ہوئے اس سے پہلے کہ عائزہ کوئی مزاحمت کرتی اسکی دونوں کلائیوں کو تکیے سے پن کرتے وہ اسکے

نقش نقش پہ اپنی جنونیت کی داستان رقم کرتا چلا گیا تھا بالآخر غم کے بادل چھٹ گئے تھے ایک سنہری صبح کا سورج طلوع ہوچکا تھا اب ان سبکی زندگیوں میں ماسوائے خوشیوں کے کچھ نا بچا تھا اور اب ہر آنے والا کل انھوں نے ایک دوسرے کی سنگت میں گزارنا تھا....

★★★

ایک سال بعد

After One year...

آج یزدان اور نمل کی شادی کی اینا ورسری تھی اور آج یزدان پھر سے بھول چکا تھا لیکن نمل کو ہمیشہ کی طرح آج بھی یاد تھا ویسے تو وہ سب گھر والوں کے ساتھ مل کر ہی

سیلیبریٹ کرتے تھے لیکن چونکہ ارمغلان اور ارحم اپنے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر تھے تو اس دفعہ نمل نے گھر میں اس سبکا خود ہی اریج کیا تھا

عائشہ ارمغلان اور اپنی بیٹی المیرا کے ساتھ بہت خوش تھی ارمغلان نے اسے اتنی عزت اور محبت دی تھی کہ وہ تمام تر باتوں کو بھلا چکی تھی عائشہ نے اپنی پڑھائی مکمل کرلی تھی اور اب بطور لیکچرار کے طور پہ شہر کی سب سے فیمس یونیورسٹی میں خدمات سر انجام دے رہی تھی عائزہ نے ارحم کے ساتھ بزنس جوائن کرلیا تھا وہ گھر میں رہ کر بھی آن لائن کام کرلیتی تھی اور آفس کا چکر بھی وقتا فوقتا لگالیتی تھی نمل نے اپنی پرھائی مکمل کرکے ایک این جی او بنالی تھی اوراب ملک کی فلاح وبہبود کے لیے خدمات سر انجام دے رہی تھی جبکے راحیل صاحب نے اب ریٹائرمنٹ لے لی تھی اب وہ ہاجرہ بیگم کے ساتھ گھر میں ہی پائے جاتے تھے

★★★

نمل نے آج میرون کلر کا لمبا سا گاؤن زیب تن کیا تھا ہونٹوں پہ میرون کلر کی لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارے سے بوجھل پلکیں لیے کانوں میں وائیٹ کلر کے چھوٹے سے ٹاپس ڈالے بالوں کو کھلا چھوڑے پاؤں میں میرون کلر کی ہی ہیل پہنے وہ چودھویں کا چاند لگ رہی تھی...

یزدان ابھی ابھی ایک پریس کانفرنس نبٹا کے گھر لوٹا تھا سیدھا اپنے روم میں گیا تو نمل دیکھائی نا دی تھی البتہ روم میں میرون اور بلیک کلر کے بلونز دیکھ وہ حیران ہوا تھا کمرے کے وسط میں ٹیبل پہ اسٹابری چاکلیٹ کیک رکھا تھا اور کیک پہ بڑے الفاظ میں لکھا تھا...

" Happy Third Anniversary My Love " ...

" شٹ یار پھر سے بھول گیا "

یزدان نے ماتھے کو مسلتے کہا تھا جبھی واڈروب سے نمل نکلتی ہوئی دیکھائی دی تھی جو نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی کہ یزدان مبہوت سا اسے دیکھے گیا تھا...

... " ہپی اینا ورسری مائے لو"

... " ہپی اینا ورسری میری جان "

یزدان نے نمل کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسکی گردن پہ اپنا لمس چھوڑا تھا کہ نمل نے اسکی شرٹ کو مٹھی میں جکڑا تھا...

... "کیک کاٹیں"

نمل نے کیک کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا اور پھر دونوں نے ملکر کیک کاٹ کے ایک دوسرے کو کھلایا تھا...

..." سوری یار میں پھر سے بھول گیا"

..." اٹس اوکے یزدان مجھے یاد تھا نا اتنا ہی کافی ہے "

...نمل نے مسکرا کر کہا تھا کہ یزدان نے اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر گویا ہوا

..." ویٹ جان آئی ہیو آ سرپرائز فار یو "

..."کیسا سرپرائز "

...نمل نے نا سمجھی سے کہا تھا

...یزدان نے واڑروب سے کچھ نکالا تھا اور پھر اسے ساتھ لیے نمل کی جانب بڑھا تھا

...نمل نے یزدان کی آنکھوں میں ایک مخملی خوبصورت ڈبیا دیکھی تھی جو کے لمبی سی تھی

...یزدان نے اسکی جانب بڑھائی تھی

نمل نے جب ڈبیا کھولی تو اس میں وائیٹ گولڈ کا ایک خوبصورت نفیس سا بریسلٹ موجود تھا...

... " بہت خوبصورت ہے یہ "

نمل نے محبت بھری نظروں سے دیکھتے کہا تھا کہ یزدان نے وہی بریسلٹ اس سے لے کر اسکی کلائی میں پہنایا تھا...

..." اب اسکی خوبصورتی مزید بڑھ گئی ہے "

...یزدان کی بات سنکر نمل مسکرا دی تھی

..." ڈانس کرنا آپ کے ساتھ "

نمل نے یزدان کی شرٹ کے بٹنوں پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا جب کے یزدان نے سر کو خم دیتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا نمل نے اپنی باہوں کو اسکی گردن میں ڈالتے موبائل پہ گانا لگاتے موبائل کو ٹیبل پہ رکھا تھا...

... یہ نظر بھی عجیب تھی اسنے دیکھے تھے منظر سبھی "

... دیکھ کے تجھے اِک دفعہ پھر نا دیکھا کسی کو کبھی

... میرا پہلا جنوں تو میرا پہلا جنوں عشق آخری ہے تو

...میری زندگی ہے تو میری زندگی ہے تو

...گانے کا ایک ایک بول نمل اور یزدان کے جذبات کی عکاسی کررہا تھا

... کبھی نا بچھڑنے کے واسطے ہی تجھ سے جڑے ہیں ہاتھ میرے

...سایہ بھی میرا جہاں نا ساتھ ہو تو وہاں بھی تو رہنا ساتھ میرے

...سچ کہوں تیرے نام پہ دل دھڑکتا ہے یہ آج بھی

...دیکھ کے تجھے اِک دفعہ پھر نا دیکھا کسی کو کبھی

...شام ہے سکون کی چین کی گھڑی ہے تو

میری زندگی ہے تو میری زندگی ہے تو---

حال ایسا ہے میرا آج بھی عشق تیرا رات ساری جگائے مجھے---

کوئی میرے سوا جو پاس آئے تیرے تو بے قراری ستائے مجھے---

جلتا ہے یہ دل میرا اور یارا جتنی دفعہ چاند دیکھتی ہے تو ---

" ...میری زندگی ہے تو میری زندگی ہے تو

گانا ختم ہوا تو جیسے ان دونوں کا سحر ٹوٹا تھا یزدان نے نمل کے کان میں ایک سرگوشی کی تھی جسکو سنتے اسکے ہونٹوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا...

جانتی ہو تم سراپا محبت ہو تم ہی نے مجھ جیسے پتھر انسان کو محبت کرنا سیکھایا جینا " سکھایا اور جانتی ہو میں آج ماننے پہ مجبور ہوگیا واقعی محبت دل کا سجدہ ہے محبت ہی وہ واحد شے ہے کہ جسکے آگے دل سجدہ کرتا ہے " ...

یکایک یزدان کی نظر نمل کے میرون لپ اسٹک سے سجے لبوں پہ پڑی تو حلق میں کانٹے سے چھبنے لگے تھے...

ایک ہی جست میں اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسپر جھکتا خود کو سیراب کرنے لگا اسکے لمس میں چھپی شدت جنونیت کو محسوس کر نمل کا سانس لینا دوبھر ہونے لگا تھا مزاحمت کرنے کے باوجود بھی جب کوئی فائدہ نا ہوا تو وہ تھک ہار کر اپنا آپ یزدان کے سپرد کرگئی اور ہمیشہ کی طرح یزدان نے اسکے وجود کو اپنی شدت بھری محبت کی لپیٹ میں لے لیا تھا...

★★★

نمل ٹیریس پہ کھڑی گزرے ماہ و سال کو سوچنے میں مگن تھی جبھی یزدان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگایا تھا...

اس سے پہلے کہ یزدان کچھ کہتا عرشمان بھاگتا ہوا انکے پاس آیا تھا...

... " مام المیرا کو آج آنا تھا ہمارے یہاں تو وہ آج کیوں نہیں آئی کل کیوں آئے گی "

...عرشمان نے چہرے پہ سرد تاثرات سجائے اور آنکھوں میں جنونیت لیے استفسار کیا تھا

بیٹا اسکا کل کوئی گرینڈ ٹیسٹ ہے آج وہ اسی کی تیاری کرے گی اسلیے کل آجائے گی "

... " اور وہ آپکی بھنوں جیسی ہے آپی بلایا کریں آپ اسے

... " موم کیا آپ ڈیڈ کی بہن ہیں یا بھنوں جیسی ہیں "

...عرشمان نے جس لہجے میں کہا نمل بڑبڑا گئی تھی جبکے یزدان کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا تھا

... " بہت بدتمیز ہوتے جارہے ہو آپ عرشمان "

نمل نے سخت لہجے اپنائے کہا کہ عرشمان نے ایک نظر یزدان کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلاتے وہاں سے نکل گیا تھا...

" یزدان آپکا بیٹا بگڑ گیا ہے میں کہہ رہی ہوں آپکے لاڈ پیار نے اسے بگاڑ کے رکھ دیا ہے "...

" نمل یار مجھے لگتا ہے میرا بیٹا مجھ سے زیادہ جنونی ہوگا المیرا کے معاملے میں "...

یزدان نے ہنستے ہوئے کہا تھا...

یزدان مت ہنسے آپ اسے بھی منع کریں عمر کیا ہے اسکی ابھی جو وہ اس قدر پوزیسو " ہے المیرا کو لے کر "...

... " وہ تو میں بھی ہوں تمھیں لے کر "

... " یزدان میں سیریس ہوں چھوٹا بچہ ہے وہ ابھی "

... " اچھا یار تم پریشان مت ہو میں اپنے سالے سے بات کرلونگا "

... "کیسی بات "

...نمل حیراں ہوئی تھی

... " بھئ یہی کہ میرے بیٹے کو اسکا جنوں سونپ دیں "

... "آپ دونوں باپ بیٹے نہیں سدھر سکتے "

نمل نے نفی میں سر کو ہلاتے وہاں سے جانا چاہا تھا کہ یزدان نے اسکی بازو کو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا اور اسکے کان میں ایک سرگوشی کرتے اسکے چہرے پہ ایک طمانیت بھری مسکراہٹ بکھیر گیا تھا...

"آئی لو یو"...

"آئی لو یو مور"...

نمل نے جواباً کہا تھا کہ یزدان نے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے اسکے بالوں کو چوما تھا اور ایک نظر اسکو مسکرا کر دیکھتے اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکایا تھا...

دور افق پہ موجود چاند نے بھی ان کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی...

ختم شد